

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَنَا ارْسَلُكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا

الموردہ کریمہ سرمدیہ کتب خانہ کراچی

البشیر الکامل نشر مائے عامل

تالیف

فقیر غلام حیلانی مدارک تدوین سید ارشد علی عری اندر کوٹ میرٹھ

اشعار مفیدہ و رسوم عریدہ

علمی نکتہ و مشر

صاحب مائے عامل -

مفضل حالات و علم الحق -

علم النحو -

مع

اضافہ

المفیدہ

میر محمد کتبخانہ آرام باغ کراچی

اَنَا ارْسَلُكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا

الحمد لله الذي جعل في هذا كتاب من كتابه نوراً على من سلك به



تفسير غلام جیلانی صدر المدینہ مدرسہ اسلامیہ عربیہ اندرون کراچی

اشعار مفیدہ و رسوم عیدہ

علم النحو و صرف

صاحب مائت عامل

مفصل حالات علم النحو

علم النحو

مع
اضافة
المفيدة

میر محمد کتر خانہ آرام باغ کراچی

صاحب مائت عامل

تعارف عبد القاہر نام، ابو بکر کنیت، والد کا نام عبدالرحمن ہے۔ ہرجان کے باشندے ہیں جو طبرستان کا مشہور ضلع ہے۔ اکابر خاۃ میں سے ہیں۔ علوم عربیہ میں آپ کی شخصیت مسلم ہے۔ معانی و بیان کے امام مانے جاتے ہیں۔ آپ کی نظریہ و فکر صحیح و قلم بیخ سے علم معانی کی جو خدمت شہتی الغایات و اقصیٰ النہایات بہم پہنچی ہے اس کا عشر عشر بھی کوئی نہ کر پایا۔ انواع مجاز کے درمیان فرق قائم کرنا۔ بعض کو مرسل اور بعض کو استعارہ قرار دینا، انواع متشابہہ کے درمیان تمیز کرنا، مسائل ملتبسہ کو تمیز بالحدود کرنا اسی امام عالی مقام کی سعی بلیغ اور کامل جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ آپ کی تحقیقات فاضلہ اور آپ کے زیر اقوال علماء بلاغہ کے لئے آج تک مشعل راہ بنے ہوئے ہیں۔ آپ کی بے پایاں خدمات کی بناء پر علماء بلاغہ نے آپ کو واضح علم بیان کے خطاب سے یاد کیا ہے۔

تحصیل علم ازمرہ متقدمین کے ائمہ و شیوخ کا عام شیوہ تھا کہ وہ تحصیل علم کی خاطر صحرا نوردی اور بادیر پیمائی کرتے اور مختلف ملکوں کا سفر اختیار کر کے سینکڑوں اساتذہ سے اپنی علمی پیاس بجھاتے تھے۔ مگر شیخ عبد القاہر نے ابو علی فارسی کے خواہر زادہ کے علاوہ نہ کسی اور سے علم حاصل کیا اور نہ شہر ہرجان سے باہر قدم نکالا۔ انہیں سے آپ کی تحصیل کا آغاز ہے اور انہیں سے فاتحہ فراغ۔ اس کے باوجود آپ آسمان علم و فضل پر مہر تاباں بن کر نمودار ہوئے اور علوم عربیہ نحو، معانی، بیان، بدیع وغیرہ میں وہ شہرت حاصل کی کہ آج تک آپ کا نام روشن ہے۔ طاش کبریٰ زادہ آپ کی توصیف میں رقمطراز ہیں کہ عربی دانی اور فصاحت و بلاغت کے بڑے اماموں میں تھے اور مسلک کے لحاظ سے شافعی اور اشعری تھے۔ احمد بن عبد اللہ الضریر المہابازی صاحب "شرح اللمع" اور ابو المظفر محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن اسحاق الابیوردی صاحب "المختلف والمؤتلف" وغیرہ آپ کے تلامذہ میں داخل ہیں۔ ومن شعرہ رحمہ اللہ

کبر علی العلم یا خلیلی، ومل الی الجہل میل ہائم
وعش حمار العش سعیدا، فالسعد فی طالع البہائم

وقالہ

لا تامن النفس من شاعر، مادام حیاسا لما ناطقا
فان من یمد حکم کا ذبا، یحسن ان یمحو کم صدقا

آپ نے اس شعر میں بزبان جگر لکھنوی یہ کہتے ہوئے سے لوفہ حافظ وہاں جاتے ہیں اب : جس جگہ جاکر کوئی آتا نہیں۔ وفات پائی۔ بعض حضرات نے سنہ وفات (۴۷۴) ذکر کیا ہے۔

تصانیف (۱) المغنی۔ شیخ ابو علی فارسی کی "الایضاح" کی شرح ہے جو تیس جلدوں میں بتائی جاتی ہے۔ (۲) المقصد شرح مذکور "المغنی" کا خلاصہ ہے۔ ایک جلد میں ہے۔ (۳) اعجاز القرآن (۴) تفسیر الجرجانی۔ یہ غالباً سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے۔ (۵) الجمل۔ علم نحو میں مختصر سا رسالہ ہے۔ (۶) العمدہ یہ علم تصریف میں ہے۔ (۷) دلائل الاعجاز (۸) اسرار البلاغہ، دونوں معانی و بیان کی مایہ ناز کتابیں ہیں جن کے متعلق حسب ذیل الفاظ میں تعریف کی گئی ہے۔ یہ دونوں بڑی نشانی ہیں اور دونوں علوم میں ید یرضا کی حیثیت رکھتی ہیں۔ بعد کے لوگ سب آپ ہی کے خوشہ چیں ہیں۔ (۹) مختار الاختیار فی فوائد معیار النظر، معانی، بیان، بدیع اور قوافی میں ہے۔ (۱۰) مائت عامل، عوامل نحو کے موضوع پر بہترین اور مشہور و متداول متن ہے۔

شروح و تعلیقات مائت عامل (۱) شرح العوامل۔ از شیخ حاج بابا طوسی (۲) شرح العوامل از شیخ خصام الدین توتانی۔ (۳) شرح العوامل۔ از شیخ احمد بن مصطفیٰ معروف بطاشکبری زادہ متوفی ۹۶۸ھ (۴) شرح العوامل۔ از شیخ یحییٰ بن بخش متوفی فی اوائل ستلہ (۵) شرح العوامل۔ از شیخ یحییٰ بن نصوح ابن اسرائیل (۶) شرح العوامل۔ از علامہ بدر الدین محمود بن احمد عینی متوفی ۸۵۵ھ (۷) الاعراب فی ضبط عوامل الاعراب۔ از شیخ ابراہیم بن احمد جزری (۸) تعلیق بر عوامل از سید شریف علی بن محمد جرجانی متوفی ۸۱۶ھ (۹) شرح عوامل جرجانیہ۔ از ملا سعد اللہ (۱۰) شرح عوامل جرجانیہ۔ از حسن بن موسیٰ کردی۔ متوفی ۱۱۴۸ھ۔

لہ نثر بہ الخواطر۔ عہ قال السیوطی فی البغیۃ ولیس لعبد القاہر استاد سری محمد بن الحسن بن محمد بن عبد الوارث الفارسی النحوی۔

مفصل حالات علم النحو

لغوی معنی لفظ نحو لغت میں مختلف معانی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اول قصد و ارادہ یقال نحوْتُ هذا نحواً ای قصدت قصداً دوم جہت مثل "ہن نحو البیت عائدات" سوم مثل یقال هذا نحواً ای مثلہ چہا تم نوع یقال هذا علی اربعۃ انحاء "ای انواع پنجم راستہ مثل "هذا النحو السوی ای الطريق المستوی ششم فصاحت یقال ما احسن نحوک فی الکلام" ہفتم پھرانا یقال نحوْتُ بصری الیہ" ای صرفت وقال الامام الداؤدی ۛ للنحو سبع معان قدا ت لغتہ جمعہا ضمن بیت مفرد کلاماً قصد و مثل و مقدار و ناجیۃ + نوع و بعض و مرق فاحفظ المثلاً۔

اصطلاحی تعریف علم نحو وہ علم ہے جس میں اواخر کلمات موضوع کے احوال اعراب دینا، ترکیب و افراد سے بحث کی جائے، کشف اصطلاحات الفنون میں ہے کہ علم نحو جس کو علم الاعراب بھی کہتے ہیں وہ علم ہے جس کے ذریعہ ترکیب عربی کی کیفیت از روئے صحت و سقم اور اس چیز کی کیفیت معلوم ہو جو ترکیب عربی میں الفاظ کے وقوع یا لا وقوع سے متعلق ہے۔

موضوع علم نحو کا موضوع کلمہ اور کلام ہے۔ کیونکہ اس میں انہیں کے احوال سے بحث ہوتی ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ علم نحو کا موضوع لفظ موضوع ہے مفرد ہو یا مرکب، یعنی لفظ موضوع باعتبار ہیئت ترکیبہ اور باعتبار ادائیگی معانی اصلیت، وقل فی مدینۃ العلوم و موضوع المركبات والمفردات من حیث وقوعہا فی التراکیب والادوات لکنہا روابط التراکیب۔

غرض و غایت گفتگو کے وقت معانی وضعیہ پر تراکیب کلام کو تطبیق دینے اور کلمات کو باہم ملا کر تلفظ کرنے میں غلطی واقع سے بچنا ہے۔

شرف علم نحو صاحب مدینۃ العلوم و صاحب مفتاح السعاده نے لکھا ہے کہ علم نحو کا حاصل کرنا فروض کفایہ میں سے ہے کیونکہ کتاب اللہ و سنت رسولؐ سے استدلال کرنے میں اس کی احتیاج واقع ہوتی ہے حضرت عمرؓ کا قول منقول ہے "تعلموا النحو کما تعلمون السنن والفرائض کہ علم نحو کو اسی طرح حاصل کرو جیسے تم فرائض و سنن کو سیکھتے ہو۔ ایوب سختیانی فرماتے تھے "تعلموا النحو فانہ جمال للوضیع وتوکلہ حجۃ للشریف کہ علم نحو سیکھو کیونکہ یہ فرومایہ کے لئے بھی باعث جمال ہے اور شریف آدمی کا اس سے کورا رہنا باعث عیب ہے۔ واللہ در الکسانی فی النحو ۛ اما النحو قیاس یتبع + و بر فی کل علم ینتفع، و اذا ما التقت النحو الفقی - مر فی المنطق مرافا تسع، و انتقاء کل من یعرفہ + من جلیس ناطق او مستمع، و اذا لم یعرف النحو الفقی + ہا ب ان ینتق جنبا فالفتح، فتراد ینصب الرفع دما + کان من نصب و من خفض رفع، اہما فیہ سواء عندکم + لیست السنۃ فینا کالبدع،

تدوین ابوبکر محمد بن الحسن زبیدی کہتے ہیں کہ دور جاہلیت اور آغاز اسلام تک اہل عرب اپنی جبلی و فطری عادت کے مطابق بلا تکلف فصیح و بلیغ زبان میں گفتگو کرتے تھے کما قال الشعر

ولست بنحوی یلوک لسانہ :۔ ولکن سیلفی اقول فاعرب

لیکن جب دین اسلام کو تمام ادیان و مذاہب پر غلبہ حاصل ہوا اور مختلف اللغات و متفرق زبانیں بولنے والے لوگ جو درجہ داخل اسلام ہوئے تو عرب و عجم کے اختلاط کی وجہ سے عربی زبان میں فساد نے راہ پائی اور لوگ غلط سطر بولنے لگے اس کو دیکھ کر سلیم الفطرۃ و صحیح الذوق لوگوں کو اس کے انسداد کی فکر ہوئی،

نزہۃ الاولیاء وغیرہ میں حضرت ابوالاسود ظالم بن عمرو بن جندل بن سفیان الدؤلی سے مروی ہے کہ میں امیر المؤمنین حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دیکھا کہ آپ کے دست مبارک میں ایک رقعہ ہے۔ میں نے عرض کیا: امیر المؤمنین! یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے کلام عرب میں غور کیا اور دیکھا کہ وہ عجیبوں کے اختلاط کی وجہ سے بگڑ چلا ہے، اس لئے میں نے کچھ اصول منضبط کئے ہیں تاکہ ان کی طرف رجوع کرنے سے اس خرابی کا ازالہ ہو سکے۔ یہ فرما کر آپ نے وہ رقعہ مجھے عنایت

فرمایا اور حکم کیا کہ تم اس کی طرف توجہ کرو اور اس کے مطابق قواعد جمع کرو اور اگر کوئی مزید بات تمہارے ذہن میں آئے اس کو بھی شامل کرلو۔ میں نے اس رقعہ کو دیکھا تو اس میں یہ مضمون تھا، "الکلام کلمہ اسم و فعل و حرف۔ فالاسم ما ابتداء عن المسمى والفعل ما ابتداء به والحرف ما افاد معنى" چنانچہ میں نے آپ کے ان اصول کی روشنی میں کچھ قواعد نحو یہ جمع کئے عطف و لغت، تعجب و استفہام وغیرہ کے چند ابواب مرتب کئے اور جب باب ان اور اس کے اخوات تک پہنچا تو میں نے آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے فرمایا کہ باب لکن کو بھی اس کے ساتھ منضم کرلو۔ میں آپ کی ہدایات کے مطابق ابواب نحو مرتب کرتا رہا یہاں تک کہ جب وہ اچھا خاصا مجموعہ ہو گیا تو آپ نے دیکھ کر فرمایا۔ "ما احسن هذا النحو الذي قد نحت، فلذلك سمى النحو"۔ روایات میں یہ بھی آتا ہے کہ عہد فاروقی میں ایک اعرابی نے لوگوں سے کہا، کوئی ہے جو مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ کلام الہی کا کچھ حصہ پڑھائے؟ اس پر ایک شخص نے اس کو سورہ برآۃ کی چند آیتیں پڑھائیں اور آیت "ان اللہ برئ من المشرکین ورسولہ" میں لفظ "رسولہ" کو جر کے ساتھ تلقین کی۔ اعرابی نے کہا، کیا اللہ اپنے رسول سے بری ہے؟ اگر ایسا ہی ہے تو میں بھی اس سے بری ہوں۔ یہ قصہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا۔ آپ نے اس اعرابی کو بلا کر فرمایا کہ یہ اس طرح نہیں ہے بلکہ یوں ہے "ان اللہ برئ من المشرکین ورسولہ" اس کے بعد آپ نے حضرت ابوالاسود دولی کو وضع نحو کی طرف توجہ دلائی اور ابوالاسود دولی نے قواعد نحو جمع کئے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ علم نحو کا واضع اول عبدالرحمن بن ہریر الاعرج ہے اور بعض نے نصر بن عاصم کو واضع اول مانا ہے۔ مگر صحیح یہ ہے کہ واضع اول حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ہیں۔ آپ ہی کے بتائے ہوئے چند اصول کو سامنے رکھ کر ابوالاسود دولی نے قواعد نحو جمع کئے ہیں۔ چنانچہ روایات میں ہے کہ ابوالاسود دولی سے سوال ہوا "امن این لك هذا النحو؟ قال لفقت حدوده من علی بن ابی طالب"۔

نخاۃ قرن اول

حضرت ابوالاسود دولی کے بعد آپ کے تلامذہ نے بتدریج اس علم کو ترقی دی اور کچھ زمانہ کے بعد ابو عمر بصری اور ان کے شاگرد خلیل بن احمد نے اس کو باضابطہ مرتب و مہذب کیا۔ خلیل کے مشہور شاگرد سیبویہ نے اس علم میں ایک جامع کتاب "الکتاب" لکھی جو تمام بعد والوں کا ماخذ ہے۔ ہم یہاں قرن وار کچھ نخاۃ کا مختصر تعارف اور ان کے مؤلفات کا تذکرہ لکھتے ہیں۔ (۱) غنیم بن معدان معروف بعینۃ الغلیل متوفی ۱۹۳ھ (۲) میمون الاقرن متوفی ۱۸۷ھ یہ دونوں ابوالاسود دولی کے مشہور تلامذہ میں سے ہیں (۳) ابو بحر عبداللہ بن ابی اسحق حضری متوفی ۱۸۷ھ عربیت اور قرأت کے امام تھے۔ امام یونس سے ان کے علم کی بابت پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ عبداللہ اور دریا دونوں برابر ہیں۔ یہ فرزدق کے اشعار پر نکتہ چینی کرتے تھے۔ ایک مرتبہ فرزدق نے ان کی ہجو میں یہ شعر کہا ہے

فلو کان عبد اللہ مولیٰ ہجو تہ - ولكن عبد اللہ مولیٰ موالیا

آپ نے فرمایا تو نے اس میں بھی غلطی کی ہے کیونکہ مولیٰ موالیا کے بجائے مولیٰ موال ہونا چاہیے۔

(۴) ابوسلمیان یحییٰ بن یعمر عددوانی متوفی ۱۲۹ھ تابعی ہیں اور ابوالاسود دولی کے شاگرد ہیں تفضیل اہل بیت کے قائل تھے۔

(۵) عطاء بن ابی الاسود متوفی ۱۳۷ھ علم نحو کے بہت بڑے عالم اور ماہر تھے۔ یہ سب حضرات ایک ہی طبقہ سے تعلق ہیں۔

(۶) ابو عمر عیسیٰ بن عمر ثقفی متوفی ۱۴۹ھ عربیت و نحو اور قرأت تینوں کے بہت بڑے عالم تھے۔

نخاۃ قرن ثانی

علم نحو میں آپ نے دو کتابیں لکھی ہیں۔ ایک "الاکمال" دوسری "الجامع" دونوں نہایت عمدہ

کتابیں ہیں، جن کے متعلق خلیل بن احمد نحوی نے کہا ہے

ذهب النحوی جمیعاً کلہ غیر ما احدث عیسیٰ بن عمر - ذاک اکمال و هذا جامع، للناس شمس و قمر

(۷) ابو عمرو بن العلاء بن عمار بن عبداللہ بن الحصین التیمی المازنی متوفی ۱۵۴ھ ان کے نام کی بابت اکیس اقوال ہیں

اصح یہ ہے کہ ان نام زبان ہے بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ ان کی کنیت ہی ان کا نام ہے، مشہور ماہر عربیت اور

عالم نحو ہیں علم نحو میں نصر بن عاصم لیشی کے شاگرد ہیں اور ان سے یونس بن حبیب، خلیل بن احمد اور ابو محمد علی بن مبارک

وغیرہ نے نحو حاصل کیا ہے و فی حق یقول الفرزدق ہے

ما زلت اغلق ابواباً و افتحها - حتی اتیت ابا عمرو بن عمار

کہتے ہیں کہ ان کے علمی دفاتر ان کے گھر کی پھت تک اٹے ہوئے تھے آخر عمر میں جب زہد و ورع اختیار کیا تو پورے

ذخیرہ میں آگ لگا دی۔ (۸) ابو عبدالرحمن خلیل بن احمد بصری فراہیدی متوفی ۱۶۷ھ سید اہل ادب اور فن عروج

کے سب سے پہلے واضح ہیں۔ ابو عمرو بن العلاء کے ارشد تلامذہ میں سے ہیں اور سیبویہ اور نصر بن شمیث وغیرہ ان کے شاگرد ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ عروض کی تقطیع کر رہے تھے اسی حالت میں ان کا صاحبزادہ ان کے پاس آیا اور حالت دیکھ کر لوگوں سے کہنے لگا کہ میرے والد تو پاگل ہو گئے۔ لوگوں نے آپ کو اطلاع کی تو آپ نے یہ شعر کہا ہے

لو كنت تعلم ما اقول عذرتني ۞ او كنت اعلم ما تقول عذرتك

لكن جهلت مقالتني فعدتني ۞ وعلمت انك جاهل فعذرتك

(۹) ابو بشر عمرو بن عثمان بن قز معروف بـ سیبویہ متوفی ۱۶۱ھ متقدمین و متاخرین میں سب سے زیادہ عالم نحو ہیں خلیل بن اہن یونس بن حبیب اور عیسیٰ بن عمر وغیرہ سے علم حاصل کیا اور آپ سے ابو الحسن اخفش اور قطرب وغیرہ نے تعلیم پائی۔ آپ کی تصنیف ”کتاب سیبویہ“ علم نحو کی بے نظیر کتاب ہے جو تمام کتب نحویہ کے لئے اہمات الکتاب کا درجہ رکھتی ہے واللہ درالقائلہ

الاصلى المليك صلاة صدق ۞ على عمرو بن عثمان بن قنبر

فان كتابه لم يفن عنه ۞ ذو وقلم ولا انباء منبر

علامہ انور شاہ صاحب کشمیری ”فیض الباری میں املا کرتے ہیں کہ ”فن نحو میں معتبر کتاب رضی ہے اور مسائل کو جمع کرنے کے لحاظ سے الاشموٹی ہے اور صحیح معنی میں کتاب تو سیبویہ کی ”الکتاب“ ہے مگر وہ بہت دشوار ہے۔ امام جاحظ کہتے ہیں کہ میں نے معتمد باللہ کے وزیر محمد بن عبد المالك کے پاس جانے کا ارادہ کیا تو میں نے سوچا کہ ان کے لئے کون سی مفید اور بیش قیمت چیز نہ یہ کے طور پر لے جاؤں بہت فکر و جستجو کے بعد میری نظر سیبویہ کی کتاب پر پڑی جو میں نے فراء نحوی کی میراث سے خریدی تھی۔

(۱۰) ابو الحسن علی بن حمزہ کنانی متوفی ۱۸۹ھ نحو لغت اور قراءت کے امام ہیں۔ انہوں نے ابو جعفر رواسی اور معاذ ہزام سے تعلیم پائی۔ ابو زکریا یحییٰ بن زیاد الفراء اور ابو عبیدہ القاسم وغیرہ ان کے شاگرد ہیں۔

(۱۱) ابو زکریا یحییٰ بن زیاد الفراء الکونی متوفی ۲۰۷ھ کوفین میں سب سے زیادہ لغت اور فنون ادب سے واقف تھے۔

(۱۲) ابو الحسن سعید بن سعدہ مجاشعی معروف باحفش متوفی ۱۵۷ھ (وقیل ۲۲۱ھ) بصرہ کے ممتاز نحاة میں سے ہیں اور سیبویہ کے شاگرد ہیں۔ صاحب کشف الظنون نے علم نحو میں ان

نحاة قرن ثالث

کی ایک کتاب ”الاوسط“ ذکر کی ہے۔

(۱۳) ابو عمر صلح بن اسحاق جرمی متوفی ۲۲۵ھ یہ عالم نحو لغت ہونے کے ساتھ ساتھ فقیہ بھی تھے۔ علم نحو اخفش وغیرہ سے اور علم لغت ابو عبیدہ، ابو زید انصاری اور اصمعی وغیرہ سے حاصل کیا اور علم نحو میں ”المختصر“ ایک عمدہ کتاب لکھی جو الفرج کے نام سے مشہور ہے۔

(۱۴) ابو عثمان بکر بن محمد بن عثمان المازنی البصری متوفی ۲۴۹ھ نحو و ادب میں اپنے زمانہ کے امام تھے۔ علم نحو میں آپ کی کتاب ”علل النحو“ عمدہ کتاب ہے۔

(۱۵) ابو العباس محمد بن یزید معروف بالبرد بصری متوفی ۲۸۵ھ شیخ عربیت و امام نحو، ابو عمر جرمی، ابو عثمان مازنی اور ابو حاتم سجستانی وغیرہ کے شاگرد ہیں۔ علم نحو میں ان کی کتاب ”المقدمہ“ کے نام سے مشہور ہے۔

(۱۶) ابو العباس احمد بن یحییٰ معروف بثعلب متوفی ۲۹۱ھ علم نحو میں ان کی کتاب ”الاوسط“ جید کتاب ہے۔

(۱۷) ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن السری بن سہل معروف بزجاج نحوی متوفی ۳۱۶ھ اکابر اہل عربیت سے ہیں۔ برد اور ثعلب وغیرہ کے شاگرد ہیں۔

(۱۸) ابوبکر محمد بن السری بن سہل معروف بابن السراج متوفی ۳۱۶ھ نحو و ادب کے مشہور ائمہ میں سے ہیں۔

(۱۹) ابو الحسن محمد بن احمد معروف بابن کیسان یغدادی متوفی ۳۲۲ھ علم نحو میں ان کی دو کتابیں ہیں ایک ”مہذب“ دوسری ”علل النحو“ دونوں عمدہ ہیں۔

(۲۰) ابو جعفر احمد بن محمد معروف بنحاس نحوی متوفی ۳۳۸ھ ان کی بھی دو کتابیں ہیں۔

نحاة قرن رابع

ایک ”نقاد“ دوسری ”الکافی“۔ (۲۱) ابو القاسم عبد الرحمن بن اسحاق زجاجی متوفی ۳۳۹ھ

ان کی کتاب ”الجل الکبیرہ“ بڑی مبارک اور بہت نافع کتاب ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے یہ کتاب مکہ مکرمہ میں اس طرح تالیف فرمائی کہ ہر باب لکھنے کے بعد بیت اللہ کا طواف کرتے اور اپنے لئے مغفرت کی اور خلق خدا کے لئے اس کتاب

سے انتفاع کی دعا کرتے۔

(۲۲) محمد بن مرزبان متوفی ۳۲۵ھ مشہور نحوی ہیں مبرد اور زجاج کے شاگرد ہیں۔ طبیعت میں کچھ بخل تھا اس لئے کتاب سیبویہ پڑھنے پر ایک سوا اثر نیاں لیتے تھے اس کے بغیر پڑھتے نہ تھے۔ انہوں نے کتاب سیبویہ کی ایک شرح لکھی ہے جو نامقام ہے۔

(۲۳) ابو محمد عبد اللہ بن جعفر معروف بابن درستویہ الفارسی متوفی ۳۴۷ھ مشہور ادباء و خطا میں سے ہیں۔ ابو العباس مبرد اور عبد اللہ بن مسلم بن قتبہ کے شاگرد ہیں۔ نحویں ان کی کتاب "الارشاد" بہت عمدہ کتاب ہے۔

(۲۴) ابو سعید حسن بن عبد اللہ بن المرزبان معروف بسیرانی متوفی ۳۶۸ھ اکابر فضلاء و افاضل ادباء میں سے ہیں اور فن عربیت میں تو آپ کی نظیر نہیں ملتی۔ آپ کی تصانیف میں سب سے زیادہ عظیم الشان تصنیف "شرح کتاب سیبویہ" ہے جس کے متعلق کہا گیا ہے کہ اگر اس کے علاوہ آپ کی کوئی اور تصنیف نہ ہوتی تب بھی یہ کافی تھی۔

(۲۵) حسین بن احمد معروف بابن خالویہ ہمدانی متوفی ۳۷۵ھ مشہور نحوی ہیں، علم نحویں "جمل" نامی کتاب انہیں کی ہے۔

(۲۶) ابو علی حسن بن احمد بن عبد الغفار الفارسی متوفی ۳۷۵ھ اکابر ائمہ نحویں سے ہیں۔ بلکہ بعض حضرات نے آپ کو ابو العباس مبرد پر فضیلت دی ہے۔ ابوطالب عبدی کہتے ہیں کہ سیبویہ اور ابو علی کے درمیان آپ سے افضل کوئی ہوا ہی نہیں۔ آپ ابوبکر بن السراج اور ابوالسحاق کے تلامذہ میں ہیں۔ ابو الفتح عثمان بن جنی، علی بن عیسیٰ ربیع، ابوطالب عبدی اور ابوالحسن زعفرانی وغیرہ نے آپ سے علم نحو حاصل کیا ہے۔ نحویں آپ کی کتاب "الایضاح" (۱۹۶) ابواب پر مشتمل ہے جن میں سے ایک سو ابواب علم نحویں ہیں اور باقی تعریف میں۔ دوسری کتاب "التکملة" ہے۔

(۲۷) ابوالحسن علی بن عیسیٰ الرمائی متوفی ۳۸۲ھ۔ ابوبکر بن السراج اور ابوبکر بن درید وغیرہ کے شاگرد ہیں۔ علم نحو، علم لغت، علم فقہ اور علم کلام وغیرہ میں ماہر و متبحر تھے۔

(۲۸) ابو الفتح عثمان بن جنی الموصلی متوفی ۳۹۲ھ بڑے اونچے درجے کے ادیب اور عالم نحو و تعریف تھے۔ علم تعریف میں آپ سے بڑھ کر کسی کی تصنیف نہیں۔ آپ نے ابو علی فارسی سے علم حاصل کیا اور چالیس سال ان کی خدمت میں رہے۔ ابوالفائم ثمانینی، ابو احمد عبدالسلام بصری اور ابوالحسن علی بن عبد اللہ شمسی وغیرہ آپ کے شاگرد ہیں۔ آپ کی کتاب "الخصائص" اور "اللمح" نحوی شاہکار ہیں۔

اہل کوفہ و اہل بصرہ کے نحوی جھگڑے

یہ بات تو مسلم ہے کہ علماء کوفہ اور علماء بصرہ دونوں نے علم نحو پر خوب شرح و بسط کے ساتھ کام کیا ہے لیکن علم نحو کی ایجاد و تدوین

میں فضیلت کا سہا علماء بصرہ کے سر ہے۔ انہیں میں ابوالاسود دؤلی موجد علم نحو اور ابن اسحاق حضرمی مبیت قوانین نحو اور ہارون بن موسیٰ ضابطہ نحویں، جب علم نحو بصرہ اور اس کے قرب و جوار کے علاقہ میں پھیل چکا تو اہل کوفہ نے اس میں حصہ لینا شروع کیا اور انہوں نے پہلے یہ علم بصریوں ہی سے سیکھا، پھر اس کے پڑھنے، پڑھانے، مدون کرنے اور شرح و تفصیل میں انہوں نے بصریوں سے برابری اور مقابلہ شروع کر دیا، یہاں تک کے فریقین میں چپقلش اور کشمکش رہنے لگی اور فریقین میں سے ہر ایک کا جدا گانہ مذہب ہو گیا جس کی ہر ایک فریق تائید و مدد کرتا تھا، مخالفت کی بنیاد یہ تھی کہ اہل بصرہ سماع کو ترجیح دیتے اور صرف بصورت مجبوری قیاس کی اجازت دیتے تھے، روایت کے سختی سے پابند اور صرف خالص فصیح عربوں کو قابل سند سمجھتے تھے اور اس قسم کے عربوں کی بصرہ اور اس کے مضافاتی علاقوں میں کثرت تھی، اہل کوفہ فطیوں اور اہل سواد کے اختلاط کی وجہ سے بیشتر مسائل میں قیاس پر اعتماد کرتے اور ان عرب دیہاتیوں کو بھی قابل سند سمجھتے تھے جن کی فصاحت بصری تسلیم نہیں کرتے تھے، لیکن اہل کوفہ چونکہ عباسیوں کے زیر سایہ اور بنو ہاشم کے حمایتی تھے اور اس لئے بھی کہ کوفہ بغداد سے زیادہ قریب تھا۔ عباسیوں نے کوفیوں کو ترجیح دی اور اس کی وجہ سے کوفیوں کا مذہب دار الخلافہ میں پھیل گیا اور جب فریقین کے جھگڑے بڑھتے ہی چلے گئے اور انتہائی شباب پر پہنچ گئے یہاں تک کہ یہ دونوں شہر ویران ہو گئے تو یہاں کے علماء بغداد منتقل ہو گئے۔ جہاں بغدادیوں کا مذہب پیدا ہوا جو ان دونوں مذہبوں کا آمیزہ تھا جس طرح علم نحو کے اندلس میں پہنچنے سے اندلسیوں کا ایک مذہب پیدا ہو گیا تھا، لیکن ابھی چوتھی صدی کا آغاز بھی نہ ہوا تھا کہ ہر دو مذہب کے شہسوار دنیا سے رخصت ہو گئے اور فریقین کے حمایتیوں کی طاقت کمزور ہو گئی اور اس طرح یہ جھگڑا ختم ہو گیا۔ بعد میں آنے والے مولفوں نے بصری مذہب کو اساسی حیثیت دی اور مذہب کوفی میں سے انہوں نے صرف اس کے اختلافات بتانے پر اکتفا کیا، بعد ازاں اس علم نے وسعت اختیار کر لی، متأخرین نے اس کے طول کو مختصر کیا اور صرف اصول و میادی پر اکتفا کی جیسے "تسہیل" میں ابن مالک نے اور "مفصل" میں زنجیری نے کیا ہے۔ درس نظامی میں علم نحوی حسب ذیل کتابیں داخل نصاب ہیں۔ مائتہ عامل، کافیت، ہدایت النحو، نحو و شرح مائتہ عامل، شرح جامی، الفیہ، شرح ابن عقیل۔

۱۰

تقریفاً : علم باصول يعرف بها احوال واخراج الحكم الثلاث من حيث الاغراب والجناس.

گفتند: - ترکیب بعضی از اجزاء -

موسم الكرم والكلاب

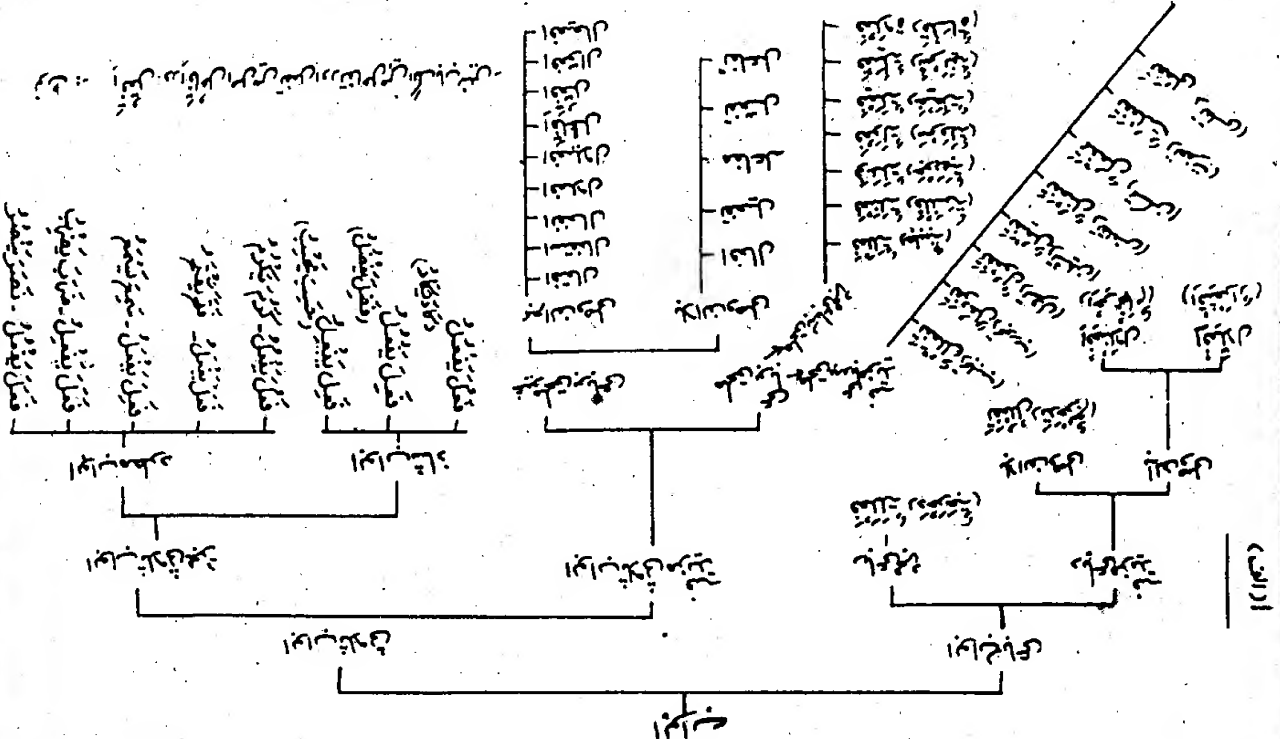
عزفه :- مسيانه الذ من عن الخطا المنغلي في كلام العرب

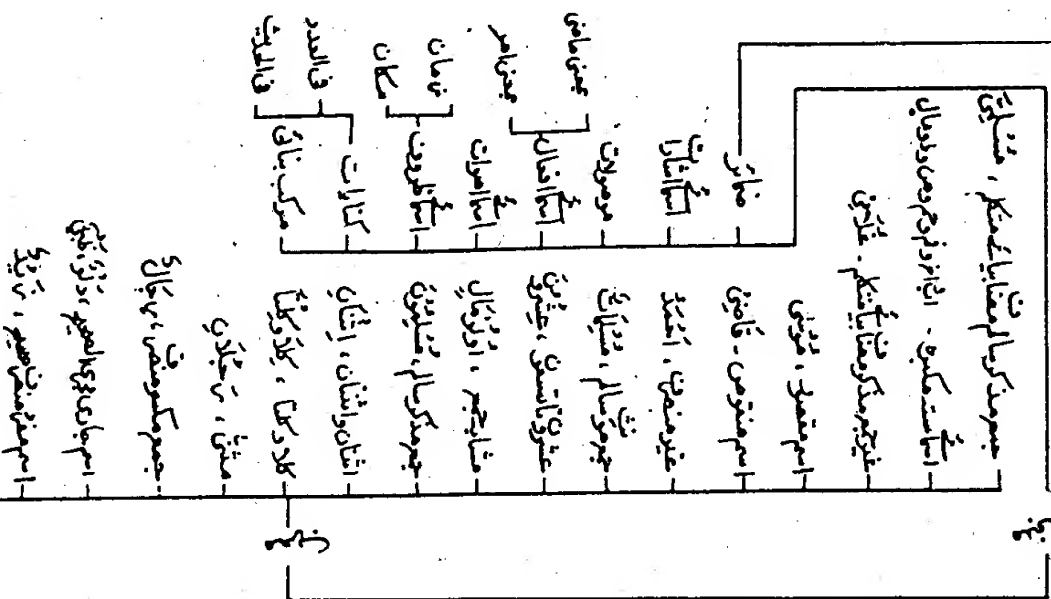
وأصح :- أبو الأسود الدؤلي أحد الكبار التابعين -

وجه تسميته :- التعرف للجنة : التعبد يقال غرت غيرة وهو ما مر قصد من كلام المرحوم
يلحق من ليس من أهل اللجنة بأهلها في الصفحة فيطلق عليها - وقيل اول من استسبح
النور امير المؤمنين علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه وهو لا يشمل شيئاً الا وهو
بغيره :- الى الله تعالى ما روي عن ابي الاسود الدؤلي وهو استأذ امير المؤمنين
العسك والعبدين رضي الله تعالى عنهم انه سمع رجلاً يقول : اللهم ان الله يرى
من المشركين ويقول : لا اكسر فاذكر ذلك عليه فقال له هذا اكبر شجر جم الى
امير المؤمنين علي بن ابي طالب كرم الله تعالى وجهه وقال غوت ان اضمر
ميزان المرب يبقو محرابه لسانه فقال له علي كرم الله تعالى وجهه : اقمه غوه
ومن هذا اسمي هذه العلم بالسبح وسمى بسم الاعراب ايضاً لان زعمنا
بالاعراب دخول ومسمى فيستأول الاعراب والمبنى (ملاية)
شئ :- النجوا ابو العلوم ونفس ما قيل : " النجوى في الكلام كالمخرج في الطعام "
اسمته النجوى :- الاسام الفراء النجوى والاسام المبرد النجوى
الفائدة ان التحقيق الاية ان موصوفه واحد وهو للفظ الموصوف للصفة
والتعبد باعتبار التوحيدين .

والتعمد باعتبار النوعين.

سأله قبل ان عليه رضى الله تعالى عنه وشتم له ، لاي الامور الكلاويك كد على ثلاثة اشرب اسم و
فعل و حرف تغو فغدا ايها وقال شتم على ضد و معنى المنع نحو الان يا الامور وقال استأذنت على
عل بن ابي طالب رضى الله عنه فقال اني انا اضم نحرها وشتم فسمى له ذلك نحرها ونية (الويل) له
الوفرة (المعجزة) لايته الغيرة ان الله يرى من المشركين ورسوله بالضم اى بالتحقيق الله يرى
من المشركين و بالتحقيق ورسوله (رسول الله يرى من المشركين و كله الخوف) الفتحة الغمزة مثل
يقال نعرش نحرها اى قصدت قصدا و انا فاعل مؤنث فمفعولها ما ينفى فيه وسمى لها بفتح الشين



[illegible]

اَنَا أَرْسَلُكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا

الحمد لله الذي نفعني مستغاث من شرّ مضامين كتابي بخلاف الحقّ مني

البشیر الکامل شرح مائتہ عمل

تالیف

فقیر سید غلام جیلانی صدر المدرّسین مدرس اسلامی عربی اندر کوٹہ میٹھ

اشعار مفیدہ و علوم عیدہ

علم النحو و معر

صاحب مائتہ عامل

مفصل حالات علم النحو

علم النحو

مع
اضافۃ
المفیدۃ

میر محمد کتر خانہ آرام باغ کراچی

△

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible]

کہتے ہیں ۱۰
 تم کہیں (۱۱)
 قولہ النوع الأول
 موصوف (الاول)
 موصوفہ (۱۲)
 موصوفہ (۱۳)
 موصوفہ (۱۴)
 موصوفہ (۱۵)
 موصوفہ (۱۶)
 موصوفہ (۱۷)
 موصوفہ (۱۸)
 موصوفہ (۱۹)
 موصوفہ (۲۰)

النزل
 الاول
 الج

صفت سے مل کر مجھ
مل کر مجھ اسے خبر ہو (مرفا)
فعل مضارع اسم فعل مجھے
(انقضاء) اس میں انت پوشیدہ
تصل ضمیر فاعل متصل
جس میں (آن) ضمیمہ خطاب
فاعل ملامت خطاب ہم
فعل اپنے فاعل سے مل کر مجھ
فعل ان کا جزدست

ان شاء الله تعالى
بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي جعل القرآن
موسى عليه السلام
الذي جعل القرآن
موسى عليه السلام

النوع
الأول حرق
الجبر

مکمل ہوئی ہے۔ مگر اب واقعہ نے بعض
اسم نام پر میں نے بھی رادیت کیا ہے۔
تو اس قول کی بنا پر مرثیہ بزدلی
پر لکھ سکے ہیں۔ ۱۲۔ الصاق کا دلی
مرثیہ بزدلی۔ تفصیل باب
کی مثال ہے۔ میں کی تفصیل باب
میں گذر چکی۔ اور اگر وقت مرثیہ میں
مکمل کا بدن لکھ کے بدن سے اس
ہو گیا۔ اور قول مذکور سے اس
حالت کا خبر دینا مقصود ہے
الصاق بزدلی کی ہے۔

[illegible]

النُّوعُ الْأَوَّلُ

حُرُوفٌ تَجْرُ الْأَسْمَ فَقَطْ وَتُسَمَّى حُرُوفًا جَارَةً وَهِيَ
سَبْعَةٌ عَشْرَ حَرْفًا الْبَاءُ ^ب لَ ^ل اَلْصَّاقُ وَهُوَ اِتِّصَالُ
الشَّيْءِ بِالشَّيْءِ اَمَّا حَقِيقَةُ خَوْبِهِ رَأً وَاَمَّا اَجْزَالُ
خَوْبِهِ رُبُّ بَزِيءٍ اَيُّ اَلتَّصِقِ مُرَرِي بِمَكَانٍ
يَقْرُبُ مِنْهُ زَيْدٌ اَللَّاسْتِعَانَةُ خَوِ كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ

<p>۱۵ قولہ حروف فاعل ہوتے ہیں ان کا نام حروف جبر میں ہے یا میں سبب کہ اپنے مفعول کو ذکر کرتے ہیں۔ یا یا میں وجہ کہ افعال اس شخص پر اپنے مفعول اس کا کہے</p>	<p>۱۶ قولہ سببہ عفو سببہ پر اس کی زیادت یا عبادہ تو ذکر حروف ہوتے اور</p>	<p>۱۷ قولہ حروف معانی اور حروف بیانی نمونہ کی تائید و تکرار طرح مستقل ہوتے ہیں چنانچہ ابن جاحجہ کے استاد ابن کمال پاشا نے اپنے رسالہ میں اس پر کچھ تصریح فرمائی ہے</p>
---	---	--

۱۷۔ آیت میں یسوعیسیٰ الفیضون بعد الایمان الدین کا ترجمہ اسی ہے۔ ۱۷۔

۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

[illegible]

[illegible]

قوله نحو
كُتِبَتْ بِالْقَلَمِ
مضات لفظ كُتِبَتْ بالظلم
مضات اليه . مضات مضان
اليه سے مل کر خبر مثالہ
مقدور کی اس میں مثال مضات
ہا ضمیر محذوف متصل
مضات اليه رابع ہوئے
الاستعانة مضات
مضات اليه مل کر مبتدا۔
مضات اليه خبر سے مل کر
مبتدا اپنی خبر ہو۔ بر
جملہ سبب خبرت کُتِبَتْ
تقدیر ارادہ معنی کُتِبَتْ
نفل ماضی مودون صیغہ
متکلم تا ضمیر سبب
واحد بارز فاعل۔ با
متصل بارز فاعل۔ بالظلم

(الکلام) حرف جاد
 (الاصاق) مجرد
 جاد مجرد لک معطوف
 علیہ۔ (و) حرف عطف
 لام حرف جاد اکاستفا
 مجرد جاد مجرد لک
 معطوف معطوف علیہ
 اپنے معطوف سے مل کر
 فزون مستقر ہوا۔ ثابتہ
 مقد کا ثابتہ اسم
 قابل صیغہ واحد موزون
 اس میں ہی ضمیر موزون
 متصل پرستیدہ قابل
 راجع ہوئے مبتداء اسم
 قابل اپنے قابل ادا
 فزون مستقر سے مل کر
 جہ اسم ہو کر خبر مبتدا
 اپنی خبر سے مل کر
 اتصال ہوا۔ قو کہ وہو

(و) حرف عطف
 (حق) ضمیر موزون منفصل
 راجع ہوئے الا لصادق مبتدا
 اتصال مصدر مضان (الشیء)
 مضان الیہ (ما) حرف جار
 مضان الیہ اور ظرف لغو
 اپنے مضان الیہ اور ظرف لغو
 سے مل کر تینز (ما) حرف جار
 حقیقہ معطوف علیہ (و)
 زائد بر مذہب جہود۔ اقام
 حزن عطف (ما) حرف جار
 معطوف علیہ اپنے معطوف سے
 مل کر تینز مبتدا اپنی خبر سے
 مل کر خبر خبر مستقر ہو کہ
 جدا اسم خبر مستقر ہو کہ
 نحو مضان نظار یہ اپنے
 مضان الیہ۔ مضان اپنے
 الیہ سے مل کر مثال مبتدا
 مخزون کی۔ (مثال)
 مضان ہا ضمیر
 مجرد

(الکلام) حرف جاد
 (الاصاق) مجرد
 جاد مجرد لک معطوف
 علیہ۔ (و) حرف عطف
 لام حرف جاد اکاستفا
 مجرد جاد مجرد لک
 معطوف معطوف علیہ
 اپنے معطوف سے مل کر
 فزون مستقر ہوا۔ ثابتہ
 مقد کا ثابتہ اسم
 قابل صیغہ واحد موزون
 اس میں ہی ضمیر موزون
 متصل پرستیدہ قابل
 راجع ہوئے مبتداء اسم
 قابل اپنے قابل ادا
 فزون مستقر سے مل کر
 جہ اسم ہو کر خبر مبتدا
 اپنی خبر سے مل کر
 اتصال ہوا۔ قو کہ وہو

(الکلام) حرف جاد
 (الاصاق) مجرد
 جاد مجرد لک معطوف
 علیہ۔ (و) حرف عطف
 لام حرف جاد اکاستفا
 مجرد جاد مجرد لک
 معطوف معطوف علیہ
 اپنے معطوف سے مل کر
 فزون مستقر ہوا۔ ثابتہ
 مقد کا ثابتہ اسم
 قابل صیغہ واحد موزون
 اس میں ہی ضمیر موزون
 متصل پرستیدہ قابل
 راجع ہوئے مبتداء اسم
 قابل اپنے قابل ادا
 فزون مستقر سے مل کر
 جہ اسم ہو کر خبر مبتدا
 اپنی خبر سے مل کر
 اتصال ہوا۔ قو کہ وہو

عربی حجاز
مجدد راجہ مجنون
مل کر فوف
لغو ہوا۔ فعلی اپنے فاعل
اللغات لغو سے مل کر جلد
فعلیہ خبر یہ ہوا۔ ۱۲

البشیر
الکامل
بجمل
شرح
ملائت
عوامل

[illegible][illegible]

[illegible][illegible][illegible][illegible][illegible][illegible][illegible][illegible]

ابحش لام تا کید بازن تا کید ثقیلا فعل متقبل معرفت تا میس (انا) ضمیر مرفوع متصل پیشده فاعل (اکذا) اسم کنایه معقول به کلا فعل کنایه
جمله اپنی خبری است که جمله اسمیه خبریه است - بر تقدیر اولاده معنی - ارحم فعل امر حاضر معنون صیغه واحد مذکر حاضر میس آنت پوشیده میس آرد

نصیر مرفوع متقل قاعل۔ ف۔

[illegible][illegible][illegible][illegible][illegible]

تَرْكِيبُ
صَفْحَةٍ ۱۸

مفعول۔ اوزان لغو سے
مل کر جو ایک کلمہ بن گیا۔
قولہ نحو للکذا یوخر
الاجل۔ (یعنی مضان
لفظ للکذا پر مضان یوخر کے اجل)
مضاف الیہ مضان اپنے مضان
مضاف الیہ کر کے۔ مثالہ مقدار
ایک سے مل کر ہے۔ مضان
کی آہیں مثال مضان
(حق) خیر و شر۔ مضان
مضاف الیہ مضان
واجب ہوئے (الاسم) مضان
اپنے مضان ہی سے مل کر بنا۔
مثلاً مضان ہی سے مل کر
بنوادی بنے۔ یعنی (حق)
تقدیر ارادہ۔

(الف) جازان اسم جلاله
 جازان جازان مستقر بواحد
 مجبور بکافون مستقر بواحد
 فعل مضارع

(۱) آدمی تو معنی یہ ہو سکتا کہ
 (۲) دولت کو نامہ ہے۔ کہ
 (۳) مسافت کو کہتے ہیں اس سے داخل
 سے یعنی، اکثر مسافت مکان
 کی ابتداء پر دولت کو کہتے ہیں۔
 جیسے مثال مذکور اور کئی
 مسافت زمان کی ابتداء جیسے
 مطران من یوم الجمعۃ
 الی الجمعۃ بھراؤں کے
 نزدیک یہ جائز نہیں اس
 (۴) من کی علامت یہ ہے کہ
 اس کے مقابل میں (المنی) کا کیا
 جو اس کے معنی کا تقادہ کرے۔
 اس کا فائدہ درست ہو۔ جیسے
 اھوز بالکلمۃ من الشیطان
 الوحید۔ کہ (بہا)

[illegible]

کما فیہ فی اللہ تعالیٰ العسیٰ علیہ
الذی یغنی اللہ تعالیٰ عنہ
میں ہی اللہ ہی اللہ تعالیٰ
موت اور دیرانی پرورش اور تعمیر کے بعد
حاصل ہوئی ہیں۔ اور مطلوب نہیں
مذکورہ معانی کے علاوہ میں بھی
بمبئی (علی) ہے
(۱۵)

کی محبت کا التزام کیا تو اس
 کو مطلوب نہیں۔ اور اس لام کا نام
 اور لام تعقیب بھی ہے تو اس
 سے خال ہوا

ملے تو کہ
 وللمعاقبۃ۔ اے نفی
 معنی ہے کسی کے پیچھے آنا۔ یہاں
 پر مراد ہے کہ لام اس پر ملا کر
 ہے کہ اس کے جوڑ کا حصول جو ملا
 نہیں فعل مذکور کے بعد تھا۔ لہٰذا
 مذکور کے معنی ہے کہ
 کہ خلاص ہے

[illegible][illegible]

وَلِلْمَعَاقِبَةِ نَحْوَ ثَمَانِينَ أَلْفًا وَثَمَانِينَ
وَهِيَ لَا بَتْدَاءَ لَهَا فِي الْغَايَةِ نَحْوَ سِتٍّ مِّنَ الْبَصَرِ
إِلَى الْكَوْفَةِ وَلِلْبَعْضِ نَحْوَ خَمْسٍ
مِّنَ الدَّرَاهِمِ أَيْ بَعْضُ الدَّرَاهِمِ لِلْبَيْتَيْنِ
نَحْوَ قَوْلِهِ تَعَالَى فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِمَّنْ لَا وَثَانَ
أَيْ الرِّجْسَ الَّذِي هُوَ الْأَوْثَانُ -

[illegible][illegible][illegible][illegible]

۱) اول مفعول بہ سے ملکر جملہ فیذاثیہ معاً (ای) حرف تفسیر (الرجس) موصوفہ (الذی) ام موصول (هو) ضمیر مرفوع مقفول مقبلاً راجع بہ

[illegible]

اوله مفعول به سے ملکر جہز فعلیہ الثانیہ معاً (ای حرف تفسیر (الرحس) موصوف (الذی) ام موصول (هو) ضمیر مرفوع مفصل مبتدایہ راجع بکلمہ ام موصول (الاولان) خبر

[illegible][illegible]

اور یہ بھی باطل ہے پس (لیکن) کا مجزم ہونا باطل ٹھہرا جواب (لہ) جازم ہے اور قریب مرجع پس ترجیح بلا مرجع لازم نہ آئی اور (لہ لیکن) میں (ان) جازم ہی

علی ان قرب اللہ الیہ من فیہ
 انما کان من خلوہ لیس یؤثر
 اس (اگر کسی شخص میں وہ
 قلبی اور دل کے لئے کہ اس میں
 مشفق ہو تب ہی فی حق اس میں
 معنی نہ ہو اور اس میں اس میں
 ہو یا اس میں جسے خداوند
 میں پیدا (علی) کا ما قبل
 (فلم یضیف) اور دوسرے
 (خبر) میں اس میں کہ
 تمام خبریں اس میں کہ
 جملہ خبریں اس میں کہ
 میں (التحقین علی) قریب
 اس کو (علی) اس میں
 کہتے ہیں ابو الحسن انھیں
 سے کہ اس میں (علی)

[illegible]

(الموصوف) خالی الصفہ ہے
 مبدل منقاد بدل بھی قرار
 ملے سکتے ہیں حاصل معنی میں
 وہاں بڑی کا وہی نامی ہو رہی ہے
 کے بعد میں سے کو اپنے
 چھوڑ کر میں اور اس کے
 مانگ جانے پر ہم تو اس جمل
 درانیکہ شدت ترستی کے باعث
 میں کی انہوں دل ہی میں
 مرنے میں نہ ہو سکتا ہے
 کے نزدیک یہ کہتا ہے کہ
 کے نزدیک میں نہ ہو سکتا ہے
 آؤ اٹھانی میں نہ ہو سکتا ہے
 میں سے چھوڑ کر یہ کہتا ہے کہ
 فائدہ عیار کرتے اور
 ہے اور اب

۱۲ لکھ ۷۵۰ روپے جس کا وقت ۱۵
 ۱۲ لکھ ۷۵۰ روپے جس کا وقت ۱۵

۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲
 ۴۸۳
 ۴۸۴
 ۴۸۵
 ۴۸۶
 ۴۸۷
 ۴۸۸
 ۴۸۹
 ۴۹۰
 ۴۹۱

[illegible]

قول وری مختصہ
 بیقرار حتی اسم ظاہر کے ساتھ
 ہے جلالت (الی) کہہ اسم ظاہر و غیر
 دونوں پر تا ہے کہ کمالی اصل ہے
 اور حتی اور وہ دونوں کا تر تیس
 حکم ہوتا ہے نیز اگر حتی فہمیدہ
 داخل ہو تو اس کا الف اپنے حال پر
 رہے گا یا (یا) کے ساتھ بدل جائیگا
 یہ تقریر اول اسمائے
 غیر شکہ

کہ اس کا الف بدل جائے
 میں لاریہ اور لاریں میں جیسے لاری
 دوم یہ تقریر بلا فہمیدہ اور ہفتا
 کیونکہ (الی) تقریر میں جنبت حتی
 دیکھ تیسرا اس کے ہوتے ہوئے تقریر
 ظہر فہمیدہ کو فہمیدہ ہوتے ہوئے تقریر
 سے سہل ہوا ہے ہفتا ہوتے ہوئے تقریر
 تقدیر کی ہے ہفتا ہوتے ہوئے تقریر
 تقدیر کی ہے

اس
 مسئلہ کا جواب ہے
 ہے اگر نہ تھوڑے سے ہے اور (الی) میں ہے
 نہیں ہے سکتا حتی (الی) میں ہے
 تقریر تھا نہ تھوڑے تقریر تھا نہ تھوڑے
 جو یہ تھوڑے تقریر تھا نہ تھوڑے
 اور حتی ہفتا اس کے لئے کہ جلالت
 تقریر کی کہ ہفتا اور ہفتا میں ہفتا
 (الی) میں ہے ہفتا میں ہفتا
 تقریر تھا نہ تھوڑے تقریر تھا نہ تھوڑے
 تقریر تھا نہ تھوڑے تقریر تھا نہ تھوڑے

[illegible]

۱۰۰۰
 ۹۰۰
 ۸۰۰
 ۷۰۰
 ۶۰۰
 ۵۰۰
 ۴۰۰
 ۳۰۰
 ۲۰۰
 ۱۰۰
 ۰

میں کافی باعبار
 الاول
 الحج
 انشاء اللہ مقول ہے۔ اللہ
 کو مافی الزمیر میں پس ثابت ہو کر
 کائنات زاد ہے معمول حکم زیادت
 کائنات فطرت میں ہے تو کائنات کی بنا
 پر کائنات کی زیادت کا حکم کیا گیا ہے
 نیز تو زیادت کائنات کا حکم نہیں کیا
 ہے تو فطرت کائنات کو تو زیادت
 نہ کائنات کے حکم میں نہیں ہے
 رگ دیوانی ہو یا عبادت فطرت
 میں نہ تو ہو سکتی ہے جس فطرت میں
 عبادت خدا آئندہ نہ ہو سکتی
 ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 عنہما کی قرأت سے دلیل ہے کہ کسی
 نیز فطرت میں اول ہے فلاں اصفا
 لیس آئندہ ہے

علیؑ قول اللہ علیہ السلام اور
 کتاہوں کو ای کی حاصل
 ہل بیتا یا کو علیؑ کی
 یعنی کی قتل کو دوسرے سے زبردستی
 کرنا۔ اس وقت جب کہ (کا) کیسہ
 ہو جیسے مسلمانوں کی حالت کے
 کا فائدہ سے علیؑ کی مصالحت اور
 کے مفید اور (کا) مصالحت اور
 قائم تمام وقت یا وقت نقصان
 مفید اور استعمال جیسے کیف
 صحبت کے جواب میں کہ
 ای علیؑ خلیفہ

علیؑ کی مصالحت اور
 علیؑ کی مصالحت اور
 علیؑ کی مصالحت اور
 علیؑ کی مصالحت اور

[illegible]

<p> ۱۔ قولہ۔ در قسم ہے اسی یعنی مثل اپنے محل کی طرف منان ہوتا ہے۔ سیو یہ اللہ سے کوئی شے میں بغض و کین نہ رکھتے ہیں اسکی علامت یہ ہے کہ وہ جہاں پہنچا جیسے یحییٰ نیک نیت جہم * </p>	<p> ۲۔ قولہ۔ در قسم ہے اسی یعنی کابل و الحنفیہ فتح جہنم یعنی با شرف یعنی جہنم انوں۔ محض وہ دو سے کوئی نہ نہیں رکھتے ہیں یہ جہنم زمین کا لاسد میں کات کو علی رخ میں بار </p>	<p> ۳۔ قولہ۔ در قسم ہے اسی یعنی کابل و الحنفیہ فتح جہنم یعنی با شرف یعنی جہنم انوں۔ محض وہ دو سے کوئی نہ نہیں رکھتے ہیں یہ جہنم زمین کا لاسد میں کات کو علی رخ میں بار </p>	<p> ۴۔ قولہ۔ در قسم ہے اسی یعنی کابل و الحنفیہ فتح جہنم یعنی با شرف یعنی جہنم انوں۔ محض وہ دو سے کوئی نہ نہیں رکھتے ہیں یہ جہنم زمین کا لاسد میں کات کو علی رخ میں بار </p>
---	---	---	---

(Faint handwritten notes at the bottom of the page)

نہیں ہوئے۔ سو وہ وزرات جس میں معظم کا کلام واقع ہوا۔

[illegible][illegible]

(۱۲) مقصود ہے کہ
 ادا کر کے نہ کر کے مقصود ہے کہ
 کسی ضروری چیز کی تکمیل کے لیے
 جو کہ جو ب کا دلوں سے یعنی
 جس کی نوع بہم کی تکمیل کی وجہ سے
 جس پر دلالت کرے گا اور
 نہ جس پر دلالت کرے گی تو
 صفت اسکی تخصیص کرے گی تو
 وہ جس نوع بہم ہو جائیگی اور
 یہ بھی کی تکمیل کا اناں کرے گا
 کہ تو لا یومنین یعنی وہ
 عدد و زین کا آفرینا بہم سے پیش
 ہے اور یومنین اگرچہ قطعاً کفر
 ہے مگر بہانہ اذیت سے ان دلوں
 کے ساتھ غرض جو کہ نہ تکلم ہے
 مقدم ہیں اداں کا آخر کار تکلم
 سے متصل ہے اسلئے کہ ان اور
 منہ نام استعالات میں اس ناہ
 کی تعین کیلئے موضوع ہیں جسکا
 آفرینا بہم سے اتصال کی وجہ سے
 ممکن یعنی نشانے سے اتصال کی وجہ سے
 ہیں وجہ اس کیلئے حد کلام اور
 ہے کہ یہ تصور کلام اور
 ہے کہ یہ وہ نشانے
 علامت ہے

(۱۳) کہ واسطے آتش
 (۱۴) کہ کرب صفیر
 قولہ و قد نکون انہ (۱۵)
 حرف عطف (قد) حرف
 ملکہ لتقلیل (نکونان)
 فعل ناقص عینہ فیذہ عین
 غائبہ (۱۶) غیر موزن متصل اور
 اسم راجح ہوئے موزن اور
 (۱۷) حرف جار (معنی) متضا
 (۱۸) جمع عطف الیہ متضاد
 لا الملحق متضاد الیہ
 جمع عطف اپنے متضاد الیہ
 سے ملکہ متضاد الیہ معنی متضاد
 اپنے متضاد الیہ سے ملکہ موزن
 یا موزن موزن اور موزن ہو
 ثابتستین عقوہ کا ثابتستین
 اسم فاعل عینہ فیذہ عین
 نہیں (۱۹) (۲۰) ویشیہ میں
 وجہ ہوئے اسم فعل ناقص
 (۲۱) حرف جار (۲۲) علامت
 علامت ہے

(۲۳) ثابتستین اسم فاعل
 جار مجہول کہ خبر تکونان فاعل ناقص
 اپنے اسم اور خبر سے ملکہ عطف الیہ
 قولہ و قد نکون انہ (۲۴)
 (۲۵) حرف جار (۲۶) متضا
 (۲۷) جمع عطف الیہ متضاد
 لا الملحق متضاد الیہ
 جمع عطف اپنے متضاد الیہ
 سے ملکہ متضاد الیہ معنی متضاد
 اپنے متضاد الیہ سے ملکہ موزن
 یا موزن موزن اور موزن ہو
 ثابتستین عقوہ کا ثابتستین
 اسم فاعل عینہ فیذہ عین
 نہیں (۲۸) (۲۹) ویشیہ میں
 وجہ ہوئے اسم فعل ناقص
 (۳۰) حرف جار (۳۱) علامت
 علامت ہے

(۳۲) ثابتستین اسم فاعل
 جار مجہول کہ خبر تکونان فاعل ناقص
 اپنے اسم اور خبر سے ملکہ عطف الیہ
 قولہ و قد نکون انہ (۳۳)
 (۳۴) حرف جار (۳۵) متضا
 (۳۶) جمع عطف الیہ متضاد
 لا الملحق متضاد الیہ
 جمع عطف اپنے متضاد الیہ
 سے ملکہ متضاد الیہ معنی متضاد
 اپنے متضاد الیہ سے ملکہ موزن
 یا موزن موزن اور موزن ہو
 ثابتستین عقوہ کا ثابتستین
 اسم فاعل عینہ فیذہ عین
 نہیں (۳۷) (۳۸) ویشیہ میں
 وجہ ہوئے اسم فعل ناقص
 (۳۹) حرف جار (۴۰) علامت
 علامت ہے

(۴۱) ثابتستین اسم فاعل
 جار مجہول کہ خبر تکونان فاعل ناقص
 اپنے اسم اور خبر سے ملکہ عطف الیہ
 قولہ و قد نکون انہ (۴۲)
 (۴۳) حرف جار (۴۴) متضا
 (۴۵) جمع عطف الیہ متضاد
 لا الملحق متضاد الیہ
 جمع عطف اپنے متضاد الیہ
 سے ملکہ متضاد الیہ معنی متضاد
 اپنے متضاد الیہ سے ملکہ موزن
 یا موزن موزن اور موزن ہو
 ثابتستین عقوہ کا ثابتستین
 اسم فاعل عینہ فیذہ عین
 نہیں (۴۶) (۴۷) ویشیہ میں
 وجہ ہوئے اسم فعل ناقص
 (۴۸) حرف جار (۴۹) علامت
 علامت ہے

(۵۰) ثابتستین اسم فاعل
 جار مجہول کہ خبر تکونان فاعل ناقص
 اپنے اسم اور خبر سے ملکہ عطف الیہ
 قولہ و قد نکون انہ (۵۱)
 (۵۲) حرف جار (۵۳) متضا
 (۵۴) جمع عطف الیہ متضاد
 لا الملحق متضاد الیہ
 جمع عطف اپنے متضاد الیہ
 سے ملکہ متضاد الیہ معنی متضاد
 اپنے متضاد الیہ سے ملکہ موزن
 یا موزن موزن اور موزن ہو
 ثابتستین عقوہ کا ثابتستین
 اسم فاعل عینہ فیذہ عین
 نہیں (۵۵) (۵۶) ویشیہ میں
 وجہ ہوئے اسم فعل ناقص
 (۵۷) حرف جار (۵۸) علامت
 علامت ہے

(۵۹) ثابتستین اسم فاعل
 جار مجہول کہ خبر تکونان فاعل ناقص
 اپنے اسم اور خبر سے ملکہ عطف الیہ
 قولہ و قد نکون انہ (۶۰)
 (۶۱) حرف جار (۶۲) متضا
 (۶۳) جمع عطف الیہ متضاد
 لا الملحق متضاد الیہ
 جمع عطف اپنے متضاد الیہ
 سے ملکہ متضاد الیہ معنی متضاد
 اپنے متضاد الیہ سے ملکہ موزن
 یا موزن موزن اور موزن ہو
 ثابتستین عقوہ کا ثابتستین
 اسم فاعل عینہ فیذہ عین
 نہیں (۶۴) (۶۵) ویشیہ میں
 وجہ ہوئے اسم فعل ناقص
 (۶۶) حرف جار (۶۷) علامت
 علامت ہے

(۶۸) ثابتستین اسم فاعل
 جار مجہول کہ خبر تکونان فاعل ناقص
 اپنے اسم اور خبر سے ملکہ عطف الیہ
 قولہ و قد نکون انہ (۶۹)
 (۷۰) حرف جار (۷۱) متضا
 (۷۲) جمع عطف الیہ متضاد
 لا الملحق متضاد الیہ
 جمع عطف اپنے متضاد الیہ
 سے ملکہ متضاد الیہ معنی متضاد
 اپنے متضاد الیہ سے ملکہ موزن
 یا موزن موزن اور موزن ہو
 ثابتستین عقوہ کا ثابتستین
 اسم فاعل عینہ فیذہ عین
 نہیں (۷۳) (۷۴) ویشیہ میں
 وجہ ہوئے اسم فعل ناقص
 (۷۵) حرف جار (۷۶) علامت
 علامت ہے

(۷۷) ثابتستین اسم فاعل
 جار مجہول کہ خبر تکونان فاعل ناقص
 اپنے اسم اور خبر سے ملکہ عطف الیہ
 قولہ و قد نکون انہ (۷۸)
 (۷۹) حرف جار (۸۰) متضا
 (۸۱) جمع عطف الیہ متضاد
 لا الملحق متضاد الیہ
 جمع عطف اپنے متضاد الیہ
 سے ملکہ متضاد الیہ معنی متضاد
 اپنے متضاد الیہ سے ملکہ موزن
 یا موزن موزن اور موزن ہو
 ثابتستین عقوہ کا ثابتستین
 اسم فاعل عینہ فیذہ عین
 نہیں (۸۲) (۸۳) ویشیہ میں
 وجہ ہوئے اسم فعل ناقص
 (۸۴) حرف جار (۸۵) علامت
 علامت ہے

(۸۶) ثابتستین اسم فاعل
 جار مجہول کہ خبر تکونان فاعل ناقص
 اپنے اسم اور خبر سے ملکہ عطف الیہ
 قولہ و قد نکون انہ (۸۷)
 (۸۸) حرف جار (۸۹) متضا
 (۹۰) جمع عطف الیہ متضاد
 لا الملحق متضاد الیہ
 جمع عطف اپنے متضاد الیہ
 سے ملکہ متضاد الیہ معنی متضاد
 اپنے متضاد الیہ سے ملکہ موزن
 یا موزن موزن اور موزن ہو
 ثابتستین عقوہ کا ثابتستین
 اسم فاعل عینہ فیذہ عین
 نہیں (۹۱) (۹۲) ویشیہ میں
 وجہ ہوئے اسم فعل ناقص
 (۹۳) حرف جار (۹۴) علامت
 علامت ہے

(۹۵) ثابتستین اسم فاعل
 جار مجہول کہ خبر تکونان فاعل ناقص
 اپنے اسم اور خبر سے ملکہ عطف الیہ
 قولہ و قد نکون انہ (۹۶)
 (۹۷) حرف جار (۹۸) متضا
 (۹۹) جمع عطف الیہ متضاد
 لا الملحق متضاد الیہ
 جمع عطف اپنے متضاد الیہ
 سے ملکہ متضاد الیہ معنی متضاد
 اپنے متضاد الیہ سے ملکہ موزن
 یا موزن موزن اور موزن ہو
 ثابتستین عقوہ کا ثابتستین
 اسم فاعل عینہ فیذہ عین
 نہیں (۱۰۰) (۱۰۱) ویشیہ میں
 وجہ ہوئے اسم فعل ناقص
 (۱۰۲) حرف جار (۱۰۳) علامت
 علامت ہے

(۱۰۴) ثابتستین اسم فاعل
 جار مجہول کہ خبر تکونان فاعل ناقص
 اپنے اسم اور خبر سے ملکہ عطف الیہ
 قولہ و قد نکون انہ (۱۰۵)
 (۱۰۶) حرف جار (۱۰۷) متضا
 (۱۰۸) جمع عطف الیہ متضاد
 لا الملحق متضاد الیہ
 جمع عطف اپنے متضاد الیہ
 سے ملکہ متضاد الیہ معنی متضاد
 اپنے متضاد الیہ سے ملکہ موزن
 یا موزن موزن اور موزن ہو
 ثابتستین عقوہ کا ثابتستین
 اسم فاعل عینہ فیذہ عین
 نہیں (۱۰۹) (۱۱۰) ویشیہ میں
 وجہ ہوئے اسم فعل ناقص
 (۱۱۱) حرف جار (۱۱۲) علامت
 علامت ہے

(۱۱۳) ثابتستین اسم فاعل
 جار مجہول کہ خبر تکونان فاعل ناقص
 اپنے اسم اور خبر سے ملکہ عطف الیہ
 قولہ و قد نکون انہ (۱۱۴)
 (۱۱۵) حرف جار (۱۱۶) متضا
 (۱۱۷) جمع عطف الیہ متضاد
 لا الملحق متضاد الیہ
 جمع عطف اپنے متضاد الیہ
 سے ملکہ متضاد الیہ معنی متضاد
 اپنے متضاد الیہ سے ملکہ موزن
 یا موزن موزن اور موزن ہو
 ثابتستین عقوہ کا ثابتستین
 اسم فاعل عینہ فیذہ عین
 نہیں (۱۱۸) (۱۱۹) ویشیہ میں
 وجہ ہوئے اسم فعل ناقص
 (۱۲۰) حرف جار (۱۲۱) علامت
 علامت ہے

(۱۲۲) ثابتستین اسم فاعل
 جار مجہول کہ خبر تکونان فاعل ناقص
 اپنے اسم اور خبر سے ملکہ عطف الیہ
 قولہ و قد نکون انہ (۱۲۳)
 (۱۲۴) حرف جار (۱۲۵) متضا
 (۱۲۶) جمع عطف الیہ متضاد
 لا الملحق متضاد الیہ
 جمع عطف اپنے متضاد الیہ
 سے ملکہ متضاد الیہ معنی متضاد
 اپنے متضاد الیہ سے ملکہ موزن
 یا موزن موزن اور موزن ہو
 ثابتستین عقوہ کا ثابتستین
 اسم فاعل ع

[illegible]

جسکی خصوصیات
مندرہ ذیل میں (۱) احادیث پر
زیر زیر میں اعراب لگائے گئے
ہیں تاکہ عربی ناخواندہ حضرات
بھی اسکی تلاوت سے شرف
جو سکیں (۲) ہر حدیث کا
میں السطور بائیں اور آدھ میں
تیر چکر دیا گیا ہے تاکہ اُردو خواں
اصحاب بھی حدیثوں کے معانی پر
واقف ہو جائیں۔ (۳) بخاری شریف
کا پہلا باب (باب الرتب کیف کان
بدوالوھی الی رسول اللہ
قتلی اللہ علیہ وسلم زائد فقیر
سے معرکہ الکلا جلا آرہا ہے اسکے
ماقت، مذکورہ احادیث کی
تفسیق میں مستند میں اور
بناخبرین ملایا کر ام
نے بڑی کاوشیں
فرمائیں مگر پھر
بھی احادیث تشدد تفسیق نہیں
اسی شدت میں احادیث کی
حدیث وجہ تفسیق بیان کی گئی
نہایت کے میں نظر تمام احادیث
ہے جس کے ساتھ منطبق ہو جاتی
ترجمہ (باب کیف کان
ہیں (۴) بخاری شریف کی پہلی
حدیث (انما الاعمال بالنیات)
حدیث حاصل کث کی گئی ہے جو غالباً
بہتر حاصل کث کی گئی ہے جو غالباً
کیا گیا ہے جو دوسری شدت میں
کیا گیا ہے جو دوسری شدت میں
دستخط ہو سکے گی شوافع داخان
دستخط ہو سکے گی شوافع داخان
کے اختلاف کو ربط کے ساتھ بیان کیا
گیا ہے کہ حدیث سے مستنبط کردہ
مسائل بھی ذکر کر دیے گئے ہیں صرف
معانی، بیان، اور بیچ تفصیل
سے حدیث کے ہر کلمہ
کو واضح کر دیا

ترکیب
صفحہ ۱۲

△

[illegible][illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible][illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

[illegible]

ع
حروف

القوم علی زمین دراز
بیشتر خاکی القوم زمین
خوابیدند و نظر انصار در زمین
پس جاوئی القوم فلا زمین
جاوئی القوم فلا زمین
القوم خاسته زمین بی معوض
من غلامی بی ادعای زمین
من معوض نیس و زمین در زمین
ناید پس زمین بی معوض نیس

شماره ۱۰۰
مجله علمی و ادبی
پولی و اقتصادی
المنهجية و الاجتماعية
کتابخانه علمی و ادبی
کتابخانه علمی و ادبی

مثلاً ہوں تو اگر اہم ہمیشہ مستتر ہوتا ہے جیسے جاء فی القوم لعلی یذلّ الوریحاء فی القوم مآ یکون نرایک۔ ۱۲

مثل زید واللہ عالم ای واللہ ان
نریداً اعالم وحاشا وخلا وعد اکل
واحد منھا للاستثناء مثل جاءنی
القوم حاشا زید وخلا زید عدانرید

وقال بعضهم ان الاسم الوافع بعد
 يكون منصوباً على المفعولية فحينئذ تكون
 هذه الفاظ افعلاً والفاعل فيها ضمير
 مستتر والمعنى جاءني
 القوم حاشا زيدا وخللا زيدا وعدا زيدا -

[illegible]

۱- در صورتی که در یک سال دو بار از هر یک از این اشیاء استفاده شود، باید به عنوان یک واحد محاسبه گردد.
 ۲- در صورتی که در یک سال بیش از یک بار از هر یک از این اشیاء استفاده شود، باید به عنوان یک واحد محاسبه گردد.
 ۳- در صورتی که در یک سال بیش از یک بار از هر یک از این اشیاء استفاده شود، باید به عنوان یک واحد محاسبه گردد.
 ۴- در صورتی که در یک سال بیش از یک بار از هر یک از این اشیاء استفاده شود، باید به عنوان یک واحد محاسبه گردد.
 ۵- در صورتی که در یک سال بیش از یک بار از هر یک از این اشیاء استفاده شود، باید به عنوان یک واحد محاسبه گردد.
 ۶- در صورتی که در یک سال بیش از یک بار از هر یک از این اشیاء استفاده شود، باید به عنوان یک واحد محاسبه گردد.
 ۷- در صورتی که در یک سال بیش از یک بار از هر یک از این اشیاء استفاده شود، باید به عنوان یک واحد محاسبه گردد.
 ۸- در صورتی که در یک سال بیش از یک بار از هر یک از این اشیاء استفاده شود، باید به عنوان یک واحد محاسبه گردد.
 ۹- در صورتی که در یک سال بیش از یک بار از هر یک از این اشیاء استفاده شود، باید به عنوان یک واحد محاسبه گردد.
 ۱۰- در صورتی که در یک سال بیش از یک بار از هر یک از این اشیاء استفاده شود، باید به عنوان یک واحد محاسبه گردد.

[illegible]

(المشتبه) اسم مفعول صيغة
 مؤنثا ہیں (ہی) ضمیر فروع متصل
 پوشیدہ نائب داخل وراج کبر اسم موصوف
 (یا) حرف جار مثنیٰ کبر (الفعل) المجرور
 جار و در مکث فاعل لغو مشتبه اسم
 مفعول اپنے نائب داخل الاثر لغو سے
 مکث شد جار حمید ہو کر صفت ملحق
 موصوف نامی صفت سے ملکر جہز
 اپنی خبر سے ملکر جار حمید خبر سے ملکہ
 وہی تادخل (و) حرف عطف مثنیٰ
 یروج (ہی) ضمیر فروع متصل مثنیٰ
 مبتدأ فروع ملاحج کبر (الفعل) فعل
 المشتبه بالفعل (تادخل) نائب
 مفاع مؤنث صیغہ فاعل مؤنث متصل
 م ہیں (ہی) ضمیر فروع متصل
 پوشیدہ مثنیٰ خبر

[illegible][illegible]

وَتَرْفَعُ الْخَبْرَ وَهِيَ سِتَّةُ حُرُوفٍ إِنَّ وَإَنَّ
وَهُمَا التَّحْقِيقُ مَضْمُونُ الْجُمْلَةِ الْأَسْمِيَّةِ مِثْلُ
إِنَّ زَيْدًا قَائِمًا يَحَقَّقَتْ قِيَامَ زَيْدٍ
بَلَغْنِي أَنَّ زَيْدًا مُنْطَلِقًا أَيْ بَلِّغْنِي ثَبُوتَ
انْطِلَاقِ زَيْدٍ وَكَانَ وَهِيَ لِلتَّشْبِيهِ
مِثْلُ كَانَ زَيْدًا أَسَدًا وَلَكِنْ وَهِيَ
لِلْإِسْتِدْلَالِ أَيْ لِدَفْعِ التَّوْهْمِ الْغَالِيَةِ
مِنَ الْكَلَامِ السَّابِقِ

[illegible][illegible]

[illegible]

(۲۰۴) اتم فعل مضارع مذكراً معین (هو) ضمیر مرفوع متصل بـ پوشیده فاعل مرفوع محلاً یعنی بر فتح (۲۰۵)

[illegible]

(۴۶) یعنی بر قسم (م) علامت صحیح آله مضانیانے مضانی لایہ کی مگر متبادر الہ) ہو موثر واحد صفت

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
الذي كنا لنهتدي لہ
لو اننا لم نكن من الخاسرين

(۲۳) راجح ہوئے جہذا مقدر ثابت اسم فاعل ہے فاعل اور ظرف متصرف ملکر شبہ جلا سیمہ ہو کر خبر مثالیہ مقدر کی۔ مثلاً

ترکی
صفحه ۶

[illegible][illegible]

بہارِ شریعت جلد اول
 باب فی النکاح
 فصل فی النکاح
 کتاب النکاح

نکاح کی حیثیت سے جب کوئی عورت کو نکاح کرے تو اسے نکاح کی حالت میں نکاح کرنا پڑتا ہے۔ اگر وہ نکاح کی حالت میں نکاح کرے تو اسے نکاح کی حالت میں نکاح کرنا پڑتا ہے۔ اگر وہ نکاح کی حالت میں نکاح کرے تو اسے نکاح کی حالت میں نکاح کرنا پڑتا ہے۔

النوع الثالث

مَا وَلَا الْمَشْبَهَاتَانِ بَلِيسٌ فِي النَّفْعِ الذَّخْوَلِ
 عَلَى مُبْتَدَأٍ وَخَبَرٍ تَرْفَعَانِ الْأَسْمَ وَ
 تَنْصِبَانِ الْخَبَرَ وَتَدْخُلُ عَلَى الْمَعْرِفَةِ
 وَالنَّكَرَةِ مِثْلَ مَا زِيدَ قَائِمًا وَلَا تَدْخُلُ لَا
 إِلَّا عَلَى النَّكَرَةِ نَحْوَ رَجُلٍ ظَرِيفًا

نکاح کی حیثیت سے جب کوئی عورت کو نکاح کرے تو اسے نکاح کی حالت میں نکاح کرنا پڑتا ہے۔ اگر وہ نکاح کی حالت میں نکاح کرے تو اسے نکاح کی حالت میں نکاح کرنا پڑتا ہے۔ اگر وہ نکاح کی حالت میں نکاح کرے تو اسے نکاح کی حالت میں نکاح کرنا پڑتا ہے۔

النوع الثالث مَا وَلَا الْمَشْبَهَاتَانِ بَلِيسٌ

نکاح کی حیثیت سے جب کوئی عورت کو نکاح کرے تو اسے نکاح کی حالت میں نکاح کرنا پڑتا ہے۔ اگر وہ نکاح کی حالت میں نکاح کرے تو اسے نکاح کی حالت میں نکاح کرنا پڑتا ہے۔ اگر وہ نکاح کی حالت میں نکاح کرے تو اسے نکاح کی حالت میں نکاح کرنا پڑتا ہے۔

نکاح کی حیثیت سے جب کوئی عورت کو نکاح کرے تو اسے نکاح کی حالت میں نکاح کرنا پڑتا ہے۔ اگر وہ نکاح کی حالت میں نکاح کرے تو اسے نکاح کی حالت میں نکاح کرنا پڑتا ہے۔ اگر وہ نکاح کی حالت میں نکاح کرے تو اسے نکاح کی حالت میں نکاح کرنا پڑتا ہے۔

نکاح کی حیثیت سے جب کوئی عورت کو نکاح کرے تو اسے نکاح کی حالت میں نکاح کرنا پڑتا ہے۔ اگر وہ نکاح کی حالت میں نکاح کرے تو اسے نکاح کی حالت میں نکاح کرنا پڑتا ہے۔ اگر وہ نکاح کی حالت میں نکاح کرے تو اسے نکاح کی حالت میں نکاح کرنا پڑتا ہے۔

نکاح کی حیثیت سے جب کوئی عورت کو نکاح کرے تو اسے نکاح کی حالت میں نکاح کرنا پڑتا ہے۔ اگر وہ نکاح کی حالت میں نکاح کرے تو اسے نکاح کی حالت میں نکاح کرنا پڑتا ہے۔ اگر وہ نکاح کی حالت میں نکاح کرے تو اسے نکاح کی حالت میں نکاح کرنا پڑتا ہے۔

منبت ہوگی
 چھپے ماحاتو فی احد
 الا زید ای جاوہر
 زید اور بعض نے کہا کہ
 (ثنی) بمعنی جعل الشی
 الواحد شذیجین سے
 ماغوثہ کی طرح منبت
 کہ استثنائے منبتی منبت
 دو قسم ہو گیا۔ ایک حکم ہو گیا
 میں داخل اور دوسری خارج
 سے قولہ سبعۃ احوت
 ان حروف کو ماقولہ ثانیہ
 بلکہیں سے ذکر میں مؤخر
 اس لئے کیا کہ یک وقت
 ان کا اصل نصب ہوتا ہے
 ان کا رفع بخلاف ماقولہ ثانیہ

یہ تاج ہے۔ یہ وادو عطف
 وادو عطف ہے۔ یہ وادو عطف
 (میت) انا و فی بین کہ جب
 بودو عطف کہیں تو زید
 کی شکل کے ساتھ کہیں
 دونوں کی سیج کا زمانہ یک
 ہو۔ یا ایک ہو۔ اور اگر
 دیں اور زید کو منصوب نہ
 اتحاد زمانہ بھی ہوگا
 اور بعض صورتوں میں اتحاد
 ممکن نہ ہوگا۔ جیسے
 اتحاد زمانہ کی صورت میں
 فعلی صورت میں اتحاد
 ممکن نہ ہوگا۔ جیسے
 اتحاد زمانہ کی صورت میں
 فعلی صورت میں اتحاد
 ممکن نہ ہوگا۔ جیسے

النوع الرابع

حروف تنصب الاسم فقط وهي
 سبعة احرف الواو وهي بمعنى مع نحو
 استوى الماء والخشب ولا وهي
 للاستثنا ونحو جاءني القوم الا زيدا

<p>ان انصببت بها الاسم فانتنه عن التحال في غير الاسم۔ یعنی تقدیر کو غیر اسم کے ساتھ نہ کرنا۔</p>	<p>ان انصببت بها الاسم فانتنه عن التحال في غير الاسم۔ یعنی تقدیر کو غیر اسم کے ساتھ نہ کرنا۔</p>	<p>ان انصببت بها الاسم فانتنه عن التحال في غير الاسم۔ یعنی تقدیر کو غیر اسم کے ساتھ نہ کرنا۔</p>
---	---	---

یہ تاج ہے۔ یہ وادو عطف
 وادو عطف ہے۔ یہ وادو عطف
 (میت) انا و فی بین کہ جب
 بودو عطف کہیں تو زید
 کی شکل کے ساتھ کہیں
 دونوں کی سیج کا زمانہ یک
 ہو۔ یا ایک ہو۔ اور اگر
 دیں اور زید کو منصوب نہ
 اتحاد زمانہ بھی ہوگا

یہ تاج ہے۔ یہ وادو عطف
 وادو عطف ہے۔ یہ وادو عطف
 (میت) انا و فی بین کہ جب
 بودو عطف کہیں تو زید
 کی شکل کے ساتھ کہیں
 دونوں کی سیج کا زمانہ یک
 ہو۔ یا ایک ہو۔ اور اگر
 دیں اور زید کو منصوب نہ
 اتحاد زمانہ بھی ہوگا

[illegible]

تکرار
صفحہ

(۱۶) راجع ہوئے آلا۔ (ال) حرف جار مثنیٰ برکسر (الاستثناء) مجرور۔ جادہ مجرور دل کی ظرف تفرع ہوا۔ (۱۷)

(۱۶) جنتا یعنی قبر سے مل کر جسمہ اسی طرح رہے ہوا۔ بر تقدیر ارادہ معنی (جناؤ) فعل ماضی معروف صبیغ واحد مذکر غائب جنس برفخ (ن)

الوداع سے پیشتر
 (اچھا ہوا) مبتدا مقدر زائلیں اور
 (اچھا) سے پیشتر (زائلیں) اور
 (اچھا) سے پیشتر (زائلیں) اور
 (ایسا) سے پیشتر (اچھا) اور
 (ہیسا) سے پیشتر (خامسھا) اور
 (ای) سے پیشتر (سمان سکا)
 اور (المصنوع المقنوع) سے
 پیشتر (سابعھا) قولہ وحی
 بمعنی مع (و) حرف عطف یا
 حرف استیناف مبنی بر رفع (ھی)
 ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع
 علا مبنی بر رفع راجع ہوئے الوداع
 (یا) حرف جار مبنی بر کسر (معنی)
 معنات (مع) معنات الیہ
 معنی معنات اپنے معنات
 الیہ سے مل کر جو درجہ
 جو درجہ کو ظن متفر
 ہوا ثابتہ
 مقدار کا ثابتہ اسم فاعل مبتدا
 واحد نونٹا میں (ھی) ضمیر
 مرفوع متصل مشبہ اعلیٰ مرفوع
 علا مبنی بر رفع راجع ہوئے مبتدا
 ثابتہ اسم فاعل اپنے فاعل اور
 ظرف متفر سے مل کر جبکہ
 ہو کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جبکہ
 ہمیدہ خبریہ معاوندہ یا تنبیہیہ ہوا
 قولہ نحو استوی الماء والخشبۃ
 (نہو) معنات استوی الیہ جو در تقدیر
 الخشبۃ معنات اپنے معنات الیہ سے مل کر
 نحو معنات اپنے معنات
 خبر مثال مقدر کی مثال معنات
 خبر خبریہ متصل معنات الیہ جو در
 مبنی بر رفع راجع بمعنی الوداع
 مثال معنات

دیکھو کہ جی کر (ی) خبر مرفوعہ متصل

[illegible]

(توضیح)
 ۱۔ وہاں سے دو روز قبل
 ۲۔ وہاں سے دو روز قبل
 ۳۔ وہاں سے دو روز قبل

وَيَا قَهْمَى لَنْدَاءَ الْقَرِيبِ وَالْبَعِيدِ وَ
أَيَّاهُ وَهَيَّا وَهْمَا لَنْدَاءَ الْبَعِيدِ وَأَيَّ
وَالْهَمْزَةُ الْمَفْتُوحَةُ وَهْمَا لَنْدَاءَ
الْقَرِيبِ وَهَذِهِ الْحُرُوفُ الْخَمْسَةُ
تَنْصَبُ الْأَسْمَاءُ إِنْ كَانَ مُضَافًا
إِلَى اسْمٍ آخَرَ

قولہ دریا کی دھیر
 میں تپتا قول میں (۱) یہ
 قرآنہ بعید کداسلم موصوفہ ہے مریہ
 بوقتہ ہو یا کج جیسے کہنے والا
 عام ہے۔ لیکن کہنے کی وجہ سے
 کردہ اگر تو یہ ہو۔ (۲) کہ قریب اور
 بعید قرار کیا گیا ہے۔ (۳) کہ قریب
 بعید دونوں کی تذکرہ کی جاتی ہے
 کہ بے مصنف نے اسی
 کو اختیار

کہتا ہے کہ قریب
 کیونکہ قریبوں میں استعمال ہوا ہے
 فی شرح الشرح۔ امام سیوطی علیہ الرحمہ
 نے جمع الصواع میں فرمایا۔
 کہ قریب بعید اور متوسطین
 (۱۳۳) کہ

کیا
 کیا اللہ قریب و
 قریب حق اللہ جبار حق
 ہے مفسر قول نہیں کہ دریا، حق قریب و جبار
 موصوفہ ہے۔ ہندو مندوستان کے بعض
 جاہلوں کا یہ قول باطل ہے کہ کیا جبار اللہ
 جبار و قریب اللہ نہیں کہ کیا حق نزدیک
 و دست نہیں کہ کیا حق قریب کہنے آتا ہے
 قریب کہنے آتا ہے (۱۴)

[illegible]

۱- حضرت علی (ع) در روز غدیر خم فرمودند که من بعد من
 ۲- و بعد از من علی است و بعد از علی فاطمه و بعد از فاطمه
 ۳- حسن و بعد از حسن حسین و بعد از حسین علی اکبر و بعد از علی اکبر
 ۴- محمد باقر و بعد از محمد باقر زین العابدین و بعد از زین العابدین
 ۵- محمد تقی و بعد از محمد تقی رضا و بعد از رضا محمد تقی
 ۶- و بعد از محمد تقی محمد باقر و بعد از محمد باقر محمد تقی
 ۷- و بعد از محمد تقی محمد باقر و بعد از محمد باقر محمد تقی
 ۸- و بعد از محمد تقی محمد باقر و بعد از محمد باقر محمد تقی
 ۹- و بعد از محمد تقی محمد باقر و بعد از محمد باقر محمد تقی
 ۱۰- و بعد از محمد تقی محمد باقر و بعد از محمد باقر محمد تقی

قاتل و مجرمین ہوں
 علامہ اسلمہ خرمی کی
 ایسی فریب سے مل کر
 ہوا خرمی خرمی
 خود منقول خرمی
 قاتل اور منقول یہ
 علامہ انصیب فضل اپنے
 سے مل کر منقول یہ
 صفات الہ

۵۲
چونکہ لفظ آخر معنی
غیر ہے۔ معنی تفصیل پر
باتی نہ رہا۔ اسی لئے وجہ
مطلوبہ (مطلوبہ نہیں)۔
ایک کے ساتھ اپنی صفت
اسم پر صفت اپنی صفت
مل کر ظرف لغو مضارع
مل کر ظرف اپنے تعلق میں
اسم مفعول لغو سے مل کر
اور ظرف لغو سے مل کر
جملہ ایسی پر کر سید۔
ہاں فعل ناقص اپنے
اسم اور غیر سے مل کر
جملہ فعلیہ پر کر صفات الیہ
مجرد محکمہ۔ ان ظرف
زمان صفت
اپنے

[illegible]

موت خفیہ مضاف
کا انتقال فی نہیں ہوگا۔ بلکہ فردی
ہوگا۔ اسم حقیقہ مضاف نہیں ہوگا
اور جو اسم دیا ہے وہ مفرد ہوگا
کیونکہ یہ پرنسز سے مراد ہے۔ اس کے
جو حقیقہ مضافات ہوتے ہیں۔ یا باقی
دیگر لوگ کہا ہے کہ جو مضاف
اور مضافات ہو۔ یا اس کے
ہی ہے۔ اور وہ اسم مفرد ہوگی
مضافات مفرد بھی ہوگی۔ خواہ
قبل یا بعد ہوا۔ حاصل ہے۔ اس
اسم پر اس وقت آئے گا۔
جیکہ وہ مفرد ہوگا۔ اس سے
قول کیا گیا ہے۔ اس مضاف کی
شکل ہے جو قبل یا بعد ہوگا۔
اس وقت اور وقت ہوا۔

[illegible]

اور معنی غم نہیں ہو رہا ہے۔ تو معنی
 شہید کو شہید کہنے کا طریقہ اس
 کے اس سے (تقریباً) اعلیٰ
 مرتبہ کی۔ لہذا مستفادہ بہرہ
 ہو گی کہ مشن میں ہے۔ اور
 درجہ بڑا عقیدہ ہے۔ اور
 تفصیل ہے۔ کہ کئی کئی سالوں
 اس لئے ہی ہوتا ہے کہ اس کو
 کاف خطاب کرنے کے ساتھ
 باوجود اس کے بہت سے لوگوں
 ہزاری خود موز کاف اس
 کے ساتھ تیس سو تین

مَحْمُودٌ يَعْبُدُ اللَّهَ وَيَأْتِي غُلَامَ مَرْيَدٍ وَهَيَا
شَرِيفَ الْقَوَاهِ وَيَأْتِي أَفْضَلَ الْقَوْمِ وَ
أَعْبَدَ اللَّهَ وَتَرَفَعَ الْأَسْمَاءُ إِنَّ لِمَرْيَدٍ
ذَلِكَ الْأَسْمَاءُ مِثْلًا مِثْلَ يَزِيدٍ
وَيَا زَجَل

النوع الخامس

حروف تنصب الفعل المضارع وهي
اربعة احرف اَنْ وَلَنْ وَكَيْ وَاِنْ

قولہ دفع الاستسما دفع نصب جبذ حرف اور	ماضی کلمہ کلمہ تہی کلمہ اور کلمہ اور	نقشہ مشترک میں نقدہ آن عبارت میں دو کلمہ ہیں (۲)
---	---	--

[illegible][illegible]

مجدد الفاعل

[illegible]

[illegible][illegible]

فَأَنَّ لِلْإِسْتِقْبَالِ وَإِنْ وَخَلْتُ عَلَى
الْمَاضِي مُحَوِّسًا سَلِمْتُ أَنْ أَدْخُلَ
الْجَنَّةَ وَأَنْ يَدْخُلْتُ الْجَنَّةَ وَتَسْمَى
هَذِهِ مَصْدَرِيَّةٌ وَلَنْ يُتَّكِدَ نَفْيُ
الْمُسْتَقْبَلِ مِثْلَ لَنْ تَرَانِي

[illegible]

یہ ان ماضی
پا علی و غل پر کج
عسب و قوی آن
مستغنی کو دریا مضار سے کہتا اور دیکھتی
دراختن حال سے کہا کہ یہ ماضی
پھر تاج یا صدای نہیں وہ وہ منفعت
عیال عام منتفی

لے قولہ فَاَنْ اَخْرَجَ
 اس کو تین صدی کہتے
 ہیں۔ کیونکہ ابیدر صدی کا دہائی میں
 کرتا ہے۔ اسی واسطے کہ اس کے لئے
 پر داخل نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس آیت
 صدی نہیں۔ نظر تری آیت
 ان عسی ان یکون قد اُتقرب
 اجدھم میں پہلا آن فقط ہے
 صدی نہیں اددو سرا
 صدی ہے فقط نہیں

ان میں سے ایک ایک شخص کو ایک ایک

مجلس علمیه
تفصیل در بیان

ان لا يخفى عليك
ان هذه هي الكلمة بعد التمام
والنقص والا بد من
حاشية الفاضل
على مفتي

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

مجلس شورای ملی
روز شنبه ۱۳۰۲
شماره ۱۰۰

بنی برین بنی
بنی برین بنی
بنی برین بنی

مل نصیب میں ۱۳۰
 باجہ میں ۱۳۰
 ان و خلعت الخنقہ برادران
 ان خل ہے بخداوند کو بعض
 ہاضی تعبیر کرنے کی بیان پر د
 و چوبی (۱۰) فلان یکبارہ
 بر خوب الوتوح کو بستر لہ واقع
 قرار دینا یکبارہ کہ عروب چوب
 تصور و انقب کو بستر ہوتا ہے کہ
 وجہ تازینہ تکبیل ہوتا ہے کہ
 وہ نیز حاصل ہوتی ہے کہ
 ونسی حدی کہ حاصل شدہ
 یہ نام اس کے ساتھ مخصوص
 نہیں بلکہ تمام اور آن مشدود
 ہونے تک کسی مصدر پر کہتے ہیں
 التبیہ قرن ضرور ہے کہ جب لفظ
 الخماس حروف
 تنصیب الفعل
 المصارع
 مصدر کا مبالغہ ہو ۱۳۰
 کہیں کہیں کہیں ہو ۱۳۰
 مختلف اور مصدر نہیں تو ماضی
 قولہ و لن تابدی ۱۳۰
 میں ہے کہ کہی برائے استقبال
 ماضی فعل کا تاکہ و تاکہ
 زحمتیں کا تاکہ تاکہ تاکہ
 اور جب فعل کا تاکہ تاکہ تاکہ
 ہو تو اس فعل کی تاکہ تاکہ
 بعض سے اختیار کیا گیا ۱۳۰
 بعض سے کیا کہ بولے تاکہ تاکہ
 شیعہ میں

کتاب اس میں منافات نہ ہے
کیونکہ مثال میں اسلام کی
سبب سے مراد سببیت
فارسی سے مراد سببیت
عمل سے مراد سببیت
نہی مراد ہے تو ایسا ہے
ایک چیز پر وارد ہوا ہے
نہی فی لازم آئے کہ
مثلاً فی بحث الیاء ۱۰
مجموعہ کو کہ ان سے جو
کہ نزدیک مرتب ہے۔ اور
بعض سے کہ کہ اسم ہے
اور (ان) کو مطلق
کی اصل (ان) جہت
کہ مطلق تھی جہت جہت
نہی مراد ہے
اور اس کے معنی ہوں
ذال کو کہ وہ توئی کی
نہی مراد ہے اور اس کے
اور اس کے معنی ہوں
کہ سبب سے مراد سببیت
چھ کہ خلیل سے مراد
ہے کہ اس کی اصل (ان)
تھی بہ عزہ کی حرکت ذال
کوئی لگی۔ اجتماع ساکنین
اور ان کے معنی ہوں
بساطت صحیح ہے کہ خود
ناصب ہے

اس مقام پر مذکور نام
افعالی کہ اس مقام
استغلات (نہی) ہا
میں چون کہ سببیت
اس مذکور پر مطلق
(ان) مذکور پر مطلق
سببیت ہوتا ہے اور
ظاہر ہوا ہے کہ یہ
اصل الناس صحت
لن تخرج کما ان تخرج
ما زادہ ہے اور
علف تفسیر ہے۔ اور
لام کہ مطلق ہے
نوع
الخامس حرفی
تدنب الفعل
المضارع
فاروقیت فارسی
تدنب فعل مضارع
کلیں وہو فی السببیت
داخلہ ہوتا ہے اور
کی تفسیر ہوتا ہے کہ
کہ نزدیک ہوتا ہے اور
ناصب ہے (ان) ہا
اس کے معنی ہوں
تدنب فعل مضارع
فاروقیت فارسی
تدنب فعل مضارع
کلیں وہو فی السببیت
داخلہ ہوتا ہے اور
کی تفسیر ہوتا ہے کہ
کہ نزدیک ہوتا ہے اور
ناصب ہے (ان) ہا
اس کے معنی ہوں

۵۶
۱۔ اصل ہا
۲۔ اصل ہا
۳۔ اصل ہا
۴۔ اصل ہا
۵۔ اصل ہا
۶۔ اصل ہا
۷۔ اصل ہا
۸۔ اصل ہا
۹۔ اصل ہا
۱۰۔ اصل ہا
۱۱۔ اصل ہا
۱۲۔ اصل ہا
۱۳۔ اصل ہا
۱۴۔ اصل ہا
۱۵۔ اصل ہا
۱۶۔ اصل ہا
۱۷۔ اصل ہا
۱۸۔ اصل ہا
۱۹۔ اصل ہا
۲۰۔ اصل ہا
۲۱۔ اصل ہا
۲۲۔ اصل ہا
۲۳۔ اصل ہا
۲۴۔ اصل ہا
۲۵۔ اصل ہا
۲۶۔ اصل ہا
۲۷۔ اصل ہا
۲۸۔ اصل ہا
۲۹۔ اصل ہا
۳۰۔ اصل ہا
۳۱۔ اصل ہا
۳۲۔ اصل ہا
۳۳۔ اصل ہا
۳۴۔ اصل ہا
۳۵۔ اصل ہا
۳۶۔ اصل ہا
۳۷۔ اصل ہا
۳۸۔ اصل ہا
۳۹۔ اصل ہا
۴۰۔ اصل ہا
۴۱۔ اصل ہا
۴۲۔ اصل ہا
۴۳۔ اصل ہا
۴۴۔ اصل ہا
۴۵۔ اصل ہا
۴۶۔ اصل ہا
۴۷۔ اصل ہا
۴۸۔ اصل ہا
۴۹۔ اصل ہا
۵۰۔ اصل ہا
۵۱۔ اصل ہا
۵۲۔ اصل ہا
۵۳۔ اصل ہا
۵۴۔ اصل ہا
۵۵۔ اصل ہا
۵۶۔ اصل ہا
۵۷۔ اصل ہا
۵۸۔ اصل ہا
۵۹۔ اصل ہا
۶۰۔ اصل ہا
۶۱۔ اصل ہا
۶۲۔ اصل ہا
۶۳۔ اصل ہا
۶۴۔ اصل ہا
۶۵۔ اصل ہا
۶۶۔ اصل ہا
۶۷۔ اصل ہا
۶۸۔ اصل ہا
۶۹۔ اصل ہا
۷۰۔ اصل ہا
۷۱۔ اصل ہا
۷۲۔ اصل ہا
۷۳۔ اصل ہا
۷۴۔ اصل ہا
۷۵۔ اصل ہا
۷۶۔ اصل ہا
۷۷۔ اصل ہا
۷۸۔ اصل ہا
۷۹۔ اصل ہا
۸۰۔ اصل ہا
۸۱۔ اصل ہا
۸۲۔ اصل ہا
۸۳۔ اصل ہا
۸۴۔ اصل ہا
۸۵۔ اصل ہا
۸۶۔ اصل ہا
۸۷۔ اصل ہا
۸۸۔ اصل ہا
۸۹۔ اصل ہا
۹۰۔ اصل ہا
۹۱۔ اصل ہا
۹۲۔ اصل ہا
۹۳۔ اصل ہا
۹۴۔ اصل ہا
۹۵۔ اصل ہا
۹۶۔ اصل ہا
۹۷۔ اصل ہا
۹۸۔ اصل ہا
۹۹۔ اصل ہا
۱۰۰۔ اصل ہا

واصلها لا ان عند الخليل فحذفت
الهمزة تخفيفا فصارت لان ثم
حذفت الالف لا لتقاء الساكنين
فبقت لن وكى للسببية اي يكون
ما قبلها سببا لما بعد ها مثل سملت
كي ادخل الجنة فان الا سلام سبب
لدخول الجنة واذن

۱۔ اصل ہا
۲۔ اصل ہا
۳۔ اصل ہا
۴۔ اصل ہا
۵۔ اصل ہا
۶۔ اصل ہا
۷۔ اصل ہا
۸۔ اصل ہا
۹۔ اصل ہا
۱۰۔ اصل ہا
۱۱۔ اصل ہا
۱۲۔ اصل ہا
۱۳۔ اصل ہا
۱۴۔ اصل ہا
۱۵۔ اصل ہا
۱۶۔ اصل ہا
۱۷۔ اصل ہا
۱۸۔ اصل ہا
۱۹۔ اصل ہا
۲۰۔ اصل ہا
۲۱۔ اصل ہا
۲۲۔ اصل ہا
۲۳۔ اصل ہا
۲۴۔ اصل ہا
۲۵۔ اصل ہا
۲۶۔ اصل ہا
۲۷۔ اصل ہا
۲۸۔ اصل ہا
۲۹۔ اصل ہا
۳۰۔ اصل ہا
۳۱۔ اصل ہا
۳۲۔ اصل ہا
۳۳۔ اصل ہا
۳۴۔ اصل ہا
۳۵۔ اصل ہا
۳۶۔ اصل ہا
۳۷۔ اصل ہا
۳۸۔ اصل ہا
۳۹۔ اصل ہا
۴۰۔ اصل ہا
۴۱۔ اصل ہا
۴۲۔ اصل ہا
۴۳۔ اصل ہا
۴۴۔ اصل ہا
۴۵۔ اصل ہا
۴۶۔ اصل ہا
۴۷۔ اصل ہا
۴۸۔ اصل ہا
۴۹۔ اصل ہا
۵۰۔ اصل ہا
۵۱۔ اصل ہا
۵۲۔ اصل ہا
۵۳۔ اصل ہا
۵۴۔ اصل ہا
۵۵۔ اصل ہا
۵۶۔ اصل ہا
۵۷۔ اصل ہا
۵۸۔ اصل ہا
۵۹۔ اصل ہا
۶۰۔ اصل ہا
۶۱۔ اصل ہا
۶۲۔ اصل ہا
۶۳۔ اصل ہا
۶۴۔ اصل ہا
۶۵۔ اصل ہا
۶۶۔ اصل ہا
۶۷۔ اصل ہا
۶۸۔ اصل ہا
۶۹۔ اصل ہا
۷۰۔ اصل ہا
۷۱۔ اصل ہا
۷۲۔ اصل ہا
۷۳۔ اصل ہا
۷۴۔ اصل ہا
۷۵۔ اصل ہا
۷۶۔ اصل ہا
۷۷۔ اصل ہا
۷۸۔ اصل ہا
۷۹۔ اصل ہا
۸۰۔ اصل ہا
۸۱۔ اصل ہا
۸۲۔ اصل ہا
۸۳۔ اصل ہا
۸۴۔ اصل ہا
۸۵۔ اصل ہا
۸۶۔ اصل ہا
۸۷۔ اصل ہا
۸۸۔ اصل ہا
۸۹۔ اصل ہا
۹۰۔ اصل ہا
۹۱۔ اصل ہا
۹۲۔ اصل ہا
۹۳۔ اصل ہا
۹۴۔ اصل ہا
۹۵۔ اصل ہا
۹۶۔ اصل ہا
۹۷۔ اصل ہا
۹۸۔ اصل ہا
۹۹۔ اصل ہا
۱۰۰۔ اصل ہا

۱۔ اصل ہا
۲۔ اصل ہا
۳۔ اصل ہا
۴۔ اصل ہا
۵۔ اصل ہا
۶۔ اصل ہا
۷۔ اصل ہا
۸۔ اصل ہا
۹۔ اصل ہا
۱۰۔ اصل ہا
۱۱۔ اصل ہا
۱۲۔ اصل ہا
۱۳۔ اصل ہا
۱۴۔ اصل ہا
۱۵۔ اصل ہا
۱۶۔ اصل ہا
۱۷۔ اصل ہا
۱۸۔ اصل ہا
۱۹۔ اصل ہا
۲۰۔ اصل ہا
۲۱۔ اصل ہا
۲۲۔ اصل ہا
۲۳۔ اصل ہا
۲۴۔ اصل ہا
۲۵۔ اصل ہا
۲۶۔ اصل ہا
۲۷۔ اصل ہا
۲۸۔ اصل ہا
۲۹۔ اصل ہا
۳۰۔ اصل ہا
۳۱۔ اصل ہا
۳۲۔ اصل ہا
۳۳۔ اصل ہا
۳۴۔ اصل ہا
۳۵۔ اصل ہا
۳۶۔ اصل ہا
۳۷۔ اصل ہا
۳۸۔ اصل ہا
۳۹۔ اصل ہا
۴۰۔ اصل ہا
۴۱۔ اصل ہا
۴۲۔ اصل ہا
۴۳۔ اصل ہا
۴۴۔ اصل ہا
۴۵۔ اصل ہا
۴۶۔ اصل ہا
۴۷۔ اصل ہا
۴۸۔ اصل ہا
۴۹۔ اصل ہا
۵۰۔ اصل ہا
۵۱۔ اصل ہا
۵۲۔ اصل ہا
۵۳۔ اصل ہا
۵۴۔ اصل ہا
۵۵۔ اصل ہا
۵۶۔ اصل ہا
۵۷۔ اصل ہا
۵۸۔ اصل ہا
۵۹۔ اصل ہا
۶۰۔ اصل ہا
۶۱۔ اصل ہا
۶۲۔ اصل ہا
۶۳۔ اصل ہا
۶۴۔ اصل ہا
۶۵۔ اصل ہا
۶۶۔ اصل ہا
۶۷۔ اصل ہا
۶۸۔ اصل ہا
۶۹۔ اصل ہا
۷۰۔ اصل ہا
۷۱۔ اصل ہا
۷۲۔ اصل ہا
۷۳۔ اصل ہا
۷۴۔ اصل ہا
۷۵۔ اصل ہا
۷۶۔ اصل ہا
۷۷۔ اصل ہا
۷۸۔ اصل ہا
۷۹۔ اصل ہا
۸۰۔ اصل ہا
۸۱۔ اصل ہا
۸۲۔ اصل ہا
۸۳۔ اصل ہا
۸۴۔ اصل ہا
۸۵۔ اصل ہا
۸۶۔ اصل ہا
۸۷۔ اصل ہا
۸۸۔ اصل ہا
۸۹۔ اصل ہا
۹۰۔ اصل ہا
۹۱۔ اصل ہا
۹۲۔ اصل ہا
۹۳۔ اصل ہا
۹۴۔ اصل ہا
۹۵۔ اصل ہا
۹۶۔ اصل ہا
۹۷۔ اصل ہا
۹۸۔ اصل ہا
۹۹۔ اصل ہا
۱۰۰۔ اصل ہا

۱- در این کتاب که در مورد
 ۲- تاریخ و جغرافیه است
 ۳- به زبان فارسی نوشته شده است
 ۴- و در آن به شرح حال
 ۵- افراد مشهور پرداخته شده است
 ۶- و به بیان وقایع تاریخی
 ۷- و اجتماعی پرداخته شده است
 ۸- و به بیان احادیث و روایات
 ۹- و به بیان اشعار و نثرها
 ۱۰- پرداخته شده است

[illegible]

دماغ عقل متعلق ہے۔
 دماغ استعمال و ملاوٹ سے
 کمزور ہو جاتا ہے۔
 دماغ کو زیادہ استعمال کرنا
 دماغ کو زیادہ تیز کر دیتا ہے۔
 دماغ کو زیادہ استعمال کرنا
 دماغ کو زیادہ تیز کر دیتا ہے۔
 دماغ کو زیادہ استعمال کرنا
 دماغ کو زیادہ تیز کر دیتا ہے۔

للجواب الجزاء وهو لا يتحقق إلا في الزمان
المستقبل في لا تدخل إلا على الفعل
المستقبل مثل ان تدخل الجنة في
جواب من قال اسلمت

کی جو اس وقت تک اس کی عقل پر
 فعل یہ فعل ہی ہے اور اس کا
 اعتبار ہی اس کی عقل پر ہے
 یہی اس کی عقل پر ہے کہ
 اس کی جواب دہی ہے کہ
 اس کی جواب دہی ہے کہ
 اس کی جواب دہی ہے کہ
 اس کی جواب دہی ہے کہ

النوع الثاني من

حروف تجزئ الفعل لمضارع وهي خمسة
احرف لم ولما ولا ما ولا امر ولا انهي

[illegible]

قولہ الجملہ
 الجملہ کے لئے جواب ہو سکتا ہے
 اذن کہ ایسے کلام میں واضح ہوتا ہے
 جو دوسرے کلام کا جواب ہو۔
 ابتدائی کلام میں نہیں
 ہوتا۔

قولہ بعض
 بعض کی کوئی کلام نہیں ہو
 کہ اس کے کوئی کلام نہیں ہو
 کلام کے معنیوں کی جو اہل کلمات کو توہین
 بعض نفی ہے۔ اہل اصطلاحی نہیں۔
 بعض

قولہ ارجح
 ارجح علی اذن ہے جو
 مانع ہے اس میں طور معلوم ہوتا ہے
 کہ اذن کو عمل مانع ہے کہ عمل اذن میں
 ہیں معنی یہ ہوئے کہ عمل اذن میں
 وقت متفق ہوگا جیسے
 مدوں
 وجہ

[illegible][illegible]

[illegible]

۱۱- قسّموا ما تركتكم من اموالكم

(۲ صفحہ ۲۰)
 اُن کو از نام کا کہہ چو درخس کو فہرست
 بنائے ہیں جواب (نفا) بندہ میں مذکور
 تا سب نہیں کیونکہ اس نواس میں اس کے علاوہ
 کا کہتا ہے اور تا سب کا کہتا ہے ۱۲۳ قول کو فتح
 کے ساتھ دیکھ کر تا سب کا کہتا ہے ۱۲۳
 انھی کے لئے تا سب کے لئے لفظ سے
 نامہ جیسے کہ اس کے لئے تا سب کے لئے
 اقرار کر کے دونوں جائز نہیں اس عبارت میں
 لفظ لا فاعل النہی کی طرف مضاف ہے
 غوی کہنے نفعی جنس کو (لا التبریۃ)۱
 اصناف پر ہے چونکہ اس سے جوت لڑے تو جوت مضاف
 نہیں ہوتا اس لئے کہ صفات انما اس کا حکم
 ہوا کہ اس کے خلاف اس سے نہیں ہوتا علم ہے
 اس کے کا جو حرف ہے اور اس میں مضاف نہیں
 ہوا بلکہ وہ تو حرف کا جو علامت کے لئے ہے کیونکہ
 علیت اور دوسری تعریف اصناف جوت
 بیشک کہ انھی میں کا حکم ہے اور کم کی افات
 ہوا اعتبار دیکھ کر کرتی ہے تورو
 تعریف کا جملہ لازم
 آیا

(۳ صفحہ ۲۱)
 (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵)

سوال۔ جار مجرود اسم نہیں اور متشبی اسم ہی ہوتا ہے پھر جار مجرود کو متشبی کہنا کس طرح درست ہوا۔

[illegible][illegible][illegible]

ترکیب
صفحہ ۶۰

[illegible]

[illegible][illegible]

(۲۱) اسم فعل ناقص اسم موصوئے نائب فاعل سے مل کر شہید اسمیہ ہو کر خبر تکون

بجانب مفسرہ
قوله مثل الخاضع
مثلاً (مضامین)
محمود تقی

۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲

تاریخ ۱۳۰۲/۱۲/۲۵

فعل ناقص اپنے اسم اور خبر کے مل کر

تدوین کے لئے
 سے مل کر جلد فطیہ صغریٰ
 دوام کی جہت سے دوامی خبر سے
 دوام کی جہت سے دوامی خبر سے
 دوام کی جہت سے دوامی خبر سے

مجلس فقہیہ اسلامیہ

مل کر ہذا (تکون) فعل مضارع
معرف صیغہ واحد کوئت غائب فعل
ناقص) ہمیں رہی ضمیر نزع
متصل پوشیدہ اسم نزع
برقع راجع جو ہذا از فعلیہ اسم
مضرب صیغہ واحد کوئت مسند
ضمیر نزع متصل پوشیدہ
نزع مطلقا جی نزع راجع جو
تکون علیہ اسم مضرب ہذا
فاعل سے مل کر شجرہ اسم
تکون فعل ناہی اپنے اسم اور جسے
ملکہ علیہ مضمر ہو کر خبر جملہ ہا جی
سے مل کر جہ اسم خبر معطوفہ کہنی
ذات و تھیں ہوا قول الثانیہ
قد تکون الخ حرف
مطلق ہا

۸. **الغلیہ خیریہ صفریہ پوکر معطوف**

مجلس ششمین در تاریخ ۱۳۰۲ هجری قمری در روز پنجشنبه در محل اجتماعات

[illegible][illegible]

(x) افلا مضاعف (علی) حرف جار مثنیٰ بر سکون و سببیل مضان (الجوازہ) مضان الیہ مضان اپنے مضان الیہ

[illegible][illegible]

اس کے معنی کو متعین ہونے کی وجہ سے عمل جنم کے متعینی میں مضارع میں عمل لفظی کے قیام کی صلاحیت عمل لفظی کے وقوع تو غیر موجود اور وقوع میں متعینی لفظ واجب درجہ متعینی لفظا لفظ لازم ہے جو سے انعکاس لازم میں جائز نہیں۔ ماضی اور ماضی ہونے کے باعث لفظی عمل کے قبول کی صلاحیت نہیں۔ لفظ قبول اور سکا اور ماضی ہونے لہذا اور سکا اور ماضی ہونے میں جزا پنجویں صورت میں جزا دونوں محاذوں میں اور چوتھی صورت میں جزا دونوں محاذوں میں جزا اور چوتھی صورت میں جزا

النوع
السابع اسماء
تجزیہ من الفعل
المضارع

اس کے معنی کو متعین ہونے کی وجہ سے عمل جنم کے متعینی میں مضارع میں عمل لفظی کے قیام کی صلاحیت عمل لفظی کے وقوع تو غیر موجود اور وقوع میں متعینی لفظ واجب درجہ متعینی لفظا لفظ لازم ہے جو سے انعکاس لازم میں جائز نہیں۔ ماضی اور ماضی ہونے کے باعث لفظی عمل کے قبول کی صلاحیت نہیں۔ لفظ قبول اور سکا اور ماضی ہونے لہذا اور سکا اور ماضی ہونے میں جزا پنجویں صورت میں جزا دونوں محاذوں میں اور چوتھی صورت میں جزا دونوں محاذوں میں جزا اور چوتھی صورت میں جزا

النوع السابع

اسماء تجزئ الفعل لمضارع حال كونها
مشملة على معنى ان وتدخل على
الفعلين يكون الفعل الاول سبباً
للفعل الثاني ويسمى الاول شرطاً والثاني
جزاء فان كان الفعلان مضارعين او
كان الاول مضارعاً والثاني فالجزم
واجب في المضارع وهي تسعة اسماء

فروع ہونیکی حیثیت سے ان اسماء کو ذکر میں مؤخر کر دیا۔ ۱۲

اس کے معنی کو متعین ہونے کی وجہ سے عمل جنم کے متعینی میں مضارع میں عمل لفظی کے قیام کی صلاحیت عمل لفظی کے وقوع تو غیر موجود اور وقوع میں متعینی لفظ واجب درجہ متعینی لفظا لفظ لازم ہے جو سے انعکاس لازم میں جائز نہیں۔ ماضی اور ماضی ہونے کے باعث لفظی عمل کے قبول کی صلاحیت نہیں۔ لفظ قبول اور سکا اور ماضی ہونے لہذا اور سکا اور ماضی ہونے میں جزا پنجویں صورت میں جزا دونوں محاذوں میں اور چوتھی صورت میں جزا دونوں محاذوں میں جزا اور چوتھی صورت میں جزا

اس کے معنی کو متعین ہونے کی وجہ سے عمل جنم کے متعینی میں مضارع میں عمل لفظی کے قیام کی صلاحیت عمل لفظی کے وقوع تو غیر موجود اور وقوع میں متعینی لفظ واجب درجہ متعینی لفظا لفظ لازم ہے جو سے انعکاس لازم میں جائز نہیں۔ ماضی اور ماضی ہونے کے باعث لفظی عمل کے قبول کی صلاحیت نہیں۔ لفظ قبول اور سکا اور ماضی ہونے لہذا اور سکا اور ماضی ہونے میں جزا پنجویں صورت میں جزا دونوں محاذوں میں اور چوتھی صورت میں جزا دونوں محاذوں میں جزا اور چوتھی صورت میں جزا

من و ما و آئی و متی و لاینا و لانی و هما
 و حیثما و انی و ما فمّن و هو لا یستعمل
 الا فی ذوی العقول نحو من یکر منی
 اکرمه ای ان یکر منی زید اکرمه و ان
 یکر منی عمر و اکرمه و ما هو لا یستعمل
 الا فی غیر ذوی العقول غالباً نحو

من و ما و آئی و متی و لاینا و لانی و هما
 و حیثما و انی و ما فمّن و هو لا یستعمل
 الا فی ذوی العقول نحو من یکر منی
 اکرمه ای ان یکر منی زید اکرمه و ان
 یکر منی عمر و اکرمه و ما هو لا یستعمل
 الا فی غیر ذوی العقول غالباً نحو

من و ما و آئی و متی و لاینا و لانی و هما
 و حیثما و انی و ما فمّن و هو لا یستعمل
 الا فی ذوی العقول نحو من یکر منی
 اکرمه ای ان یکر منی زید اکرمه و ان
 یکر منی عمر و اکرمه و ما هو لا یستعمل
 الا فی غیر ذوی العقول غالباً نحو

من و ما و آئی و متی و لاینا و لانی و هما
 و حیثما و انی و ما فمّن و هو لا یستعمل
 الا فی ذوی العقول نحو من یکر منی
 اکرمه ای ان یکر منی زید اکرمه و ان
 یکر منی عمر و اکرمه و ما هو لا یستعمل
 الا فی غیر ذوی العقول غالباً نحو

من و ما و آئی و متی و لاینا و لانی و هما
 و حیثما و انی و ما فمّن و هو لا یستعمل
 الا فی ذوی العقول نحو من یکر منی
 اکرمه ای ان یکر منی زید اکرمه و ان
 یکر منی عمر و اکرمه و ما هو لا یستعمل
 الا فی غیر ذوی العقول غالباً نحو

من و ما و آئی و متی و لاینا و لانی و هما
 و حیثما و انی و ما فمّن و هو لا یستعمل
 الا فی ذوی العقول نحو من یکر منی
 اکرمه ای ان یکر منی زید اکرمه و ان
 یکر منی عمر و اکرمه و ما هو لا یستعمل
 الا فی غیر ذوی العقول غالباً نحو

من و ما و آئی و متی و لاینا و لانی و هما
 و حیثما و انی و ما فمّن و هو لا یستعمل
 الا فی ذوی العقول نحو من یکر منی
 اکرمه ای ان یکر منی زید اکرمه و ان
 یکر منی عمر و اکرمه و ما هو لا یستعمل
 الا فی غیر ذوی العقول غالباً نحو

اسماء
 الفاعل
 المفعول
 المتعدي
 المتلقي

(X) مبحث الكلام من النسخة بخط الشيخين بلا سناد - ١١٠ (١) اکرمه یعنی گرامی کردن

در بیان این که در این کتاب چه چیزها مذکور است و در بیان این که در این کتاب چه چیزها مذکور است

در بیان این که در این کتاب چه چیزها مذکور است و در بیان این که در این کتاب چه چیزها مذکور است

و متی وهو الزمان مثل متی تذهب
 اذهب ای ان تذهب الیوم اذهب
 الیوم وان تذهب غدا اذهب غدا
 ولینما وهو للمکان مثل آینما تمش
 امش ای ان تمش الی المسجد امش
 الی المسجد وان تمش الی السوق
 امش الی السُّوق وائی وهو ایضاً
 للمکان

در بیان این که در این کتاب چه چیزها مذکور است و در بیان این که در این کتاب چه چیزها مذکور است

الفتح
 الساج اسماء
 تجزم الفعل
 للمضارع

در بیان این که در این کتاب چه چیزها مذکور است و در بیان این که در این کتاب چه چیزها مذکور است

در بیان این که در این کتاب چه چیزها مذکور است و در بیان این که در این کتاب چه چیزها مذکور است

در بیان این که در این کتاب چه چیزها مذکور است و در بیان این که در این کتاب چه چیزها مذکور است

در بیان این که در این کتاب چه چیزها مذکور است و در بیان این که در این کتاب چه چیزها مذکور است

در بیان این که در این کتاب چه چیزها مذکور است و در بیان این که در این کتاب چه چیزها مذکور است

در بیان این که در این کتاب چه چیزها مذکور است و در بیان این که در این کتاب چه چیزها مذکور است

در بیان این که در این کتاب چه چیزها مذکور است و در بیان این که در این کتاب چه چیزها مذکور است

در بیان این که در این کتاب چه چیزها مذکور است و در بیان این که در این کتاب چه چیزها مذکور است

در بیان این که در این کتاب چه چیزها مذکور است و در بیان این که در این کتاب چه چیزها مذکور است

[illegible]

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31	32	33	34	35	36	37	38	39	40	41	42	43	44	45	46	47	48	49	50	51	52	53	54	55	56	57	58	59	60	61	62	63	64	65	66	67	68	69	70	71	72	73	74	75	76	77	78	79	80	81	82	83	84	85	86	87	88	89	90	91	92	93	94	95	96	97	98	99	100
---	---	---	---	---	---	---	---	---	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	-----

لی الدلیلۃ
 السباع
 تجزیه
 الی
 آؤدی بغلی و سربا
 لینه اس میں (گھمما)
 جتا ہے اور لی خبر - اور
 گھمما لیه برائے تاکید
 اعاده کیا گیا ہے۔ اور لی
 یعنی حاکم اور نفلی
 فاعل بازارا وہ ہے۔
 صیغے کئی باب لکھتے
 میں۔ یا (باب) برائے
 تقدیر ہے۔ اس تقدیر
 پر ضمیر اودی راج
 بسوے اھلاک ہوگی
 ای اھلاک گھلاک
 نفلی و سربا لیه
 اور (لیہ) میں (ھا)
 برائے اسکت
 ہے

[illegible]

ع
سما
لفعل
م

عرب سے نقل کیا ہے۔ اور
عربی (مٹی) میں
مہا اسی بنا ہے جس میں
تاتاریہ میں آج
س کی تعمیر اور بعض
واقعہ مونی ہے مٹی کی
خونوں سے عجیب و غریب
ہے۔ اور کچھ شرمندہ
و غریب

کلمہ میں
ہے استدلال کیا
لے اس قول میں شریعت
کرتے ہوئے کہہ
کلمات

جی

[illegible]

(۴۰) یعنی کف پیوسته
 (۴۱) یعنی کف پیوسته
 (۴۲) یعنی کف پیوسته
 (۴۳) یعنی کف پیوسته
 (۴۴) یعنی کف پیوسته
 (۴۵) یعنی کف پیوسته
 (۴۶) یعنی کف پیوسته
 (۴۷) یعنی کف پیوسته
 (۴۸) یعنی کف پیوسته
 (۴۹) یعنی کف پیوسته
 (۵۰) یعنی کف پیوسته

مثل انى تكن اكن اى ان تكن فى البلدة
اكن فى البلدة وان تكن فى البادية
اكن فى البادية وهما وهول الزمان
مثل مما تذهب اذهب اى ان تذهب
اليوم اذهب اليوم وان تذهب غدا اذهب غدا

<p>۱۵ قولہ (البلدۃ) - بفتح با - چند معنی میں آتا ہے - (۱) مکہ معظمہ (۲) حیوان کی جائے پاش خواہ آباد ہو یا دیوانہ جائے پاش جیسے بصرہ اور دمشق (۳) شہر جیسے ایک شہر کا نام (۴) اندلس میں ایک شہر کا نام (۵) ترمذی قاضی ۱۲۰ھ قولہ مہمّا - اس میں افعال</p>	<p>نہیں - یہی فتح ہے - کا قول ہے - اس تقدیر پر یہیں لکھا چاہئے - (۱) ہنسی (۲) اس کا وزن فعلی ہے - اس صورت میں الف پر اسے تانیث ہے - تو غیر منقوض ہوا یا بار اسے الحاق - اور بعض نے کہا کہ اسکی اصل (مّا) اصل</p>	<p>بہ پہلا دحا شتر جیسے دوسرا از کہ جیسے امین الہ حدیث کے آخر آتا ہے - دو مثل کا اور حدیث میں جو جاتا ہے - اس نے پہلے دے آنا کہ وہ ہے - اس نے اول دحا کے الفا کو (۱) سے بدل دیا ہے - قول بصرین اور خلیل کا ہے - اور کو فیہ کہہ کر اصل میں (مہمّا) (۲)</p>
--	---	---

میں نے اپنے دل میں یہ خیال رکھا کہ اگر وہ میری طرف سے کوئی حرکت کرے تو میں اس کی ہر بات کو غور سے سنوں گا۔

[illegible]

[illegible][illegible][illegible]

ہا کہ اذا جاء الاحمال بطل الاستدلال۔ اقول حیثکہ شعر مذکور میں برائے زمان ہر سیر فقط (غائب) (۶۴)

وحيثما وهو المكان مثل حيثما
تَقَعْدُ أَقْعُدْ اِى ان تقعد في القرية
اقعد في القرية وان تقعد في البلدة
اقعد في البلدة وَاِى مَا وَهُوَ يَسْتَعْمَلُ
في غير نوى العقول مثل اِى مَا تَفْعَلُ
افعل اِى ان تفعل الخياطة افعل
الخياطة وان تفعل الزراعة افعل
الزراعة وان كان

<p>اس میں (ما) کا نون ہے اور جو صفات ہونے سے روکن کا اسی طرح (اف) کا ہے</p>	<p>(ر) کے لئے (ر) کا نون ہے زیادہ مثلاً یہ کہ ہے</p>	<p>ما کے لئے (ما) کا نون کے لئے (س) کا نون کے لئے (س) کا نون کے لئے (س) کا نون</p>	<p>جو کہ اضافت اور صم اہام و در ہما یعنی میں اہام پیدا ہو رہا ہے</p>
--	--	---	---

۱۔ (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷) (۵۳۸)

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible][illegible][illegible]

١١٠ من ع مائة قتيلى

اینی صفت سے مل کر اسم
فعل ناقص (مضارع کرنا)
اسم مفعول عینہ واحد مذکر
موسس میں (مضارع کرنا)
شخص پوشیدہ نائب فاعل
آؤں علامتی برحق فاعل
جو ہے اسم مفعول نقد فخطا
من کر اسم مفعول فخطا
نائب فاعل سے مل کر اسم
جو اسم سے مل کر اسم
موصوف معند ایچ صفت
سے مل کر خبر اسم فعل ناقص
جو فاعل ہو کر اسم فاعل
جو اسم سے مل کر

ترکیب
صفحہ ۵۸۲

كريب
٥٨٣
نصفان (الترعيب)
نصفان (في) من جلاء
بنين يسكنون (نقل) في
راجل (معلوف عليه) جود
نقلا

البشير

السا
مل

--	--

نظروا جو جیسے
 نوکرہ شاویں میں خواہیں
 جیسے تلتہ رطل اور
 (حاشیہ) اور الف کی تیز
 جو دھنڈو ہوتی ہے جو دھنڈو
 اس کے ساتھ دھنڈو
 اس کے ساتھ جیسے آجائے
 اعداد سے ہیں جیسے آجائے
 مناسب ہے کہ اگر کسی
 کی طرف ان کی تیز جی جو دھنڈو
 کی طرف اس کے ساتھ الف
 مفرد میں ہیں اور ساتھ الف
 قلت میں تو آجائے
 جانب کثرت میں تو آجائے
 تیز میں مع اختیار کسی جو
 کثرت بر دلالت کرتی ہے
 اور ساتھ الف کی تیز میں
 مفرد اختیار کیا جی جو قلت پر
 دلالت کرتا ہے تاکہ دونوں
 میں تضاد نہ ہو۔ چونکہ
 آجائے مذکورہ اور ساتھ
 دلف کی تیز جو دھنڈو ہوتی ہے
 اور یہ مقام تیز مضروب ہے
 بیان کا ہے۔ اس کے بعد
 لغز اور دھنڈو کی تیز تاکہ
 ترک کر دیا۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔
 اور تلتان و عشرون
 اصول ہے۔ ۱۶۔
 ترکیب صفحہ ۱۹۰
 (۱) حرف تفصیل جی پر
 (۲) حرف شریطی
 (۳) سکون (۴) کان
 (۵) مودون جی پر

۹۰
 لہ قولہ احد
 عشرون
 کی تیز مضروب ہوتی ہے
 تلتہ تا عشرون کی تیز
 جو دھنڈو ہوتی ہے اور
 الف کی تیز
 اعداد سے ہیں جیسے آجائے
 مناسب ہے کہ اگر کسی
 کی طرف ان کی تیز جی جو دھنڈو
 کی طرف اس کے ساتھ الف
 مفرد میں ہیں اور ساتھ الف
 قلت میں تو آجائے
 جانب کثرت میں تو آجائے
 تیز میں مع اختیار کسی جو
 کثرت بر دلالت کرتی ہے
 اور ساتھ الف کی تیز میں
 مفرد اختیار کیا جی جو قلت پر
 دلالت کرتا ہے تاکہ دونوں
 میں تضاد نہ ہو۔ چونکہ
 آجائے مذکورہ اور ساتھ
 دلف کی تیز جو دھنڈو ہوتی ہے
 اور یہ مقام تیز مضروب ہے
 بیان کا ہے۔ اس کے بعد
 لغز اور دھنڈو کی تیز تاکہ
 ترک کر دیا۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔
 اور تلتان و عشرون
 اصول ہے۔ ۱۶۔
 ترکیب صفحہ ۱۹۰
 (۱) حرف تفصیل جی پر
 (۲) حرف شریطی
 (۳) سکون (۴) کان
 (۵) مودون جی پر

النوع
 الثامن
 تنصیب الاسماء
 التكررات

۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔
 اور تلتان و عشرون
 اصول ہے۔ ۱۶۔
 ترکیب صفحہ ۱۹۰
 (۱) حرف تفصیل جی پر
 (۲) حرف شریطی
 (۳) سکون (۴) کان
 (۵) مودون جی پر

۹۰
 لہ قولہ احد
 عشرون
 کی تیز مضروب ہوتی ہے
 تلتہ تا عشرون کی تیز
 جو دھنڈو ہوتی ہے اور
 الف کی تیز
 اعداد سے ہیں جیسے آجائے
 مناسب ہے کہ اگر کسی
 کی طرف ان کی تیز جی جو دھنڈو
 کی طرف اس کے ساتھ الف
 مفرد میں ہیں اور ساتھ الف
 قلت میں تو آجائے
 جانب کثرت میں تو آجائے
 تیز میں مع اختیار کسی جو
 کثرت بر دلالت کرتی ہے
 اور ساتھ الف کی تیز میں
 مفرد اختیار کیا جی جو قلت پر
 دلالت کرتا ہے تاکہ دونوں
 میں تضاد نہ ہو۔ چونکہ
 آجائے مذکورہ اور ساتھ
 دلف کی تیز جو دھنڈو ہوتی ہے
 اور یہ مقام تیز مضروب ہے
 بیان کا ہے۔ اس کے بعد
 لغز اور دھنڈو کی تیز تاکہ
 ترک کر دیا۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔
 اور تلتان و عشرون
 اصول ہے۔ ۱۶۔
 ترکیب صفحہ ۱۹۰
 (۱) حرف تفصیل جی پر
 (۲) حرف شریطی
 (۳) سکون (۴) کان
 (۵) مودون جی پر

فان كان المميز مذكرا فقول في تركيب
 الواحد والاثني كافي غيرهما احد وعشرون
 رجلا واثنان عشرون رجلا بتذكير الجزء
 الاول وان كان المميز مؤنثا فقول احد
 وعشرون امرأة واثنان وعشرون امرأة
 بتانيث الجزء الاول وفي تركيب غير الواحد
 والاثني الى تسع مع عشرين تقول في
 المميز المذكر ثلثة وعشرون رجلا واربعة
 وعشرون رجلا بتانيث الجزء الاول وفي المميز المؤنث

۹۰
 لہ قولہ احد
 عشرون
 کی تیز مضروب ہوتی ہے
 تلتہ تا عشرون کی تیز
 جو دھنڈو ہوتی ہے اور
 الف کی تیز
 اعداد سے ہیں جیسے آجائے
 مناسب ہے کہ اگر کسی
 کی طرف ان کی تیز جی جو دھنڈو
 کی طرف اس کے ساتھ الف
 مفرد میں ہیں اور ساتھ الف
 قلت میں تو آجائے
 جانب کثرت میں تو آجائے
 تیز میں مع اختیار کسی جو
 کثرت بر دلالت کرتی ہے
 اور ساتھ الف کی تیز میں
 مفرد اختیار کیا جی جو قلت پر
 دلالت کرتا ہے تاکہ دونوں
 میں تضاد نہ ہو۔ چونکہ
 آجائے مذکورہ اور ساتھ
 دلف کی تیز جو دھنڈو ہوتی ہے
 اور یہ مقام تیز مضروب ہے
 بیان کا ہے۔ اس کے بعد
 لغز اور دھنڈو کی تیز تاکہ
 ترک کر دیا۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔
 اور تلتان و عشرون
 اصول ہے۔ ۱۶۔
 ترکیب صفحہ ۱۹۰
 (۱) حرف تفصیل جی پر
 (۲) حرف شریطی
 (۳) سکون (۴) کان
 (۵) مودون جی پر

۹۰
 لہ قولہ احد
 عشرون
 کی تیز مضروب ہوتی ہے
 تلتہ تا عشرون کی تیز
 جو دھنڈو ہوتی ہے اور
 الف کی تیز
 اعداد سے ہیں جیسے آجائے
 مناسب ہے کہ اگر کسی
 کی طرف ان کی تیز جی جو دھنڈو
 کی طرف اس کے ساتھ الف
 مفرد میں ہیں اور ساتھ الف
 قلت میں تو آجائے
 جانب کثرت میں تو آجائے
 تیز میں مع اختیار کسی جو
 کثرت بر دلالت کرتی ہے
 اور ساتھ الف کی تیز میں
 مفرد اختیار کیا جی جو قلت پر
 دلالت کرتا ہے تاکہ دونوں
 میں تضاد نہ ہو۔ چونکہ
 آجائے مذکورہ اور ساتھ
 دلف کی تیز جو دھنڈو ہوتی ہے
 اور یہ مقام تیز مضروب ہے
 بیان کا ہے۔ اس کے بعد
 لغز اور دھنڈو کی تیز تاکہ
 ترک کر دیا۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔
 اور تلتان و عشرون
 اصول ہے۔ ۱۶۔
 ترکیب صفحہ ۱۹۰
 (۱) حرف تفصیل جی پر
 (۲) حرف شریطی
 (۳) سکون (۴) کان
 (۵) مودون جی پر

[illegible]

(۱۰) محیر (جلا) تیز - عجز اپنی تیز سے ملکر معطوف - معطوف علیہ اپنے معطوف کے ملکر ذوالحال (XX)

[illegible]

(عومل) (تاتبش) (مقد) - ثابتن، اسم فاعل صیغه تنیہ مذکر اسمیں (ہمدا) پوشیدہ ہیں (ہا) ضمیر مرفوع متقل فاعل

اپنے معلوف سے
مل کر مضاف الیہ بغیر مضاف
انچے مضاف الیہ سے ملکر ذوالحال
(الی) حرف جار میں بیسکون (تسح)
مجدور جار مجرور ملکر ظرف متصرف
مقدور کا متصرف اسم فاعل صیغہ واحد
ہمیں (مھو) ضمیر مرفوع متصل
فاعل مرفوع ملکہ میں برفع راجع جو
ذوالحال متصرف اسم فاعل انچے فاعل
ادھرت متصرف ملکہ شہید کا متصرف
حال - ذوالحال اپنے حال سے مل کر
مضاف الیہ (مع) مضاف و مضاف
مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ
مل کر مفعول فیہ ترکیب مضاف
انچے مضاف الیہ اور مفعول فیہ مل کر
مجدور جار مجرور مل کر ظرف متصرف
(تقول) فعل مضارع معروض
مفعول اول و مفعول حاضر
ہمیں (انت) متصل
پوشیدہ میں آن ضمیر مرفوع متصل
فاعل مرفوع ملکہ میں بیسکون (ت)
علامت خطاب میں برفع (نی) خبر جار
میں بیسکون (المہینہ) مفعول
حرف تعریف میں بیسکون (مہینہ) مفعول
مفعول صیغہ واحد ملکہ فاعل
مفعول متصل پیشہ نام فاعل
ضمیر مرفوع متصل راجع جو مفعول
مرفوع ملکہ میں برفع راجع جو مفعول
ملکہ اسم مفعول اپنے نائب مفعول
جو ہمہ ہو مفعول بیسکون مفعول
ملکہ موجود ملکہ ملکہ مفعول
حرف عطف میں برفع (نی) حرف جار
(م) حرف عطف میں مفعول
میں بیسکون (المہینہ) مفعول
حرف تعریف میں بیسکون (مہینہ) مفعول
اسم مفعول صیغہ واحد ملکہ
(مھو) ضمیر مرفوع

(عوملا، ثابتهين، مقددا کا، ثابتهين، ام فاعل صیغه تنیہ مذکر اُسہیں (ہمہا) پوشیدہ ہیں (ہا) ضمیر مرفوعہ منقول فاعل مرفوعہ کھلا مبنی بر ضم راجع ہوئے ذوالاکا

[illegible][illegible][illegible][illegible][illegible]

ترکیب
صفحه ۹۲

یب
 ۹۹
 مفات (۵) ضمیر عربیہ
 متصل مفات الیہ مجہولہ
 علامہ بنی برضم واصل ہوئے
 کما استفہامیہ مثال
 مفات اپنے مفات الیہ
 سے مل کر مبتدا جہا اپنی
 خبر کے مل کر جملہ اسمیہ
 خبریہ ہوا۔ استفہامیہ
 معنی رکھ (استفہامیہ
 جہی برسکون خبر از جملہ)
 خبر خبریہ بنی خبریہ
 مل کر مبتدا مرفوع محال
 (رضی اللہ عنہ) فعل ماضی مود
 معنی برسکون صیغہ واحد
 خبر خبریہ (مبتدا)
 خبر خبریہ متصل
 مرفوع پاورز

وَأَيُّ لَكِنَّ الْمُرَادِ مِنْهُ عَدِيٌّ مَبْهُمٌ
لَا الْمَعْنَى التَّرْكِيبِيُّ مِثْلُ كَاثِنٍ رَجُلًا
لَقِيتُ وَقَدْ يَكُونُ مُتَضَمِّنًا لِمَعْنَى
الِاسْتِفْهَامِ نَحْوُ كَاثِنٍ رَجُلًا عِنْدَكَ
وَالرَّابِعُ كَذَا وَهُوَ مُرَكَّبٌ مِنْ كَافٍ
التَّشْبِيهِ وَفِي اسْمِ الْإِشَارَةِ وَلَكِنَّ الْمُرَادَ
مِنْهُ عَدِيٌّ مَبْهُمٌ وَلَا يَكُونُ مُتَضَمِّنًا
لِلِاسْتِفْهَامِ مِثْلُ عِنْدِي كَذَا رَجُلًا -

یہ قولہ آئی ہے منوں سے کہیں ہے جو انقطاع اضافت سے غایت اہم ہے ہو جانا	اور ہے۔ اور جو جو اس دواحد ہو گیا۔ جو کہ تینوں کو	کہیں میں داخل قرار دیا گیا۔ اس کے لئے نوں فعلی کے مشابہ ہو چکا ہے واسطے مصغرت شریف میں (۱۱)
--	---	---

[illegible]

۱- (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷) (۵۳۸)

ہمسایہ کی شناخت
 آئے چھکداس کے بعد حضرت
 آئے تو خابوہ پڑھا اور میں
 خطاب آئے تو استغفر
 حق قولہ کہ کرب من کا
 القشبیہ جب کا کا اور
 کرب ہوئے تو کا کا حکم
 جو قول کو جودیا تھا مغربی
 اور تنبیہ کے معنی زانی
 جیسے کا تین میں اور
 جرات اور خادہ میں مغربی
 اسی سبب سے ذکر و ثنوت
 میں کیا استعمال ہوتا ہے
 ایسا نہیں کہ ثنوت کے لئے
 کہیں اور ثنوت کے لئے
 قولہ لا اہم الا شائد

[illegible]

(۱۶) کہ رسیدہ (۱۷) کہ
 اور منصب بوقت وفات ہے
 اور ایسا بالوجہ اکلان
 اس میں حق بعد عین
 حق ہے۔ فعل امر
 نہ کہ من لاد قول اگر کسی
 (۱۸) کہ اس کی طرف نہیں
 ہوتی ہے۔ بخلاف غرضی
 غرضی ہوتی ہے۔
 سے قولہ علیٰ مہم
 یعنی یہی کہ غرضی

[illegible]

مضاف الیه (۱) مضاف الیه (۲) مضاف الیه (۳) مضاف الیه (۴) مضاف الیه (۵) مضاف الیه (۶) مضاف الیه (۷) مضاف الیه (۸) مضاف الیه (۹) مضاف الیه (۱۰)

مضاف الیه (۱۱) مضاف الیه (۱۲) مضاف الیه (۱۳) مضاف الیه (۱۴) مضاف الیه (۱۵) مضاف الیه (۱۶) مضاف الیه (۱۷) مضاف الیه (۱۸) مضاف الیه (۱۹) مضاف الیه (۲۰)

مضاف الیه (۲۱) مضاف الیه (۲۲) مضاف الیه (۲۳) مضاف الیه (۲۴) مضاف الیه (۲۵) مضاف الیه (۲۶) مضاف الیه (۲۷) مضاف الیه (۲۸) مضاف الیه (۲۹) مضاف الیه (۳۰)

مضاف الیه (۳۱) مضاف الیه (۳۲) مضاف الیه (۳۳) مضاف الیه (۳۴) مضاف الیه (۳۵) مضاف الیه (۳۶) مضاف الیه (۳۷) مضاف الیه (۳۸) مضاف الیه (۳۹) مضاف الیه (۴۰)

مضاف الیه (۴۱) مضاف الیه (۴۲) مضاف الیه (۴۳) مضاف الیه (۴۴) مضاف الیه (۴۵) مضاف الیه (۴۶) مضاف الیه (۴۷) مضاف الیه (۴۸) مضاف الیه (۴۹) مضاف الیه (۵۰)

مضاف الیه (۵۱) مضاف الیه (۵۲) مضاف الیه (۵۳) مضاف الیه (۵۴) مضاف الیه (۵۵) مضاف الیه (۵۶) مضاف الیه (۵۷) مضاف الیه (۵۸) مضاف الیه (۵۹) مضاف الیه (۶۰)

مضاف الیه (۶۱) مضاف الیه (۶۲) مضاف الیه (۶۳) مضاف الیه (۶۴) مضاف الیه (۶۵) مضاف الیه (۶۶) مضاف الیه (۶۷) مضاف الیه (۶۸) مضاف الیه (۶۹) مضاف الیه (۷۰)

مضاف الیه (۷۱) مضاف الیه (۷۲) مضاف الیه (۷۳) مضاف الیه (۷۴) مضاف الیه (۷۵) مضاف الیه (۷۶) مضاف الیه (۷۷) مضاف الیه (۷۸) مضاف الیه (۷۹) مضاف الیه (۸۰)

مضاف الیه (۸۱) مضاف الیه (۸۲) مضاف الیه (۸۳) مضاف الیه (۸۴) مضاف الیه (۸۵) مضاف الیه (۸۶) مضاف الیه (۸۷) مضاف الیه (۸۸) مضاف الیه (۸۹) مضاف الیه (۹۰)

مضاف الیه (۹۱) مضاف الیه (۹۲) مضاف الیه (۹۳) مضاف الیه (۹۴) مضاف الیه (۹۵) مضاف الیه (۹۶) مضاف الیه (۹۷) مضاف الیه (۹۸) مضاف الیه (۹۹) مضاف الیه (۱۰۰)

مضاف الیه (۱۰۱) مضاف الیه (۱۰۲) مضاف الیه (۱۰۳) مضاف الیه (۱۰۴) مضاف الیه (۱۰۵) مضاف الیه (۱۰۶) مضاف الیه (۱۰۷) مضاف الیه (۱۰۸) مضاف الیه (۱۰۹) مضاف الیه (۱۱۰)

تکبیر صفحہ ۹۶

مضاف الیه (۱) مضاف الیه (۲) مضاف الیه (۳) مضاف الیه (۴) مضاف الیه (۵) مضاف الیه (۶) مضاف الیه (۷) مضاف الیه (۸) مضاف الیه (۹) مضاف الیه (۱۰)

کے ساتھ مرکب
 ہوتا ہے اور معنی اسے
 تو متعدی بالی ہو سکتا ہے۔
 جیسے متعدی ہلا الی الثانی
 یا متعدی بالبابیہ جیسے
 میں ہے اذ ان کر الصالحون
 فی ہلا یعنی اسی اسم
 جھل کے
 بدل کر صحت اور کرب
 لفظ ہی اصل سے یہ
 ہونے کی تقدیر ہے
 پہلی کے نزدیک اس میں
 نہیں ہے بلکہ یہ ایک
 بر جہ میں اور ایک مجموعہ
 میں جو مجموعہ کا قائل ہے
 اور وہ اس کے خوں کے
 نزدیک صرف مجموعہ میں
 ایک ہے۔ اس لئے
 استعمال جاتا رہا۔ اور متعدی
 الصلوة۔ اس میں جھل
 کہہ سکون لام کی فرما ہے۔
 جاتو نہیں
 علم انوم یعنی رسید سے
 گردنیدن سے یہ تقدیر اول
 باسقاط الف ہو چکا ہے۔
 اور تقدیر ثانی باثبات الف
 واحد۔ ثانیہ جمع لہاء
 و عوف ہو سکتا ہے۔

اسما
 ماء
 ال
 میں عنکاء نہیں فرماتا ہے
 اللہ ایک نہیں اول و بعد و دوم
 پہلے اس اختلاف ہے کہ
 اول حال معنی خود ہے اولی
 سے بر حال معنی خود ہے اولی
 کا علی کرتا ہے " اولی
 تقدیم جلی مرتبہ اولی
 خطاب ہے کہ علی
 معنی اول نہیں ہے
 مفعول ہے یا اولی
 علی علی ہے
 علی علی ہے

[illegible]

۱۰۰
 لے قولہ اللہ
 دعوہ تشریح مع حواشی و تفسیر
 میں کیاں کی طرف اشارہ ہے بلکہ
 ہاؤز میں کی طرف اشارہ ہے بلکہ
 بغیر ہوتا ہے۔ بلکہ کی تفسیر
 تو کیا۔ بلکہ کی تفسیر
 سے زمانہ جس سے دعوہ
 کے ساتھ مخصوص ہو گا
 ہو گا جو عبادت کے
 سے ان کی ہوتی ہے جس کی
 حاشیہ میں درج ہے

و ثانیہا بِلَہٗ فَانہ موضوع لدع مثل بلہ
زید اِی دَع زیداً و ثالثہا ی وَنَاک فَانہ
موضوع لِحْذ مثل ی وَنَاک زیداً اِی
حْذ زیداً و رابعہا عَلَیْکَ فَانہ ضوع
لَا لَزْمٌ مِثْلَ عَلَیْکَ زیداً اِی الزم زیداً
و خامسہا حَتَّیْ لَ فَانہ موضوع
لَا یُتِ مِثْلَ حَتَّیْ الصَّلَاۃِ اِی ایت الصلاۃ
و سادسہا ہَا فَانہ موضوع لِحْذ مِثْلَ ہَا
زیداً اِی حْذ زیداً

[illegible][illegible]

[illegible]

١٥٠

(xx) جنی برفع (اق) حرف متبعا الفعل من ارفع (ق) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب ملام: متبنی برضامی بوجہ اُ۔ (موضوع) ام مفعول ضیاعا واعد ذکر احمیس (حق) ضمیر مرفوع نیاید۔
متصل برضیاعه نائب فاعل مرفوع ملام: متبنی برضامی بوجہ اُ۔ ام (اق) حرف جار جار مجرور (خ) مجرور تقدیر ا۔ جار مجرور ملکہ لظن لغو۔ موضوع ام مفعول۔

[illegible][illegible][illegible]

(۲)
 ۱- در صورتی که در این مورد هیچ وجهی در دسترس نباشد.
 ۲- در صورتی که در این مورد هیچ وجهی در دسترس نباشد.
 ۳- در صورتی که در این مورد هیچ وجهی در دسترس نباشد.
 ۴- در صورتی که در این مورد هیچ وجهی در دسترس نباشد.
 ۵- در صورتی که در این مورد هیچ وجهی در دسترس نباشد.
 ۶- در صورتی که در این مورد هیچ وجهی در دسترس نباشد.
 ۷- در صورتی که در این مورد هیچ وجهی در دسترس نباشد.
 ۸- در صورتی که در این مورد هیچ وجهی در دسترس نباشد.
 ۹- در صورتی که در این مورد هیچ وجهی در دسترس نباشد.
 ۱۰- در صورتی که در این مورد هیچ وجهی در دسترس نباشد.

[illegible]

معلوم ہوئے کہ اگر کوئی غریب بہرہ محض کو مستحق نہ ہوگا۔ (۱) اور وہ تلف یا استیفاء دہی، احم، فروغ، متصل بہذا، فروغ، کل، ذہنی، ہر متغیر، راجع بہرے، الا، افعال، المنا، قصہ

کے لئے لکھا گیا ہے کہ وہ لکھنا چاہئے کہ بعض نے کہا تھا کہ کان انقطاع کے لئے متفقہ ہے یعنی اس بات کا کہ زمانہ ماضی میں غیر کا ثبوت اس کے لئے تھا مگر متفقہ ہو گیا۔ وہ جو وہی کان کا دلیل باعتبار وضع مطلق ثبوت ہے۔ اس کا دلیل ماضی میں ہے۔ اس کا دلیل ماضی میں انقطاع اس کا دلیل ماضی میں نہیں۔ مگر اس کا دلیل ماضی میں اعتبار ہوتا ہے۔ مگر اس کا دلیل ماضی میں اعتبار ہوتا ہے۔ مگر اس کا دلیل ماضی میں اعتبار ہوتا ہے۔

نوع العاشی کا افعال ناقصہ
 کان انقطاع کے لئے متفقہ ہے یعنی اس بات کا کہ زمانہ ماضی میں غیر کا ثبوت اس کے لئے تھا مگر متفقہ ہو گیا۔ وہ جو وہی کان کا دلیل باعتبار وضع مطلق ثبوت ہے۔ اس کا دلیل ماضی میں ہے۔ اس کا دلیل ماضی میں انقطاع اس کا دلیل ماضی میں نہیں۔ مگر اس کا دلیل ماضی میں اعتبار ہوتا ہے۔ مگر اس کا دلیل ماضی میں اعتبار ہوتا ہے۔

کان انقطاع کے لئے متفقہ ہے یعنی اس بات کا کہ زمانہ ماضی میں غیر کا ثبوت اس کے لئے تھا مگر متفقہ ہو گیا۔ وہ جو وہی کان کا دلیل باعتبار وضع مطلق ثبوت ہے۔ اس کا دلیل ماضی میں ہے۔ اس کا دلیل ماضی میں انقطاع اس کا دلیل ماضی میں نہیں۔ مگر اس کا دلیل ماضی میں اعتبار ہوتا ہے۔ مگر اس کا دلیل ماضی میں اعتبار ہوتا ہے۔

کان انقطاع کے لئے متفقہ ہے یعنی اس بات کا کہ زمانہ ماضی میں غیر کا ثبوت اس کے لئے تھا مگر متفقہ ہو گیا۔ وہ جو وہی کان کا دلیل باعتبار وضع مطلق ثبوت ہے۔ اس کا دلیل ماضی میں ہے۔ اس کا دلیل ماضی میں انقطاع اس کا دلیل ماضی میں نہیں۔ مگر اس کا دلیل ماضی میں اعتبار ہوتا ہے۔ مگر اس کا دلیل ماضی میں اعتبار ہوتا ہے۔

وہی قد تكون زائدة مثل ان من
 افضلهم كان زيداً وحينئذ لا تعمل
 وقد تكون غير زائدة وهي محي على
 معنيين ناقصة وقائمة فالناقصة
 تجيء على معنيين أحدهما ان يثبت خبرها
 لاسمها في الزمان الماضي سواء كان

کان انقطاع کے لئے متفقہ ہے یعنی اس بات کا کہ زمانہ ماضی میں غیر کا ثبوت اس کے لئے تھا مگر متفقہ ہو گیا۔ وہ جو وہی کان کا دلیل باعتبار وضع مطلق ثبوت ہے۔ اس کا دلیل ماضی میں ہے۔ اس کا دلیل ماضی میں انقطاع اس کا دلیل ماضی میں نہیں۔ مگر اس کا دلیل ماضی میں اعتبار ہوتا ہے۔ مگر اس کا دلیل ماضی میں اعتبار ہوتا ہے۔

کان انقطاع کے لئے متفقہ ہے یعنی اس بات کا کہ زمانہ ماضی میں غیر کا ثبوت اس کے لئے تھا مگر متفقہ ہو گیا۔ وہ جو وہی کان کا دلیل باعتبار وضع مطلق ثبوت ہے۔ اس کا دلیل ماضی میں ہے۔ اس کا دلیل ماضی میں انقطاع اس کا دلیل ماضی میں نہیں۔ مگر اس کا دلیل ماضی میں اعتبار ہوتا ہے۔ مگر اس کا دلیل ماضی میں اعتبار ہوتا ہے۔

کان انقطاع کے لئے متفقہ ہے یعنی اس بات کا کہ زمانہ ماضی میں غیر کا ثبوت اس کے لئے تھا مگر متفقہ ہو گیا۔ وہ جو وہی کان کا دلیل باعتبار وضع مطلق ثبوت ہے۔ اس کا دلیل ماضی میں ہے۔ اس کا دلیل ماضی میں انقطاع اس کا دلیل ماضی میں نہیں۔ مگر اس کا دلیل ماضی میں اعتبار ہوتا ہے۔ مگر اس کا دلیل ماضی میں اعتبار ہوتا ہے۔

مع انتقال اور نسب میں ہے تو بغیر منتقلی نہ اور منتقلی الیکٹرونم نہ ہوگا۔ صار تادمہ کبھی انتقال مکانی کے لئے ہوتا ہے۔ جیسے مثال کتاب اور کبھی انتقال ذاتی کے لئے جیسے صار دیندہ منتقلی بخیر احوال۔ اور کبھی احوال صحت کے لئے جیسے

صفت دوسری
صفت کی جانب کو تاقصد
ہونا ہے۔ اور جب ایک مکان
سب سے پہلے ایک ذات کے
کے لئے ہوتی تو اس کی طرف جاننے کے
دوسری ذات کو تاقصد ہو جاتی
لئے تو تاقصد ہو کر اتصال بدست
وجہ یہ ہے کہ اتصال بیاہ صفت ثانیہ
اول حقیقت ثانیہ یا بصفت ثانیہ
کے حصول بعد العدم کو مستلزم
ہے۔ اسی واسطے بدون ذکر
حقیقت ثانیہ یا تاقصد ہوا
تمام نہیں ہوتا۔ بلکہ تاقصد حاصل
اور اتصال بدست ثانی
اور اتصال العدم کی حصول درآ
معمولی ہیں۔

سلطان محمد بن عبد العزیز
 النواع
 الافعال
 یا اذات سے علم متعلق کیا ہو
 متعلق ہو۔ اور اسوقت صہار
 سے مضمود پر تلبہ کر اس کا
 فاعل کا انتقال اس مکان یا
 ذات سے متعلق ہو جائے دیگر
 افعال تا مگر کی طرح کہ جن کی علی
 علی مضمود ہو جائے کہ حرکت کی
 اسناد فاعل کی طرف اور نقل
 مفاعیل کے ساتھ۔ اور دونوں
 میں یوں فرق بیان کرنا چاہیے
 کہ صہار اصل میں یعنی انتقال
 نظر آئے۔ اور اس سے متعلق ہونا چاہیے
 یوں کہ مصدر خبر کی جانب متعلق
 ہائی ہو۔ جیسے صہار علی الفی
 مکیں اس میں دکان ہے
 ان کے کہ ہو

انی ایسے ہی صا دریں
غیر میں کہتے و تائی
علم کے بعد وہ علم کی
حقیت کو کہ جن حقیقت
میں ہر ذی فاعل اور
اعتبار سے محض ہو
ازنی کہ دونوں حقیقتیں
مختلف ہوں اس صورت میں

عاشق
النصہ
الطین خرقا کہ حقیقت
طنینہ درجہ تحقیقت
اور دونوں کی نوع میں
جو صورت مذکورہ میں
یا دونوں حقیقت نوع
موت میں جنس منتقل
جیسے ہمارا عالم ہو
ماں و باپ حقیقت نوع
میں جنس ہے جو

حضرت
 مفتی محمد رفیع
 عبداللطیف صاحب
 تحقیق خرفیہ کی طرف
 توجہ فرمائی

حضرت
 مفتی محمد رفیع
 صاحب تحقیق
 خرفیہ کی طرف
 توجہ فرمائی

[illegible][illegible]

والثاني صار وهي للانتقال الى انتقال
الاسم من حقيقة الى حقيقة اخرى نحو
صار الطين خزفا او من صفة الى صفة
اخرى مثل صار ريد غنيا وقد تكون
تامة بمعنى الانتقال من مكان الى
مكان آخر وحينئذ تتعدى بالي
نحو صار زيد من بلد الى بلد الثالث
اصبح والرابع اضحى والخامس امسى

<p>قوله الثاني صدا سید بھی کان کی میں خاصہ ہوا ہے اور یہ اگر کہہ</p>	<p>کہ ۔ اور یہ دو دونوں فرق ہے جسکی</p>	<p>اور تا میں بھی اور میں بھی ہوتا میں مصنف اس قول ہے اشارہ فرماتے ہیں۔ وہی لا تنقل یعنی (۴)</p>
--	---	--

[illegible][illegible]

چچا خیر مہر کی نے اس امتحان ذاتی کو امتحان مکانی میں داخل کر کے یہ معنی بیان فرمائے۔ حصار زین میں مکان کبر الی مکان یا منت مفتہ الی مفتہ لکھا ہے۔ ۱۲۔

وقت تنہائی
برسکون (ب) اسم اشارہ
بنی برسکون موصوف
یا مبدل منہ یا معطوف
علیہ (الثلثۃ) صفت یا
بدل یا عطف بیان موصوف
اپنی صفت سے مل کر یا مبدل
منہ اپنے بدل سے مل کر یا موصوف
علیہ اپنے عطف بیان پر
بتوا۔ (دل) حرف جار مبنی بر
کسر (اقتوان) مصدر مضارع
(مضون) مضارع الیضاع
(المجملۃ) مضارع الیضاع
اپنے مضارع الیضاع سے مل کر
مضارع الیضاع فقط
مرفوع معنی (جا) حرف جار
بنی برسکون (اوقات)
مضارع (ھا) ضمیر مجرور
مضارع مضارع الیضاع
غلا مبنی برسکون راجع
بوسے ہذا الیضاع
اوقات مضارع الیضاع
مضارع الیضاع اپنے
راستی (اسم موصول بنی
برسکون (جی) ضمیر
مرفوع مضارع الیضاع
غلا مبنی برسکون راجع
اسم موصول۔ (والصبح)
مضارع علیہ (و) حرف
عطف مبنی برسکون
مضارع مرفوع معنی

النوع الثانی
الافعال المناقصة

بنی برسکون (اوقات)
مضارع (ھا) ضمیر مجرور
مضارع مضارع الیضاع
غلا مبنی برسکون راجع
بوسے ہذا الیضاع
اوقات مضارع الیضاع
مضارع الیضاع اپنے
راستی (اسم موصول بنی
برسکون (جی) ضمیر
مرفوع مضارع الیضاع
غلا مبنی برسکون راجع
اسم موصول۔ (والصبح)
مضارع علیہ (و) حرف
عطف مبنی برسکون
مضارع مرفوع معنی

بنی برسکون (اوقات)
مضارع (ھا) ضمیر مجرور
مضارع مضارع الیضاع
غلا مبنی برسکون راجع
بوسے ہذا الیضاع
اوقات مضارع الیضاع
مضارع الیضاع اپنے
راستی (اسم موصول بنی
برسکون (جی) ضمیر
مرفوع مضارع الیضاع
غلا مبنی برسکون راجع
اسم موصول۔ (والصبح)
مضارع علیہ (و) حرف
عطف مبنی برسکون
مضارع مرفوع معنی

فہذہ الثلثۃ لا فتران مضمون (المجملۃ)
بأوقاتها التي هي الصباح والضحی
والمساء نحو اصبح نرید غنیاً معناه
حصل غناہ فی وقت الصباح و نحو
اضحی زید حاکماً معناه حصل الحکومۃ
فی وقت الضحی و نحو امسى نرید قاسریاً
معناه حصل قراءتہ فی وقت المساء۔

اوقات کے ساتھ مضمون مجرور کے متعلق ہونے کا اظہار کرنے ہیں کے متعلق ہونے اپنے اس قول سے جس کو مصنف نے اپنے اس قول سے پان لڑا۔ (۱۲) کہ یعنی مضارع (و)	اضحی یعنی کان فی الضحی اور امسى یعنی کان فی المساء کنزاً۔ پس اس وقت ایضاً	اے قولہ فہذہ الثلثۃ لا فتران بہت ہے یہ کہنا سبباً جس ناقصہ کے دو معنی ہیں (۱) بیکہ (۲) بیکہ
---	--	---

بنی برسکون (اوقات)
مضارع (ھا) ضمیر مجرور
مضارع مضارع الیضاع
غلا مبنی برسکون راجع
بوسے ہذا الیضاع
اوقات مضارع الیضاع
مضارع الیضاع اپنے
راستی (اسم موصول بنی
برسکون (جی) ضمیر
مرفوع مضارع الیضاع
غلا مبنی برسکون راجع
اسم موصول۔ (والصبح)
مضارع علیہ (و) حرف
عطف مبنی برسکون
مضارع مرفوع معنی

بنی برسکون (اوقات)
مضارع (ھا) ضمیر مجرور
مضارع مضارع الیضاع
غلا مبنی برسکون راجع
بوسے ہذا الیضاع
اوقات مضارع الیضاع
مضارع الیضاع اپنے
راستی (اسم موصول بنی
برسکون (جی) ضمیر
مرفوع مضارع الیضاع
غلا مبنی برسکون راجع
اسم موصول۔ (والصبح)
مضارع علیہ (و) حرف
عطف مبنی برسکون
مضارع مرفوع معنی

[illegible][illegible]

نحو ظل زيد كاتِبًا أي حصل كتابته في
النهار وبات زيد نائمًا أي حصل نوم في
الليل وقد تكونان بمعنى صَاحٍ ومثْلُ ظِلِّ
الصَّبِيِّ بِالْغَاوِبَاتِ الشَّابُّ شَيْخًا وَالنَّشَاءُ
مَا دَامَ وَهِيَ لَتَوْقِيتُ شَيْءٍ بِمُدَّةٍ ثَبُوتِ
خَبَرِهَا لِاسْمِهَا فَلَا بُدَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ قَبْلَهَا
جَمْلَةٌ فَعْلِيَّةٌ أَوْ اسْمِيَّةٌ

<p>ظلمت کی تاریکی میں گم ہونے اور قلم بمعنی صادر اور نامہ بھی آتے ہیں مگر ظلمت جیسے ظلمت بمکان کنز بمعنی تاریکی بمکان کنز یا اوقات بمکان کنز</p>	<p>نوریت بمعنی نور القوم یا اہل بالقوم بمعنی بالکلمہ دونوں معنی لکھنے بمعنی نور لکھنے بمعنی نور لکھنے بمعنی نور</p>	<p>فوزیت لکھنے بمعنی نور فوزیت لکھنے بمعنی نور فوزیت لکھنے بمعنی نور</p>
---	--	---

ان میں خالص فطریہ اور فطریہ
فان احد کما یدل علیہ
غسل یدین کا حکم ہے
مٹانے کے لئے ہاتھ دھو کر
ہی۔ فائزہ۔ انسان جب
تک شکر پائے گا اس کو
خیرین کہیں گے۔ اور بعد
یک طرفہ اور زان بوش
میں ایک شکیبائی حکم
ساتھ سال تک
آپ کی عمر

[illegible]

بہت ہو کر گئی
 ہے پس بہت غم بردائے
 اسم کی روت یوں نکلی۔ ۱۱
 ۱۲ قولہ فلائین یعنی
 جب مادام اپنے اسم دہر
 سے مل کر مادیں مصدر ہو کر
 بتقدیر معنائ کسی چیز کا وزن
 زمان ہوا۔ اور وقت زمان
 فضل ہوتا ہے تو مادام
 پر سکوت مہج ہو گا۔ لہذا
 اس سے شکر کلام تمام ہونا
 فرمادی ہے۔ عام ادنیٰ کہ
 جگہ قطبہ ہو یا سمیہ ۱۲
 ۱۳ قولہ قطبہ خواہ
 مشرق ہو عجب آجلیں ما
 الشایا انشایہ

۱۱- زین جاسا۔
 ۱۲- ای فی جمیع الخاد
 ۱۳- ای جمیع الیل کذا
 ۱۴- اس وقت مغرب
 ۱۵- ہمارے عود مستقیم
 ۱۶- ترکیب صفحہ ۱۱۸
 ۱۷- مخفی معائنہ (ظل
 ۱۸- زین کاتبہ) معطوف علیہ
 ۱۹- مجرود تقدیر (و) حرف عطف
 ۲۰- بنی برقع (بات زین)
 ۲۱- ناٹھا) معطوف برور
 ۲۲- تقدیر) معطوف برور
 ۲۳- معطوف علیہ اپنے
 ۲۴- مخفی معائنہ اپنے

کہتے تو بظاہر انہیں غم و غمناک ہے۔
 لیکن ان کے دل میں تو ایک عجیب سا
 شوق ہے۔ وہ اپنے دل کے راز کو
 کسی کو نہیں بتاتے۔ ان کے دل میں
 ایک عجیب سا شوق ہے۔ وہ اپنے
 دل کے راز کو کسی کو نہیں بتاتے۔
 ان کے دل میں ایک عجیب سا شوق
 ہے۔ وہ اپنے دل کے راز کو کسی
 کو نہیں بتاتے۔ ان کے دل میں
 ایک عجیب سا شوق ہے۔ وہ اپنے
 دل کے راز کو کسی کو نہیں بتاتے۔

عذر
 ہوا وانی البی احسن
 ظل و فیکل مسود ای
 صا دنا سوان یکونکاس
 سے مراد نہیں کہ ان کا چہرہ
 دن میں سیاہ ہو جاتا ہے
 غنی کہ اس کے وقت کا اعتبار
 لازم آتا ہے یعنی علم جلیل
 الشاہ شیخنا اجماع جلیل
 صحت یہ حدیث شریف از
 الشاہ احمد کم مین
 حفظا احمد کم قبل

اسمہ فدیغسل
ان میں خلہا فی وضو
فان احد کمالہ دیں
پن باتت

مغناطیہ
عکس
مغناطیہ
مغناطیہ

نوع العاشر
الافعال الناقصة
نوع العاشر
الافعال الناقصة
نوع العاشر
الافعال الناقصة

نوع العاشر
الافعال الناقصة
نوع العاشر
الافعال الناقصة
نوع العاشر
الافعال الناقصة

والثالث عشر ليس هي لنفي مضمون الجملة في
زمان الحال وقال بعضهم في كل زمان
مثل ليس زيد قائما واعلم ان تقديم اخبار
هذه الافعال على اسمائها جائز بابقاء عملها
مثل كن قائما زيد وعلى هذا القياس في
البواقى وايضا تقديم اخبارها
على نفسها

نوع العاشر
الافعال الناقصة
نوع العاشر
الافعال الناقصة
نوع العاشر
الافعال الناقصة

نوع العاشر
الافعال الناقصة
نوع العاشر
الافعال الناقصة
نوع العاشر
الافعال الناقصة

النوع العاشر
الافعال الناقصة

نوع العاشر
الافعال الناقصة
نوع العاشر
الافعال الناقصة
نوع العاشر
الافعال الناقصة

نوع العاشر
الافعال الناقصة
نوع العاشر
الافعال الناقصة
نوع العاشر
الافعال الناقصة

نوع العاشر
الافعال الناقصة
نوع العاشر
الافعال الناقصة
نوع العاشر
الافعال الناقصة

نوع العاشر
الافعال الناقصة
نوع العاشر
الافعال الناقصة
نوع العاشر
الافعال الناقصة

معنی بر فتح (ایضا) مفعول مطلق فعل مقدمه (ماضی) کا آخ فعل ماضی معروف بنی بر فتح (۱۴۴۴)

کے (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

۱۲۲

ب

منیر اور
مروغ ملا سنی برقع
بوئے اسم کان مؤثر
قائما اسم فاعل
اپنے فاعل سے ملکر شجرہ جلا سمیہ ہو کر مقدم
(زید) اسم مؤخر اور مقدم سے ملکر جلا
اپنے اسم مؤخر اور مقدم سے ملکر جلا
فعلیہ خبر ہو (ن) حرف عطف ہا
بنی برقع ملکی حرف جار بنی برقعون
(ہا) حرف تنبیہ بنی برقعون (ذا)
اسم اشارہ بنی برقعون ہو کر ملا جار مجرور
ملکر ظرف مستقر ہا (ثابت) مقدر کا ثابت
اسم فاعل منیر ہو کر ملکر ملکر
مروغ متصل پوشیدہ فاعل مروغ ملا
بنی برقع راجع ہو کر ملکر ملکر
اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے
ملکر شجرہ جلا سمیہ ہو کر مقدم ہوا (عنا) اسم
مصدر (نی) حرف جار بنی برقعون (الوئی)
بنی برقع ملکی حرف جار بنی برقعون
موصول بنی برقعون

(۴۳) مضف الیہ مجرور علامتی برسکن راجع ہوئے ہذا فعل کا افعال۔ اجزاء مضف اپنے مضف الیہ

[illegible]

عسی کی طرف سے ایک جواب دیا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔

وہ میرا اور صدق
واجب ہے۔ ادا کیا ہے
میرا پیمانہ تو میری
لئے کر دیا ہے۔

ہم نے
اپنے
ہم کو
کے

[illegible]

وَيَنْصِبُ الْخَبْرَ وَيَكُونُ خَبْرَهُ فِعْلًا مُضًا
مَعَهُ أَنَّ وَحِينَئِذٍ لَيَكُونُ بِمَعْنَى قَارِبٌ نَحْوُ
عَسَى زَيْدٌ أَنْ يَخْرُجَ فَرَزِيدٌ مَرْفُوعٌ بِأَنَّهُ
اسْمُهُ وَفَاعِلُهُ وَأَنْ يَخْرُجَ فِي مَوْضِعِ
النَّصْبِ بِأَنَّهُ خَبْرُهُ بِمَعْنَى قَارِبٌ زَيْدٌ الْخَبْرُ
وَيَجِبُ أَنْ يَكُونَ خَبْرُهُ *

لے قولہ و عجاۃ خیر
 فی صلب الخیر۔ عجاۃ خیر
 نفی صلب ہو جسے عسی الخیر
 لفظ منصوب ہو بر وزن افعلی یا اس میں
 اقوال و مشا یہ بروزن افعلی کی شکل میں
 مشرق کی طرح ہے یا درش ہوئی اس میں ہے یا
 چاہے ہے یا درش ہوئی اس میں ہے یا
 کے میں نظر ایک جگہ ہے
 عجاۃ میں داخل ہو کر
 قضائے

اسم عین پر درست امدت
جواب پہا پر معاف قدر
عسی حال زید الخ (ج)
نواہ جانب زید الخ (ج)
زید الخ (ج) عی
بلانڈ پہا عی
میں یا مصدق عی
اسم فاعل (خ) معنی
تمام تو چنان پر فاعل
صفت درست ہے (م)

[illegible]

Handwritten notes at the top of the page, including the number 132 in the top left corner.

Handwritten notes in the margin below the top section.

فليست المطابقة بينهما شرطاً للنوع الثاني
 من النوعين المذكورين ان يرفع الاسم
 وحده وى لك اذا كان اسماً فعلاً مضاعفاً
 مع ان فيكون الفعل المضارع مع ان
 في محل الرفع بانه اسم ويكون عسى حينئذ

Handwritten notes in the right margin, discussing grammatical rules and examples.

Handwritten notes in the right margin, continuing the discussion on grammar.

النوع الحادى عشر
 افعال المطابقة

Handwritten notes in the bottom left margin, providing examples and explanations.

Handwritten notes in the bottom middle margin, providing examples and explanations.

Handwritten notes in the bottom right margin, providing examples and explanations.

Handwritten notes in the right margin, continuing the discussion on grammar.

Handwritten notes in the right margin, continuing the discussion on grammar.

Handwritten notes in the bottom section, providing examples and explanations.

Handwritten notes in the bottom right margin, providing examples and explanations.

کے علاوہ اور
 فعل نہیں کہتے۔
 لغات میں باقی
 کا ایک کبیلہ اور ملک
 مثل کتاب بھاب اور
 اصمعی نے کوئی اٹکا
 اصمعی نے تو مثل خاف
 خوف اجوف وادی بود
 اور بھی اسم فاعل بھی آتا ہے
 اور بوقت کوئی ضمیر
 اور بوقت کوئی ضمیر
 کات بھی بولتے ہیں۔
 کات بھی بولتے ہیں۔
 بضم کاف قوی نہیں۔
 صاحب ساک بہرہ
 افغان متصرف سے قرار دیا ہے
 ہم قولہ فعل مضارع کیونکہ
 سے ظاہر اپنے زد معنی میں
 تو مضارع سے خبر کا قریب
 بحال ہوئے پر مبالغہ مقصود
 کے ساتھ مناسب میں سیل
 کہ کاد حصول خبر کا قریب
 کی خبر دینے کے لئے موقوف ہے
 کہ تا۔ مہ سو اور عمل نہیں
 بغیر ان مہ خبر کا فعل مضارع
 (مہ) کیونکہ اکثر ہے۔
 (ربا) حرف جار معی بر کر
 (مفعول) اسم مقصود حکماً
 مضارع الوجود

کے علاوہ اور
 فعل نہیں کہتے۔
 لغات میں باقی
 کا ایک کبیلہ اور ملک
 مثل کتاب بھاب اور
 اصمعی نے کوئی اٹکا
 اصمعی نے تو مثل خاف
 خوف اجوف وادی بود
 اور بھی اسم فاعل بھی آتا ہے
 اور بوقت کوئی ضمیر
 اور بوقت کوئی ضمیر
 کات بھی بولتے ہیں۔
 کات بھی بولتے ہیں۔
 بضم کاف قوی نہیں۔
 صاحب ساک بہرہ
 افغان متصرف سے قرار دیا ہے
 ہم قولہ فعل مضارع کیونکہ
 سے ظاہر اپنے زد معنی میں
 تو مضارع سے خبر کا قریب
 بحال ہوئے پر مبالغہ مقصود
 کے ساتھ مناسب میں سیل
 کہ کاد حصول خبر کا قریب
 کی خبر دینے کے لئے موقوف ہے
 کہ تا۔ مہ سو اور عمل نہیں
 بغیر ان مہ خبر کا فعل مضارع
 (مہ) کیونکہ اکثر ہے۔
 (ربا) حرف جار معی بر کر
 (مفعول) اسم مقصود حکماً
 مضارع الوجود

کے علاوہ اور
 فعل نہیں کہتے۔
 لغات میں باقی
 کا ایک کبیلہ اور ملک
 مثل کتاب بھاب اور
 اصمعی نے کوئی اٹکا
 اصمعی نے تو مثل خاف
 خوف اجوف وادی بود
 اور بھی اسم فاعل بھی آتا ہے
 اور بوقت کوئی ضمیر
 اور بوقت کوئی ضمیر
 کات بھی بولتے ہیں۔
 کات بھی بولتے ہیں۔
 بضم کاف قوی نہیں۔
 صاحب ساک بہرہ
 افغان متصرف سے قرار دیا ہے
 ہم قولہ فعل مضارع کیونکہ
 سے ظاہر اپنے زد معنی میں
 تو مضارع سے خبر کا قریب
 بحال ہوئے پر مبالغہ مقصود
 کے ساتھ مناسب میں سیل
 کہ کاد حصول خبر کا قریب
 کی خبر دینے کے لئے موقوف ہے
 کہ تا۔ مہ سو اور عمل نہیں
 بغیر ان مہ خبر کا فعل مضارع
 (مہ) کیونکہ اکثر ہے۔
 (ربا) حرف جار معی بر کر
 (مفعول) اسم مقصود حکماً
 مضارع الوجود

کے علاوہ اور
 فعل نہیں کہتے۔
 لغات میں باقی
 کا ایک کبیلہ اور ملک
 مثل کتاب بھاب اور
 اصمعی نے کوئی اٹکا
 اصمعی نے تو مثل خاف
 خوف اجوف وادی بود
 اور بھی اسم فاعل بھی آتا ہے
 اور بوقت کوئی ضمیر
 اور بوقت کوئی ضمیر
 کات بھی بولتے ہیں۔
 کات بھی بولتے ہیں۔
 بضم کاف قوی نہیں۔
 صاحب ساک بہرہ
 افغان متصرف سے قرار دیا ہے
 ہم قولہ فعل مضارع کیونکہ
 سے ظاہر اپنے زد معنی میں
 تو مضارع سے خبر کا قریب
 بحال ہوئے پر مبالغہ مقصود
 کے ساتھ مناسب میں سیل
 کہ کاد حصول خبر کا قریب
 کی خبر دینے کے لئے موقوف ہے
 کہ تا۔ مہ سو اور عمل نہیں
 بغیر ان مہ خبر کا فعل مضارع
 (مہ) کیونکہ اکثر ہے۔
 (ربا) حرف جار معی بر کر
 (مفعول) اسم مقصود حکماً
 مضارع الوجود

بمعنی قرب مثل عسے ان ینخرج زید
 ای قرب خروجہ فلا یتحتاج فی هذا الوجه
 الی الخبر بخلاف الوجه الاول لانه
 لا یتیم المقصود فیہ بدون الخبر فیکون
 الاول ناقصاً والثانی تاماً والثانی کاد
 وهو یرفع الاسم ویضرب الخبر و
 خبره فعل مضارع

اولیٰ ام نہیں۔ غلط ہے۔
 عسی
 اولیٰ ام نہیں۔ غلط ہے۔
 عسی
 اولیٰ ام نہیں۔ غلط ہے۔
 عسی

کے علاوہ اور
 فعل نہیں کہتے۔
 لغات میں باقی
 کا ایک کبیلہ اور ملک
 مثل کتاب بھاب اور
 اصمعی نے کوئی اٹکا
 اصمعی نے تو مثل خاف
 خوف اجوف وادی بود
 اور بھی اسم فاعل بھی آتا ہے
 اور بوقت کوئی ضمیر
 اور بوقت کوئی ضمیر
 کات بھی بولتے ہیں۔
 کات بھی بولتے ہیں۔
 بضم کاف قوی نہیں۔
 صاحب ساک بہرہ
 افغان متصرف سے قرار دیا ہے
 ہم قولہ فعل مضارع کیونکہ
 سے ظاہر اپنے زد معنی میں
 تو مضارع سے خبر کا قریب
 بحال ہوئے پر مبالغہ مقصود
 کے ساتھ مناسب میں سیل
 کہ کاد حصول خبر کا قریب
 کی خبر دینے کے لئے موقوف ہے
 کہ تا۔ مہ سو اور عمل نہیں
 بغیر ان مہ خبر کا فعل مضارع
 (مہ) کیونکہ اکثر ہے۔
 (ربا) حرف جار معی بر کر
 (مفعول) اسم مقصود حکماً
 مضارع الوجود

کے علاوہ اور
 فعل نہیں کہتے۔
 لغات میں باقی
 کا ایک کبیلہ اور ملک
 مثل کتاب بھاب اور
 اصمعی نے کوئی اٹکا
 اصمعی نے تو مثل خاف
 خوف اجوف وادی بود
 اور بھی اسم فاعل بھی آتا ہے
 اور بوقت کوئی ضمیر
 اور بوقت کوئی ضمیر
 کات بھی بولتے ہیں۔
 کات بھی بولتے ہیں۔
 بضم کاف قوی نہیں۔
 صاحب ساک بہرہ
 افغان متصرف سے قرار دیا ہے
 ہم قولہ فعل مضارع کیونکہ
 سے ظاہر اپنے زد معنی میں
 تو مضارع سے خبر کا قریب
 بحال ہوئے پر مبالغہ مقصود
 کے ساتھ مناسب میں سیل
 کہ کاد حصول خبر کا قریب
 کی خبر دینے کے لئے موقوف ہے
 کہ تا۔ مہ سو اور عمل نہیں
 بغیر ان مہ خبر کا فعل مضارع
 (مہ) کیونکہ اکثر ہے۔
 (ربا) حرف جار معی بر کر
 (مفعول) اسم مقصود حکماً
 مضارع الوجود

اور اہل ہند کے مقصود کا ثبوت اس پر موقوف ہے کہ اگر یہ ممکن نہ ہو تو کسی چنانچہ خدا کو اللہ نے اس خلیفہ کو قبول کرنا ضرور ممکن کی جگا اس شعر میں لہر ارجح دکھایا۔ پس ثابت ہوا کہ فی کلا حقہ اثبات کرنا ہے، مہلک فریب اس طرح کی جانبداری سے آیت کو لے کر لاوا بیہ ہے کہ متناقض اس وقت لازم آیا جبکہ ذیل کلام ہے اور فی ایک وقت میں جو کو نہ تا حق سنے دھو شہنشاہ

قلوبہ
 ہو کہ نفی کا ہی اضافہ
 اثبات کر لیں۔ چنانچہ
 ان بعض کلام معنی ہے
 مشہور ہو کر معنی نظم
 عبودیت کیا۔ ان غرضی
 کے بیان کیا۔
 صُلِّ الصَّلَاةُ
 لفظ صُلِّ معنی نہ دے
 لے لے کر معنی نہ دے
 ان الفاظ کا معنی نہ دے
 ان الفاظ کا معنی نہ دے
 قائم مقام جو
 اور ان کے معنی نہ دے
 ان کے معنی نہ دے

[illegible]

مطلقاً لا يفيد معنى النفي وقال بعضهم انه
لا يفيد بل الاثبات باق على حاله و
قال بعضهم انه لا يفيد النفي في الماضي

کا دہن
 یعنی اثبات کہ ان بعض کا یہ سبب
 الخاریکہ ہے اس لئے
 نہیں کہ ماکار و الفیلون
 کا صافیون نے تدریج کی ہے
 کہ ان بعض کا افادہ اثبات کرتی ہے
 نفی کا و مضبوطی کی
 ادا اثبات کا و پوری میں
 چنانچہ دعویٰ ہے
 کہ کارل میں تدریج سے قوی
 کہ کارل میں تدریج سے قوی
 ہوتا ہے کہ حاصل
 ہو گیا۔ تدریج کا حصول
 نہیں ہو سکتا۔

مضافت الیہ کو
کہا کہ بانی علی الخالد
کہ کان اود نفی کے قول سے مراد
مضمون فراشات خدا قول
کے جو علی اثبات خدا قول
نفی کا عدم ہے۔ کان اود
یہ الفاظ بعض معنات الیہ
یعنی اثبات مضمون الیہ
نہیں کہ نفی کا عدم اور اثبات کو
بکار بانی ہے۔ یعنی جس معنات
الہ کے بعض الفاظ ہے۔
مصدر الیہ کو

۱۷۰ قولہ مطلقاً یعنی
 قولہ نفی ماضی پر ہوا مضارع
 حرف نفی کا افادہ کرتا ہے۔
 پر معنی نفی کا افادہ کرتا ہے
 جیسے دیگر افعال پر ہے مثلاً
 صبح ہے ۱۷۱ قولہ نفی کو
 معنی النفی ای نفی کو
 یعنی مضمون خبر کے قریب کی
 نفی کا افادہ کرتا ہے۔ جیسے
 دیگر افعال میں اس سے مضمون
 خبر کی نفی بر طریق مبالغہ لازم
 آتی ہے اس لئے کہ قریب
 کی نفی خود فعل کی نفی سے المبالغہ
 ہوتی ہے۔ جیسے
 مبالغہ

[illegible][illegible]

[illegible][illegible][illegible][illegible][illegible]

اس لئے افعال مقاریہ

جیسے فرمیں مستند
 بیان کرنا ہے اور (حاکم کا)
 جیسے وطن بلایا اللہ تعالیٰ
 قبل الا مائتہ قرعہ
 اور (آلہ) جیسے حدیث
 بخاری میں ہے ان
 یثبت الیام یقتل
 اور (کوس) کہ ان یقتل
 لہی غلامہ ان

ع الشان
حال
ولزم

ہیں مگر میں انشاء
جی سے جیسے انسانوں
افرت عثمکان ملکوتیا
اور علاقے، جیسے اراک
معلقہ نظام من اجینا
ظلم الجار ادلال الجیر
اور رکھتے، جیسے ہیبت
الوصا لقب فی طاقت
الموی۔ اور قوام ہے
لحم و دھنض اللحم

آدمیت تلو
قامت تلو
آدمیت تلو
آدمیت تلو

بہارِ نبی
زینب کی مصفا
بی بی سیدہ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

(۴) موافقت له فی کمال
 موافقت اس بات میں ہو کہ
 ان کی غیر عزت فعل مضارع
 ہو۔ جائز کہ
 خبر ان سے ہو۔
 کلام اس سے
 میں کہ وہ ان سے
 خدائی میں کلام میں
 وادی ان کو علی
 علی میں علی
 الصید بن ای
 احدی علی
 فی ظلم واحد
 حادی بنین من
 یحیی فی من
 بیان کرنا

اوبغیران مثل اوشاک نرید آن یحی
 اویحی و قال بعضهم ان افعال المطاوعة
 سبعة هذه الاربعة المذكورة وجعل
 طبق واخذ هذه الثلاثة مرادفة لکن
 وموافقة له في الاستعمال

النوع الثاني عشر

افعال المدح والذم

اور علاقہ الجار اذلال و ظلم الجار اور رقت الوصا قلب اور رقام بعض اللوم	کہ قولہ جبل بجئے طفق اور طفق بجئے اخذ اور اخذ بجئے شریع آئے ہے یعنی تینوں بمعنی شریع آئے ہیں	و بالاعتبار اجابت و سوال اسال وال سوال و کسر وال ہموار لغت مجموعہ فاضل	معنی ہیں ایک دوسرے کہہ چکے ہیں اصطلاح میں اس نفذ کو کہتے ہیں جو دوسرے نفذ کیا ہے میں شریع ہو و
--	---	---	--

المعنى
قامت تلوهم
آدنة - اسی طرح (کجایں)
نافقة - اور (قبل، اور) الحال)
اور (ن فی) اور (قدیم)
اور (حال) اور (مبتدا)
اور (خال) اور (شارف)
واذ خلف) اور (زلف)
اور (اشقی) اور (خبیث)
لقد (استغنی) اور (انفک)
لقد (سھن) اور (انوری)
اور (تشبہ) اور (امور)
اور (قوت) اور (قاب)
لاور (عستی) اور (شیء)
(خالق) کیسا کہ معنی

[illegible]

اسمطون سے طرہ مضامین آئے۔ مضامین اپنے مضامین الہ سے طرہ۔ جتنا ابھی جبر سے طرہ ابھی جبر سے طرہ۔

Handwritten marginal notes at the top of the page, including the number 133 in the top left corner.

Handwritten marginal notes on the left side, above the main text block.

وَهُيَ الرَّبْعَةُ الْأُولَى نِعْمَ أَصْلُهُ نِعْمَ بَفَتْحِ
 الْفَاءِ وَكَسْرِ الْعَيْنِ فَكَسْرُ الْفَاءِ أَتْبَاعًا
 لِلْعَيْنِ ثُمَّ اسْكَنْتِ الْعَيْنُ لِلتَّخْفِيفِ فَصَارَ نِعْمَ
 وَهُوَ فَعْلٌ مَدْحٌ وَفَاعِلُهُ قَدْ يَكُونُ اسْمًا جَنْسًا
 مَعْرُوفًا بِاللَّامِ مِثْلُ نِعْمِ الرَّجُلِ نَزِيدٍ

Handwritten marginal notes on the right side, above the main text block.

Handwritten marginal notes in the bottom left corner.

Handwritten marginal notes in the bottom middle-left corner.

Handwritten marginal notes in the bottom middle-right corner.

Handwritten marginal notes in the bottom right corner.

Handwritten marginal notes along the bottom edge of the page.

Handwritten marginal notes at the very bottom of the page.

Extensive handwritten marginal notes on the far right side of the page, continuing the linguistic discussion.

[illegible][illegible]

کتابخانه عمومی
مکتبہ اسلامیہ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

(۱۳) یہاں پر حضرت علیؑ کی طرف سے ایک خط لکھا ہے جس کا ترجمہ درج ذیل ہے:

الى لمعرف باللام نحو نعم صاحب الرجل
 زيد وقد يكون ضميراً مستتراً مميّزاً
 بنكرة منصوبة مثل نعم رجلاً زيد
 والضمير المستتر عائداً الى معهوى
 ذهني وقد يحذف المخصوص نادراً
 عليه قرينه مثل نعم العبد اي نعم
 العبد ايوب القرينة

اسی طرح تمام
خداوند کے
میں اس کی دودھ

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله
والحمد لله رب العالمين

۱۰ قوله
 ضیاء مستنیر
 جگر اختصار مطلوب
 نسبت نعم الرحمن
 زینب یا جگر
 مختصر یا جگر
 یا جگر یا جگر

[illegible]

مجلسه اول
در تاریخ ۱۳۰۲ هجری قمری
روز پنجشنبه
ساعت ۴ عصر
در محل اجتماع
آقایان و حضرات

[illegible]

۱۔ انسان ہندو و کلا
 ۲۔ ہنوت افعل و کان
 ۳۔ ہنوت افعل و کان
 ۴۔ ہنوت افعل و کان
 ۵۔ ہنوت افعل و کان
 ۶۔ ہنوت افعل و کان
 ۷۔ ہنوت افعل و کان
 ۸۔ ہنوت افعل و کان
 ۹۔ ہنوت افعل و کان
 ۱۰۔ ہنوت افعل و کان

[illegible]

سِيَّاقُ الْآيَةِ وَشَرْطُ الْمَخْصُوصِ أَنْ يَكُونَ بَقَاً
لِلْفَاعِلِ فِي الْأَفْرَادِ وَالتَّثْنَةِ وَالْجَمْعِ وَالتَّكْثِيرِ
وَالثَّانِيثِ مِثْلَ نَعَمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ وَنَعَمَ الرِّجَالُ
الزَّيْدَانِ وَنَعَمَ الرِّجَالُ الزَّيْدُونَ وَ
نَعِمَتِ الْمَرْأَةُ هِنْدٌ وَنَعِمَتِ الْمَرْأَتَانِ الْهِنْدَانِ
وَنَعِمَتِ النِّسَاءُ الْهِنْدَانُ

لے قولہ
سیاق۔ اگر یہ بیانے
موصوفہ ہو۔ تو بمعنی ماقبل ثانی ہوتا
ہے۔ اور اگر لے ثنناہ تثنائی ہو
تو بیخبر مابعد ثانی ہوتا ہے۔ اور کسی بیخبر
(روش) آتا ہے۔ اس تصریح پر ماقبل
ثانی اور مابعد ثانی دونوں
شامل ہوتا ہے

مستقل ہو تا ہے چاہیے انکشاف
کے لیے اس میں اس قدر توانائی
مشتاقان کے لیے۔ اگر تھوڑی سی
کے لیے اس میں اس قدر توانائی
مستقل ہو تا ہے چاہیے انکشاف
کے لیے اس میں اس قدر توانائی
مشتاقان کے لیے۔ اگر تھوڑی سی
کے لیے اس میں اس قدر توانائی

صاحب
حضرت ابوبکر علیہ السلام
کے حق میں وارد ہے اور اپنی قوم پر
کرمشوم (الربوب) محذوف ہے۔ جو
فعل العبد کے بعد (الربوب) کے محذوف چلے
مفصوم بالمرأ (الربوب) میں اگر
پر ملاکت نہیں کرتا ہیں اگر
سیاق بمعنی بالمرأ
(م)

لکھنؤ، اقلیت کے حق میں، ایک نیا دور شروع ہو گیا ہے۔

[illegible]

<p> (رقیہ صفحہ ۱۵) صفت توصف مقدر (اللفظ) صفت توصف سے ملکر مضاف الیہ اپنی صفت سے مضاف الیہ سے مضاف اپنے مضاف الیہ سے (آن) (ناصبہ موصول فعل مرفوعہ میں بسکون (یکون) صیغہ جمع مجزوء خاص بارزہ مضاف مضاف الیہ سے مضاف واحد کر فعل ناقص (صیغہ مرفوعہ مفعول </p>	<p> بسکون (الافعال) مرفوز مرفوع مع مجزوء لفظا مفعول علم (د) حرف عطف مبنی بر رفع (المتشبیہ) مرفوز مرفوع مع مفعول مجزوء لفظا (د) حرف عطف مبنی بر رفع الجمع) مرفوز مرفوع مع مفعول </p>	<p> شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر بیكون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ علیہ ہو کر صلہ ان موصول مرفوع مل کر اولیٰ مرفوز ہو کر مرفوع صلہ سے مل کر اولیٰ جملہ اسمیہ جملہ اسمیہ اپنے جملہ ہوا (فعل) خبر مفعول یا مستند لفظ مرفوز مرفوع مع مرفوع لفظ فعل الرجل (مذید) </p>	<p> جملہ اسمیہ مرفوعہ (نقص) ماضی معروف صیغہ واحد کر غالب فعل مرفوع (الرجل) مرفوز مضاف الیہ فعل ناقص جملہ علیہ انشاء ہو کر خبر مرفوع مرفوز مضاف سے مل کر (مذید) مرفوز مضاف سے مل کر مفعول یا مستند مقدم خبر ہو کر خبر ماضیہ اولہ جملہ اسمیہ ماضیہ اولہ ماضیہ اولہ جملہ اسمیہ ماضیہ اولہ ماضیہ اولہ </p>
--	---	--	---

(و) حرف عطف یعنی بر
 بر فتح (المتن کنون) موز
 منفوت مع عطف موز
 فقط (و) حرف عطف
 یعنی بر فتح (المتن آیت)
 موز منفوت مع عطف
 مجوز فقط عطف علیہ
 این تمام عطف قاتل
 ل کبر مجوز جاز مجوز ملکر
 حرف مجوز و مع عطف
 اسم تامل یعنی فاعل
 دون طرف تامل
 مل ک
 مصاف (و) حرف عطف
 معصوف علی مجوز تقدیر
 اسم مقصود علی حرف عطف
 معصوف علی (و) حرف عطف
 بر فتح فقط البرجلان الزیدان
 اسم مقصود علی مجوز تقدیر
 (و) حرف عطف یعنی بر فتح
 الرجال الزیدان اسم مقصود
 علی مجوز تقدیر معصوف (و) حرف
 عطف یعنی بر فتح زعمت المرأة
 عطف علی مجوز تقدیر
 هندی اسم مقصود علی مجوز تقدیر
 معصوف (و) حرف عطف
 بر فتح زعمت العبدان
 المعبدان (و)

[illegible]

۱۰۔ کمالیہ سائنس پیمانی

المفعول ثان
 متنبہ مرفوع بالفاعل قبل
 مفتوح فاعل - نعمت فعل اپنے
 فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ
 ہو کر خبر مقدم - (الھندکان)
 متنبہ مرفوع بالفاعل قبل مفتوح
 مفعول بالمرح مبتدائے مؤخر
 مفعول مؤخر اپنے خبر مقدم سے ملکر
 مبتدائے مؤخر بنا - یا درجہ
 جملہ اسمیہ خبریہ ہوا - یا درجہ
 انشائیہ خبریہ - نعمت
 ماضی معروف مبنی بر فتح و فعل
 صیغہ واحد مؤنث فاعل
 (النساء) جمع کسر منصرف
 مرفوع نظر فاعل - نعمت فعل
 اپنے فاعل سے ملکر جملہ تعظیہ
 ہو کر خبر مقدم

ترکیب
صفحہ ۵۰

ب
۱۵۰
بالدع مبتدائے مؤخر۔ مثلاً
مؤخر اپنی خبر مقدم کا
جملہ اسمیہ خبر پہ ہوا۔ کیا
تبرکب سائبی دو جملے اضافیہ
و خبریہ یہ یاد رہے کہ دو جملے
کرنے کی صورت میں مخصوص
بالدع کے فاعل ذکر ہوئے
پر مبتدائے محذوف ضمیر (خو)
آؤگا۔ اور متنبہ ہونے پر (ھم)
اور جمع مذکر ہونے پر (وہی)
اور واحد مؤنث ہونے پر (ہی) اور
جمع مؤنث ہونے پر (ھن)
کے پیش

بئس الرجل زيد وبئس صاحب الرجل زيد وبئس رجلان لزيد وبئس لرجال لزيون وبئست امرأة هند

بئس الرجل زيد وبئس صاحب الرجل زيد وبئس رجلان لزيد وبئس لرجال لزيون وبئست امرأة هند

والثاني بئس وهو فعل ماصلة ببئس
 من باب علم فكسرت الفاء لتبعية العين
 ثم أسكنت العين تخفيفاً فصارت بئس
 وفاعله أيضاً أحد الامور الثلاثة المذكورة
 في نعم وحكم المخصوص بالذم بحكم المخصوص
 بالمدح في جميع الاحكام المذكورة مثل
 بئس الرجل زيد وبئس صاحب الرجل زيد
 وبئس رجلان لزيد وبئس لرجال لزيون
 وبئست امرأة هند

بئس الرجل زيد وبئس صاحب الرجل زيد وبئس رجلان لزيد وبئس لرجال لزيون وبئست امرأة هند

بئس الرجل زيد وبئس صاحب الرجل زيد وبئس رجلان لزيد وبئس لرجال لزيون وبئست امرأة هند

بئس الرجل زيد وبئس صاحب الرجل زيد وبئس رجلان لزيد وبئس لرجال لزيون وبئست امرأة هند

بئس الرجل زيد وبئس صاحب الرجل زيد وبئس رجلان لزيد وبئس لرجال لزيون وبئست امرأة هند

النوع الثاني عشر افعال المذكر والمؤنن

بئس الرجل زيد وبئس صاحب الرجل زيد وبئس رجلان لزيد وبئس لرجال لزيون وبئست امرأة هند

مستوفی حج و افروز اخلاقی
 قائل فعل دوم اپنے قائل سے
 مل کر جو فضیلت ان کے ہر ایک خیر
 مقدم (زید) مستوفی و مستوفی
 حج و افروز اخلاقی قصوں بالذم
 مبتلائے کوئی مبتلائے کوئی
 اپنی خیر مقدم سے مل کر جو ایسے
 خیر ہر ہوا ایسا ایسا
 فعل قائل سے مل کر جو ایسے
 ان کے ہر ایک خیر اپنے
 مبتلائے کوئی مبتلائے کوئی
 مل کر جو ایسے خیر ہر ہوا

نام
 میں توجہ زن کی طرف
 اشارہ ہو اور وہ فرق پری
 چا کر بدش صفت انسانے
 نام میں مستحق ہوتا ہے۔
 نام کہ وہ انسانے
 مخلات ساء کہ وہ فرق پری
 فرق اندازہ بالزم و فرق پری
 فرق و کہ فی جمع و وجہ
 کہ سوال۔ وجہ کہ
 کہ استعمال۔ کہ مال کہ
 سے روایہ ہے کہ مال کہ
 اللہ ہو یا نبوت یا لام کی
 حق ہو یا حق ہو یا حق ہو
 حق ہو یا حق ہو یا حق ہو
 منسوب کے ساتھ تکرار ہو۔ اور
 خصوصی بالذکر ہو۔ اور
 فرق و فرق

[illegible]

<p>۱۔ قولہ ساء۔ مراد اس سے وہ (ساء) محبوب اللہ نے ذمہ کئے آتا ہے۔ یقیناً اس لئے لکھا کہ (ساء)</p>	<p>۲۔ وہ افعال ذمہ سے نہیں (ساء) اصل میں (سواء) تھا۔ جسے خوف میں</p>	<p>۳۔ خوف (ادب) و انکسار (عقل الف سے بدل کیا)۔ قولہ و خوف میں صرف نہیں کہہ سکتے ہیں کہ وہ</p>
---	---	--

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible][illegible]

مجموعہ
مخصوص فیروز خان
بعض کے نزدیک اسی ترکیب
میں رفاہی کی اہمیت

مجلس

[illegible]

وَحَبَّ لَا يَتَقَصَّلُ عَنْ ذَا فِي لَا اسْتِعْمَالُ وَ
هَذَا يَقَالُ فِي تَقْرِيرِ الْأَفْعَالِ حَبَّذَ أَوْ كُوهَ مَرَّادُ
لنعم فاعله ذَا والمخصوص بالمدح مذكور بعد
وَأَعْرَابُهُ كَأَعْرَابِ مَحْضُوعٍ نِعَمَ فِي الْأَوْجُهَيْنِ
الْمَذْكُورَيْنِ لَكِنَّهُ لَا يَطَابِقُ فَاعِلُهُ فِي الْأَوْجُهَيْنِ
الْمَذْكُورَيْنِ مِثْلَ حَبَّذَ اسْتَرِيدُ

[illegible][illegible][illegible]

سلطان و خدیوہ الرجال
 مخصوص کا یا صاحب
 کے سلطان مخصوص کا فعل
 آئے گا۔ اور جبکہ مخصوص
 ہونے والا یا ہونے والا
 کی طرف متعلق نہ ہو۔ تو
 البتہ اس لازم نہ آئے گا۔
 میں نے ذکر کیا ہے کہ اس میں
 مخصوص نہیں۔ تو مخصوص کا
 قائل کیا کہ البتہ اس میں

(۱) اگرچہ کہ یہ ایک عجیب و غریب واقعہ ہے، لیکن اس کی وجہ سے اس شخص کی زندگی میں جو تبدیلی آئی، وہ اس کی وجہ سے ہوئی۔
 (۲) اس شخص کی زندگی میں جو تبدیلی آئی، وہ اس کی وجہ سے ہوئی۔
 (۳) اس شخص کی زندگی میں جو تبدیلی آئی، وہ اس کی وجہ سے ہوئی۔
 (۴) اس شخص کی زندگی میں جو تبدیلی آئی، وہ اس کی وجہ سے ہوئی۔
 (۵) اس شخص کی زندگی میں جو تبدیلی آئی، وہ اس کی وجہ سے ہوئی۔
 (۶) اس شخص کی زندگی میں جو تبدیلی آئی، وہ اس کی وجہ سے ہوئی۔
 (۷) اس شخص کی زندگی میں جو تبدیلی آئی، وہ اس کی وجہ سے ہوئی۔
 (۸) اس شخص کی زندگی میں جو تبدیلی آئی، وہ اس کی وجہ سے ہوئی۔
 (۹) اس شخص کی زندگی میں جو تبدیلی آئی، وہ اس کی وجہ سے ہوئی۔
 (۱۰) اس شخص کی زندگی میں جو تبدیلی آئی، وہ اس کی وجہ سے ہوئی۔

اے قولہ یعنی دوبارہ سے
 قبلہ۔ نیز خلیا مثل نعمت
 فرق یہ ہے کہ خلیا میں تین
 مخصوص ہے نیز اور مخصوص
 کے بعد دونوں طرح آتی ہے
 بخلاف نعمت میں
 خصوص نہیں ہے۔

[illegible]

(Faint handwritten notes at the bottom of the page, likely bleed-through from the reverse side.)

مقدمہ سے مکمل فاصلہ حاصل کرنا اور اس کے بعد سے مکمل طور پر

ایک منبر لے کر (حجب) فعل واحد مکرر غائب محال

[illegible]

برای این که...

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

Jan 25

[illegible]

۱۴۶۴) کتب فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خرقہ دم (ذیل) ترکیب سابق مخصوص المرح جبکہ اے وغیرہ جملہ اے مخزانی خرقہ دم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا یا۔ بطریقہ علوم و جملہ اول فعلیہ انشائیہ دم اسمیہ خبریہ (موجب) فعل مع بنی برفع (ذی) ام اشارہ مبنی برفع مرفوعہ علامیز (رجل) ترکیب سابق خبریہ۔ میز بنی خبریہ سے مل کر فاعل

147

أمّا الثلاثة الأول فحسبتُ وطننتُ و
 خلتُ مثل حسبتُ زيداً فاضلاً وطننتُ
 بكراً نامئاً و خلتُ خالداً قائماً وطننتُ اذ
 كان من الظنّة بمعنى التهمة لم يقض المفعول
 الشاكلة مثل ظننتُ زيدا اء اظننتُ اء أمّا الثلاثة

<p>فطنت و خلعت ہیں۔ سوال افعال تک کو افعال یقین پر ذکر میں کیوں مقدم کیا جواب کیونکہ</p>	<p>میں مقدم ہوا اور میں علم کو کہ میں میں مقدار خاتم میں ہوتا اور میں یا مقدم ہوا میں علم کہ میں</p>	<p>دووں آری ہے۔ سوال افعال کو بلفظ ماضی تعبیر کیا بلفظ مضارع تعبیر کیوں نہیں کیا جواب کیونکہ ماضی استقبال اور حال پر مقدم ہوتا ہے۔</p>
--	--	---

[illegible][illegible]

[illegible]

عکس
عکس
یعنی انحال قلوب سے
ایک فعل یعنی ادخل میں
مشارکت ہے۔ ادخل استعمال
ہے لیکن فعل میں انکار استعمال
ہو رہا ہے۔ اور یہی سبب ہے کہ
اسے "فعل عکس" کہتے ہیں۔
"عکس" یعنی "عکس" ہے۔
ماقود ہے۔ اس لئے کہ یہ
بندوں کے برحال پر پردہ
دوانا اس کی شان ہے۔
یہاں طور کے دنیا میں لوگوں سے
خفی رکھنا ہے اور آخرت میں
انہیں عکس میں

[illegible][illegible][illegible]

لَوْنًا عَازِلًا وَرَاقِدًا. اِنْخِصَارُ
 نَاقِطَاتِهِ كَمَا يَفْعُولُ اَوَّلُ
 اَلَّذِيْنَ يَفْعَلُوْنَ بِهَا اَلْحَمْدُ
 لِهَيْمٍ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ جَدُّ
 مَعْقُولِ اَوَّلِ بَرٍّ رَجُلِهِمْ
 مَعْقُولُ سَهْمٍ اَوَّلِ بَرٍّ رَجُلِهِمْ
 كَمَا فَعَلَتْ عَلَيْهِ اَوَّلُ
 عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَوَّلُ
 قَلْبِهِ شَيْءٌ اِنَّا بِلَهْلَا
 يَرْكَبُ اَوَّلُ بَرٍّ رَجُلِهِمْ

عالیٰ نہیں سمجھتا کہ اس مطلق علم
 حق کا اضافہ کسے کیسی
 طرح مفید ہو گا۔ البتہ علم حق
 اور حق خاص کے ساتھ جو حق
 ہو تا نہیں جانتا تو علم خاص
 اور حق خاص کا اضافہ کسے
 کیسی مفید ہو گا۔ اہل علم
 خاص و حق خاص کا اخبار
 اس وقت ہو گا جبکہ حکمت
 اور ظننت کے دونوں
 معقول مذکور ہیں یا ضرورت
 ہوں تو دونوں پر قرینہ صلاحت
 کو تا جو مادہ جیسا کہ مذکور
 ہے قرینہ دلائل کو تا جو مطلق
 علم و حق کے ساتھ اخبار ہو گا
 جو علیٰ طریقہ حق و حق

وفي هذه الأفعال لا يجوز الاقتصار على
 أحد المفعولين لأنهما كاسم واحد
 مضمونهما معاً مفعول به في الحقيقة
 وهو مصدر المفعول الثاني المضاف الى
 المفعول الاول انى معنى علمت زيداً افاضلاً
 علمت فضل زيد فلو حذف أحدهما كان

[illegible]

حکمران کی حیثیت سے اس الفاظ پر غور ضرور فرمائیے۔ قال رسول ﷺ: **پہلے اپنے کام کا علاج دو، مرنے سے پہلے نیکو عمل کر، یہ محکمہ فائدہ مند ثابت لگے ہوا۔**

[illegible][illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم (مقدم)

[illegible][illegible][illegible][illegible]

(۴۱۴) مفرد منفرد معوج مجرور فاعلاً متضایہ مضان اپنے مضان الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور سے ملکر ظرف لغو۔ (ولی اسم تفضیل اپنے فاعل و ظرف لغو سے ملکر معطوف علیہ

[illegible]

(۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

[illegible]

مكتوبه
بنی

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

(۱۷) ج ۲ صفحہ ۲۸۱
 بعض نثری ایسے مقام پر
 آفریں مونی کہتے ہیں جیسے
 خداوند نے صوفیہ صوفی
 میں زیادہ اہم نے فریک میں
 لکھنا علی اہم نے فریک میں
 اگر یہی اختیار کرے۔ اور
 کہ اس کے مطابق تو ہے۔ اور
 ابتدا سے کتاب میں کہیں کہیں
 قول اول کے مطابق تو ہے کہیں
 ہے۔ اور قائل ۱۵۲ نمبر میں
 کی طرف فعل یا اس فعل کی
 اسناد ہو۔ اس سے مراد
 المفعول یا
 مفعول پر کہہ کر کہ بر وقت
 بیان تقدیری بھی مقاب
 ہے۔ یا اس وجہ
 اس

مغفول بہ کہ کو کبر و قدرت
بیان تقدی ہی مباد و مآ
ہے۔ بایں دو کہ مغفول بہ کے
ماسوا مغان علی الامم اور مغفول
دروں کا عام ہیں۔ کبر و عظمت
مغفول سے مغفول بہ بلا
واسطہ حرف و بہاد و مآ
کہ کو کہ مغفول بہ بلا واسطہ حرف
جی فعل تقدی کے
فصوص نہیں اس کے
جاوہر و جو فعل سے
ہو اس کا جوہر مغفول

يُرفعُ على الفاعل نحو قام وضرب زيد وما إني إكأن
متعدياً في نصب المفعول أيضاً مثل ضرب
زيد عمراً ولا يجوز تقديراً ليم الفاعل على
الفعل بخلاف المفعول فإنَّ تقدُّمَهُ عليه
جائز ولا يجوز حذف الفاعل بخلاف
المفعول فإنَّ حذفه جائز نحو ضرب
زيد والثاني المصداق

~~الاول~~

(۱) **القیاسیہ**
 بڑا سطر حرف جبر عملاً
 منصوب ہوتا ہے۔ چلیے
 صحت بزیل میں (زید)
 کہ جو وہ نظماً اند مغول بہتر
 عروج منصوب عملاً کہلاتا ہے۔
 اگرچہ صورت (نقل لائے
 اند مغول بہتر ہے
 اس میں جس کے مولد پر
 اس کے تابع ہوتا ہے
 (۲) **زیدیہ**
 کہ جو وہ نظماً اند مغول بہتر
 عروج منصوب عملاً کہلاتا ہے۔

فصل الحوام
 الفصل
 بعد اعلان میں فصل کی
 ہو تا کہ اگر فصل میں اعلان
 فصل میں نہیں ہو تا تو فصل میں بھی اود
 اعلان ہو تا جسے فصل میں
 قوام میں بھی ہو تا اس کے بعد
 اود قوام میں اعلان نہیں ہو تا۔
 فصل کی کیا گیا۔ حالانکہ فصل میں بھی
 اود اعلان کا قبل و بعد ہو تا۔
 فصل کو اعلان ہے۔ اود اعلان کا
 ہو تا ہے۔ اود اعلان کا
 فصل کو اعلان ہے۔ اود اعلان کا
 فصل کو اعلان ہے۔ اود اعلان کا

<p>لے قولہ برفع الفاعل یعنی اس فعل فاعل کو رفع کرتا ہے۔ نقطا جیسے فاعل زید و مضاف بہ ہوئی تقدیر جیسے مضاف بہ ہوئی یا جلا علیہ</p>	<p>نقطا جیسے اوستا یا فاعلیت علی کہ اس میں اسم جملات کئی بالذات</p>	<p>وینے ہی قول اکثر ہے اور جو محمول وینے ہی کے نزدیک کئی بالذات میں اسم جملات کو جو مفعول نقطا اور رفع نقطا کہیں کہیں آتی جانشین اوصاف کہیں کہیں آتی جانشین اوصاف کہیں کہیں آتی جانشین</p>
--	---	--

انفاعل - استغفار

۱۔ اور ثلث کان میں رغنہ کا تائید فاعل
 ۲۔ مقدم ہے جس طرح فاعل کی طرح
 ۳۔ تقدیم جائز نہیں اسی طرح
 ۴۔ ہے کہ فاعل کی طرح
 ۵۔ کے مسلک پر مبنی ہے اور ان کے
 ۶۔ تقدیم فاعل کی تقدیم بھی جائز
 ۷۔ ہے۔ بلکہ بعض صورتوں میں مفعول کی
 ۸۔ تقدیم واجب ہوتی ہے (ص ۱۲)

[illegible]

[illegible]

۲۰
 ملاحظہ فرمائیے کہ یہ قولہ البصیرون بصری
 یا کسی چیز ہے۔ اور یہ بصیر
 کی طرف میں کو خلافت فاروقی نے
 نام ہے جس کو خلافت فاروقی نے
 میں عینہ بن عقیل (اسلامی)
 کے ہیں یا ابو اسحاق (اسلامی)
 یا ایک قاضی مسکو کے ہیں
 اور خاندانہ نامی قاضی
 ہیں جو ابو اسحاق کے ہیں
 قتال غزوہ بدر میں
 اسکی زمین اسکو نصیب ہوئی
 نہیں ہوئی اسکو نصیب ہوئی
 نصیب اور اسکی زمین
 میں نصیب ہوئی

ادخل فی ذلک و یصل الیہ -
مصدر کا مفہوم ایک چیز نہیں ہے
وہ صورت ہے۔ اور مفہوم فعل
یعنی چیزیں صورت۔ زمان
فعل۔ اور ایک نئی چیز نہیں
یعنی ہے تو مصدر فعل کے اصل
ہوگا۔ دلیل اسم اگر مصدر
فعل سے مشتق ہو تا تو اس کا
دول میں یہ نسبت فعل زیادت
ہوئی کہ مشتق نہ کے دول ہے
مشتق کا دول زیادہ ہو گا تا
حالہ کہ مصدر کا دول صرف ایک
حالت ہے اور فعل کا دول
تین چیزیں۔ اور ایک نئی چیز
ہو تا ہے نہ از اد۔ تو مصدر
فعل سے مشتق نہ ہوگا۔

[illegible]

وَهُوَ اسْمٌ حَدَّثَ شِدَّ اشْتِقَ مِنْهُ الْفِعْلُ وَإِنَّمَا
سَمِيَ مَصْدَرًا لِصَدْرِ الْفِعْلِ عَنْهُ فَيَكُونُ مَحَلًّا
لَهُ قَالَ لِبَصْرِيِّونَ إِنْ لَمْ يَصِدْ أَصْلُ الْفِعْلِ
فَرَعَ لَا سِتْقَالَ لَهُ بِنَفْسِهِ عَنْهُ حَتَّى يَجِبَ
إِلَى الْفِعْلِ بِخِلَافِ الْفِعْلِ فَإِنَّهُ غَيْرُ مُسْتَقِلٍّ بِنَفْسِهِ
وَحَتَّى جَاءَ إِلَى الْأَسْمِ وَقَالَ لِكُوفِيِّونَ إِنْ الْفِعْلُ
أَصْلٌ وَالْمَصْدَرُ فَرَعَ لَا عِلَالَ الْمَصْدَرِ

[illegible][illegible][illegible]

[illegible][illegible][illegible]

(اختشوش) فعل ماضی میں
 اعلان نہیں ہوا اور اس کے
 مصدر (اختشیشات) میں
 اعلان ہوا ہے۔ دلیل دوم
 کہ جواب یہ ہو سکتی ہے کہ
 اسم مفعول کی اصلیت سے اگر
 مراد یہ ہے کہ وہ اشتقاقی کیا
 کے لئے اصل ہوتا ہے تو یہ بات
 صحیح نہیں کیونکہ اس تعبیر پر
 قائم اسے کہ اگر اشتقاقی کیا
 (زید) میں زید دوم ہوا کیونکہ
 زید اول سے جو مراد ہے اشتقاق
 ہوا اور یہ اشتقاق
 ہوا نفس

[illegible]

بأعلا له وصحته بصحته نحو قائم قياماً و
قاوم قوامةً أعل قياماً بقلب الواو فيه ياء
نقلب الواو الفاني قائم وصح قواماً للصحة قائم
ولا شك ان دليل البصريين يدل على أصالة
المصدر مطلقاً ولي لكونين يدل على
أصالة الفعل في الأفعال فلا تلزم منه أصالة
مطلقاً ولو كان هذا القدر يقتضي الأصالة

<p>۱۔ قولہ باعلالہ۔ یعنی کوفتہ فعل کی حالت پر مبنی نہیں ہے بلکہ آن میں سے ایک ہے۔ مصنف نے اسکو مبنی ہونے کی بنا پر اختیار فرمایا۔ اس دلیل کی تفصیل یہ ہے</p>	<p>۲۔ و چونکہ افعال پر تو موقوف ہے یعنی اگر افعال فعل کے افعال کہ موصود کا میں بھی نہیں ہوتا۔ تو قادر تھا</p>	<p>۳۔ افعال پر موقوف ہے یعنی اگر افعال فعل کے افعال کہ موصود کا میں بھی نہیں ہوتا۔ تو قادر تھا</p>
--	---	--

اصالت سے یہ ارادہ کیا کہ وہ اس اصل پر تاجر کا نام اصالت الدوسٹے یا دیگر اصالت میں ہے نہ اصالت از دوسٹے کا جواب یہ ہے کہ مصلحت مجھے کہ جس کو ہتھیار میں ہتھیار میں ہتھیار ہے اور وہ کہ جس کو ہتھیار ہے

[illegible]

[illegible]

ملفوظات مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دہلی

يلزم ان يكون يَعِدُ بالياءِ وَ اَكْرَمُ متكلمًا
 بالهزرة اصلاً و باقى الامثلة فرعاً و لا
 قائل به احد اعلم ان المصدِرَ يَعْمَلُ
 عمل فعله فان كان فعله لازماً فيرفع
 الفاعل فقط مثل اعجبنى قيام زيد

[illegible]

و ان کان متعد یا فیرفع الفاعل وینصب
 المفعول نحو اعجبنى ضرب زید عمر افریدنی
 المثالین مجرور لفظا لاضافة المصدر اليه
 و مرفوع معنی لانه فاعل وهو علی خمسة
 انواع

اول من مفعول متعد
 ثانی من مفعول متعد
 ثالث من مفعول متعد
 رابع من مفعول متعد
 خامس من مفعول متعد
 سادس من مفعول متعد
 سابع من مفعول متعد
 ثامن من مفعول متعد
 تاسع من مفعول متعد
 عاشر من مفعول متعد

وان کان متعد یا فیرفع الفاعل وینصب
 المفعول نحو اعجبنى ضرب زید عمر افریدنی
 المثالین مجرور لفظا لاضافة المصدر اليه
 و مرفوع معنی لانه فاعل وهو علی خمسة
 انواع

اول من مفعول متعد
 ثانی من مفعول متعد
 ثالث من مفعول متعد
 رابع من مفعول متعد
 خامس من مفعول متعد
 سادس من مفعول متعد
 سابع من مفعول متعد
 ثامن من مفعول متعد
 تاسع من مفعول متعد
 عاشر من مفعول متعد

اول من مفعول متعد
 ثانی من مفعول متعد
 ثالث من مفعول متعد
 رابع من مفعول متعد
 خامس من مفعول متعد
 سادس من مفعول متعد
 سابع من مفعول متعد
 ثامن من مفعول متعد
 تاسع من مفعول متعد
 عاشر من مفعول متعد

کتاب الایمان فی بیان
 کو قیاس کو چاہئے کہ بیان
 اسم مصدر لفظ اسم مفعول
 وہ اسم ہے جو مصدر کے واسطے
 وضع کیا گیا ہو یعنی مصدر کا
 ہو چھبے نظر و وضو اور
 وصلو الخ کہ اول فعل کا
 وصلو الخ کہ اول فعل کا
 نام ہے اور اسم طرح عمل کر
 یہی مصدر کی طرح عمل کی جی
 مگر بقلکت اور اس کی جی
 مصدر کی طرح عمل نہیں ہوتا
 مضاف ہوتی باللام مجرور
 اسم مصدر لازم اور متعدی ہوتا
 میں مصدر کا تاج ہے لازم
 میں مصدر کا تاج ہے لازم

الضمان
 من الاعمال القیاسیہ
 انشاء ہے جو فاعل کے
 اس عطا کا اسم مصدر ہے اور
 فان شرب من ظاہر ہوا کہ
 جیسا کہ من الفروع میں دیکھا
 اول ہے اور من ظاہر ہوا کہ
 کا نام ہے اور من ظاہر ہوا کہ
 کلام مصدر ہے اور من ظاہر ہوا کہ
 ہند او ہی مصیبت ہے
 کوکانا ہند او ہی مصیبت ہے
 کا مفعول ہے

۱- محمد بن علی
 ۲- محمد بن علی
 ۳- محمد بن علی
 ۴- محمد بن علی
 ۵- محمد بن علی
 ۶- محمد بن علی
 ۷- محمد بن علی
 ۸- محمد بن علی
 ۹- محمد بن علی
 ۱۰- محمد بن علی

14-

[illegible]

أحدهما أن يكون مضافاً إلى الفاعل
ويذكر المفعول منصوباً كامثال المذكور
وثانيهما أن يكون مضافاً إلى الفاعل ولم يذكر
المفعول نحو عجبت من ضرب يد ثالثهما أن
يكون مضافاً إلى المفعول حال كونه مبنياً
للمفعول لقائم مقام الفاعل نحو عجبت
من ضرب يدي من أن يضرب زيداً و
رابعهما أن يكون مضافاً إلى المفعول ويذكر
الفاعل مرفوعاً نحو عجبت من ضرب اللص الجدار

یہ ہوا ہوگا۔ خاص طور پر اسلام کی
قولہ مضافاً الیٰ المفول
یہ مفول یا مفعول بہ ہوگا۔
یہ مفعول بہ میں کہ
یا مفعول بہ ہے
ضرب یومہ عجیبی
عمر آ یا مفعول بہ
عجیبی ضرب التاریخ
بیشی خالد
اضافہ مفاعیل کی جانب
بہ نسبت اضافہ مفاعیل
قبل ہے۔ ۱۳

ن
زیر
قیاسیہ
مذہب

[illegible]

منیذاحد مذکر
میں ہیں (ہو) ضمیر مرفوع
پوشید نائب فاعل مرفوع محلا
میں پر فتح راجع بوشید نائب فاعل سے
اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے
ملکہ حال ذوالحال اپنے حال سے
دیکھ کر فعل اپنے
ملکہ نائب فاعل
ملکہ نائب فاعل سے ملکہ مفعول ہو کر
نائب فاعل سے ملکہ مفعول علیہ اپنے مفعول
مفعول موصول مرفوعی اپنے
سے ملکہ مفعول ہو کر خبر مرفوع محلا
ہے ملکہ اول مفعول ہو کر خبر مرفوع محلا
قدراپنی خبر سے ملکہ خبر مفعول ہو کر
مبتدئہ ہو اور (ار) خبر مفعول ہو کر
فتح (الذئال) مفعول مرفوع محلا
وزن نظام موصوف (ال) مفعول
زیر سکون (واحد)

[illegible][illegible][illegible]

[illegible][illegible]

۱۹۲
 (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷) (۵۳۸) (۵۳

اے قولہ
 وَلَا تَقْدِمُ مَعُولًا عَلَيْهِ
 یعنی مصدقہ کے معول کی مصدقہ نہ تقدیم
 جائے نہیں خواہ معول فاعل ہو یا مفعول
 بل معول اگر فاعل یا جار مجرور ہو تو
 تقدیم جائے کہ ان تو سب سے بھی آیت
 کہ یہ قطعا مبالغہ مغلطہ
 (المسوی)

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

الثالث
من العوامل المقياسية
اسم الفاعل

[illegible][illegible]

فِي عَدَدِ الْحُرُوفِ وَالْحَرَكَاتِ وَالسَّكَنَاتِ
 فَكَانَ حِينَئِذٍ مَشَابِهًا بِحَسَبِ الْمَعْنَى أَيْضًا
 وَلِشَرْطِ الْإِضَافَةِ اعْتِمَادَهُ عَلَى الْمُبْتَدَأِ فَيَكُونُ
 خَبْرًا عَنْهُ مِثْلُ الْمَثَالِ الْمَذْكُورِ أَوْ عَلَى الْمَوْصُولِ
 فَيَكُونُ صِلَةً لَهُ نَحْوُ الضَّارِبِ عَمْرًا فِي الدَّارِ أَيْ
 الَّذِي هُوَ ضَارِبٌ عَمْرًا فِي الدَّارِ أَوْ عَلَى الْمَوْصُولِ
 فَيَكُونُ صِفَةً لَهُ

<p>۵ قولہ اعتقاد اعتقاد بمعنی تکبیر کہ دن چھا اور نکلے ہیں سے کسی ایک پر اعتقاد کرنے کے پر موقوف ہیں کہ ان میں سے کونسی ایک</p>	<p>ہو۔ شرط اعتقاد کی وجہ یہ ہے کہ اعتقاد سے اسم قائل کی فعل کے ساتھ مشابہت قوی ہو جاتی ہے غیر فیجیہ فعل مند ہوتا ہے</p>	<p>اسم قائل سے پیشتر</p>
---	---	--------------------------

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

(x) جتہ اپنی خبر سے ملکر جلد اسمیہ خبر مفسر ہوا۔ (فا) فیسو بنی برنج (بیگون) فعل ناقص (عہ)

[illegible]

(ص ۷۸) اسم فاعل اپنے فاعل بعد مفعول بہ سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر صلہ اسم موصول اپنے (۷۸)

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

(ع) تعداد معروف پنج جہاز ہمارے بار بار در مروج لفظا تصدیقاً اعلان کیا میں (جو) تعمیر مروجہ اسٹیل پر تیار کیا گیا۔ مروجہ عمل

1912

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

دوراء مسلسل پوشیدہ اسم. مروجہ عمل

[illegible]

[illegible]

۲۰۲

(۴) کہ اخلافت ایمن
 دو میں سے کسی ایک
 تاویل عمل کے لئے
 لیجئے حال اسبقال یونہی
 ایمن تاویل یعنی ماضی
 کی صورت میں ایمن کی
 اور اس کی صورت میں
 اخلافت نقلی ہوگی نہ
 کیونکہ معنی کا ہیئت
 کی طرف معنی کے اثر
 اخلافت نقلی کی اثر
 اخلافت نقلی کی اثر
 اس صورت میں اخلافت
 کہ ان کے تاویل اخلافت
 ایمن اور تقدیر اخلافت
 نقلی ہوگی۔ امام کی
 اپنے اس ماضی پر کہ
 لیجئے ماضی

بَلْ يَكُونُ حِينَئِذٍ مَّضَاهٍ إِلَى مَابَعْدَ
مِثْلِ مَرَّتَ بَزِيدٍ ضَارِبَ عَمْرٍو أَمْسِ
وَأِنْ كَانَ اسْمُ الْفَاعِلِ مَعْرَفًا بِاللَّامِ
يَعْمَلُ فِي مَابَعْدِهِ فِي كُلِّ حَالٍ سَوَاءٌ
كَانَ مَعْنَى الْمَاضِي وَالْحَالِ وَالْاِسْتِقْبَالِ
وَسَوَاءٌ كَانَ مُعْتَمِدًا عَلَى أَحَدِ الْأُمُورِ
الْمَذْكُورَةِ أَوْ غَيْرِ مُعْتَمِدٍ

<p>قولہ مضاعف الی ما بعد کا یعنی دونوں شہروں میں سے کسی ایک کے منتقلی ہونے پر اسم فاعل پہنچے ما بعد کی جاب</p>	<p>مضوی ہوئی ہے نہ نقلی نقلی کہ لڑتے ہیں کہ میں نے اپنے معمول کا طوف مضاعف</p>	<p>و قولہ اضافہ اس کی اضافت ہو کہ اضافہ اس کی اضافت نقلی کہ لڑتے ہیں کہ میں نے اپنے معمول کا طوف مضاعف</p>
--	--	--

۱۲۔ اس نام سے مراد اسی ہے جو کمبختی اسم موصول ہوتا ہے۔

[illegible][illegible]

طرف اہانت یعنی
 ہوگی جو تعریف کا انادہ نہیں
 کرتی۔ اور صفات نہ کہ بہت کم
 ہیں (ضارب عکس) نزدیک
 صفت ہوئے ہیں کہ وہ اولہ
 ہے اور ضارب عکس) کہ وہ اولہ
 صفت ہوئے ہیں کہ وہ اولہ
 نہ کہ صفت ہوئے ہیں کہ وہ اولہ
 برآں بقدر علیٰ حدیب خط
 ہو جائے گی ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲

[illegible]

ویکٹر کے ساتھ ساتھ ایک اور مسئلہ بھی سامنے آتا ہے۔ اگرچہ اس کا حل بھی ہے، لیکن اس کا حل بھی ایک اور مسئلہ ہے۔ اس کا حل بھی ایک اور مسئلہ ہے۔ اس کا حل بھی ایک اور مسئلہ ہے۔

مفعول بہ ہو اگر اور
مفعول بہ نہیں تو اگر یہ ہم
مفعول ماضی ہو اضافت واجب
ہوگی جسے ہذا اضافت واجب
ہوگی میں ضارب کا باور
ہوگا۔ ہذا جوار سے کہنی
(اوس) ہذا جوار سے کہنی
مفعول بہ نہیں۔ اسی واسطے
ضارب کو اوس کی طرف اضافت
واجب ہوگی۔

میں ضابطہ کو ذیل کی طرف
اور داخل اضافت ذیل کی طرف
کر کے پیمائش کرنا چاہیے

الثالث
من العوامل القياسية
اسم الفاعل

و جمعی کا سفر فاعل صلہ ہو سکی و جب سے یعنی فعل متعا اور فعل کے عمل میں سبب نہ مانا سے برابر ہے۔

(م م م) مجرد نظماً مضاً (الاعهود) جمع كسرة من مجرد وافتحاً موصو (ال) بمعنى التي اسم موصيل (ع)

[illegible][illegible]

(۱) حضرت علی (ع) نے فرمایا کہ جو شخص اپنے
 (۲) مال میں سے کچھ دینے سے انکار کرے گا
 (۳) وہ اپنے مال میں سے کچھ دینے سے انکار کرے گا
 (۴) وہ اپنے مال میں سے کچھ دینے سے انکار کرے گا

[illegible][illegible]

تذکرہ صفحہ ۱۱۱

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

مضافات میں اضافہ
مضاف اپنے مضاف الیہ کے لیے
ذاتی متعلقہ کا ثبوت

فیه ہمارا مذکور ہے کہ اگرچہ صیغہ
یعنی مودتہ مذکور ہے مگر متصل پر
ایسے (معدوم) ضمیر مرفوع متصل کی
ذات مرفوعہ محلا جہاں ہی برقعہ راجع کی
ذات مرفوعہ اپنے فاعل اور

[illegible]

باب ۲۰۲

مطوبه ہوا سو (۱۰) مود مشرف
 معراج روضہ قطب فریدمقام (۱۱)
 فتنہ اقصا باقی معرفت بنی مدینہ
 صلیبہ احمد کراچی میں روضہ غفر
 مروضہ متصل پٹنہ پورہ مروضہ مولا
 بنی قریحہ راجہ گجوانم مروضہ (۱۲)
 عرف جہانگیر دکن (۱۳) مروضہ غفر
 عرفہ جہانگیر (۱۴) مروضہ غفر

[illegible]

چہ تا ب قافل سے کل صلاہ کر مران اپنے صلاہ کی صورت کو روحانی صفت سے کل صلاہ کیلئے اس ارجل مصافحہ اپنے مصافحہ ایسے کل صلاہ بہ طور مجاہدہ کر لڑوں کہ وہ حق ائمہ کا مل ہے تا طالعوان تو حق کو مٹھو نہ لے (اور اگر طالع بنی موعودہ سے جمع ہو بہر صفت مصافحہ)

[illegible][illegible][illegible]

عناييل مائة وثمانين حبل الكامل التفسير
 قسمه في ثمانية عشر حبل كامل التفسير

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

[illegible]

وخماسها الصفة المشبهة وهي مشبهة
باسم الفاعل في التصريف وفي كون كل
منهما صفةً مثل حسن حسان حسنو
حسنة حسنتان حسنت على قياس
ضارب ضاربان ضاربون ضاربة
ضاربتان ضاربات وهي مشتقة من
الفعل للانضمام كالة على ثبوت مصدرها
لفاعلها

کہ دیا۔ جس سے کہ عوام میں شایع ہو گیا۔
 کہ حضرت شمس کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ
 میں نے اپنی ماں کو دو عالم (آسمان و زمین)
 پر اٹھانے کا ارادہ کیا ہے۔
 آپ نے فرمایا کہ اگر تم اس کو کرنا چاہو تو
 اس کے لئے اس کو دو عالم (آسمان و زمین)
 پر اٹھانے کا ارادہ کیا ہے۔
 اس کے لئے اس کو دو عالم (آسمان و زمین)
 پر اٹھانے کا ارادہ کیا ہے۔

[illegible]

زمانہ حال یا استقبال
 حدوث و محل وقت مقادیر
 ثبوت و محل وقت مقادیر
 نظائر آن نسبت زکوۃ اعتبار کر
 کسی جواب میں نہ ہو
 تسلیم نہیں کیا کہ زمانہ حال یا
 استقبال اس میں قائل کے محل میں
 استقبال اس میں قائل کے محل میں
 شرا نہیں ہے بلکہ وقت مقادیر
 کو صحت دینے کے لئے شرط ہے
 قائل کو دفع کیے بغیر قبول
 نہیں اور صفت میں قائل
 کے لئے واجب نہیں ہوتی قائل
 کو دفع دینی ہے پس اگر قائل
 کے محل دفع میں زمانہ حال یا استقبال
 شرط نہ ہو تو نسبت دفع محل پر
 لازم آتی کہ صفت بخیر کے محل دفع

الحاکم
 من العوالم القیاسیۃ
 الصفة المشبهة
 زمانہ حال یا استقبال
 نہیں وقت نہیں قائل شرط
 ہے وقت مقادیر قائل کو
 صفت بخیر کے محل دفع
 وہ صفت ہے محال میں فعل
 اصل ہے اور محال کو باہر دست
 قبول کیے وقت مقادیر صفت میں
 بلکہ بالواسطہ ہے اس لئے کہ یہ
 اسم قائل کے ساتھ مشابہت
 اور اسم قائل فعل کیے وقت مقادیر
 اعتقاد مذکور عمل کیے وقت مقادیر
 ہے اس لئے کہ وقت مقادیر
 جو اصول بالاتفاق
 صحت اسم قائل پر تہہ ہا ہے
 صحت اسم قائل پر تہہ ہا ہے

کلی سبیل الاستیصال
 والد استیصال
 علی سبیل الاستیصال
 والد استیصال
 علی سبیل الاستیصال
 والد استیصال

۲۱۲
 (ص) خلاف اسم قائل
 لازم کہ وہ علی سبیل الاستیصال
 بدوالات کرتا ہے اگر اسم قائل
 تصدیق میں زمانہ حال یا استقبال
 ہلکے کے ساتھ مقادیر قبول کرے
 (ح) سبیل الاستیصال
 علی سبیل الاستیصال
 والد استیصال
 علی سبیل الاستیصال
 والد استیصال

علی سبیل الاستیصال والد استیصال
 وتعل عمل فعلها من غیر اشتراط زمان
 لکونها بمعنى الثبوت أما اشتراط الاعتماد
 فمعتبر فيها إلا أن الاعتماد على الموصول
 لا يتأتى فيها لأن اللام الداخلة عليها
 ليست بموصول بالاتفاق وقد يكون
 معمولها منصوباً على التشبيه بالمفعول في المرفة

<p>قائل جو مقادیر زمانہ میں سے کسی کے ساتھ مقادیر قبول کرے</p>	<p>اسم قائل جو مقادیر زمانہ میں سے کسی کے ساتھ مقادیر قبول کرے</p>	<p>کلی سبیل الاستیصال والد استیصال علی سبیل الاستیصال والد استیصال علی سبیل الاستیصال والد استیصال</p>
---	---	---

زمانہ حال یا استقبال
 نہیں وقت نہیں قائل شرط
 ہے وقت مقادیر قائل کو
 صفت بخیر کے محل دفع
 وہ صفت ہے محال میں فعل
 اصل ہے اور محال کو باہر دست
 قبول کیے وقت مقادیر صفت میں
 بلکہ بالواسطہ ہے اس لئے کہ یہ
 اسم قائل کے ساتھ مشابہت
 اور اسم قائل فعل کیے وقت مقادیر
 اعتقاد مذکور عمل کیے وقت مقادیر
 ہے اس لئے کہ وقت مقادیر
 جو اصول بالاتفاق
 صحت اسم قائل پر تہہ ہا ہے
 صحت اسم قائل پر تہہ ہا ہے

کلی سبیل الاستیصال
 والد استیصال
 علی سبیل الاستیصال
 والد استیصال
 علی سبیل الاستیصال
 والد استیصال

[illegible]

دِیَاجَہ البشاکمیل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حمدا لمن اسمه اعرف المعارف + وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى نَبِيِّهِ مَصْدَرِ الْعِلْمِ
وَالْعَوَاطِفِ + وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ الَّذِينَ هُمْ نَجَاةٌ لِهَدَايَةِ الْخَوْبِ الطَّائِفِ - مَا
وَأَمَّ كِتَابُ الْخَوْتَقَرِّ وَيَكْتُبُ الصَّحَافُ

امّا بعد فقیر سید غلام جیلانی ابن مولوی سید غلام فخر الدین ابن امام علمائے نوحین
واقف اسرار قاب قوسین مولانا مولوی حکیم سید سخاوت حسین قدس سرہ اللہ تعالیٰ دوحہما و آفاض
علینا من برکاتہما فی الدارین اصحاب علم کی خدمات میں گزارش کرتا ہے کہ گذشتہ سال ۱۳۸۲ء میں
کتاب مستطاب (شرح مائتہ عامل) پڑھانے کا اتفاق ہوا جس میں یہ طلبہ شریک تھے۔ مولوی
عبدالرحمن صاحب اشرفی (بہاری)، مولوی عبدالعزیز صاحب اشرفی (بہاری)، مولوی صوفی تذیر احمد صاحب
نبازی (مراد آبادی)، مولوی حافظ غیاث الدین صاحب اشرفی (مراد آبادی)، مولوی امجد علی صاحب
(اڑیسوی)، مولوی قادی فرید عالم صاحب (بہاری)، مولوی صوفی مصیر الدین صاحب (بہاری)، ادھر ان طلبہ نے
پُر زور تحریک کی کہ اس کتاب کی ترکیب نوحی اردو زبان میں تحریر کر دی جائے۔ اور محترم و معظم حامی سنت باجی بدعت
حضرت مولانا فاقہ حسین صاحب ^{مظاہر انوار} بہاری مفتی اعظم کانپور کا زمانہ درانت سے اصرار تھا کہ اردو زبان میں نوحی ایک
کتاب ایسی تالیف کر دی جائے جو محقق مسائل اور کثیر جزئیات پر مشتمل ہونے کے ساتھ ساتھ اس قدر آسان اور سلیس
زبان میں ہو کہ مبتدی طلبہ اس سے ہر آسانی استفادہ حاصل کر سکیں، کثرت کار اور نجوم افکار کے باعث تعمیل
ارشاد سے قاصر رہا فقیر نے دیکھا کہ اس کتاب کی ابتک حسب قدر ترکیب اردو زبان میں شائع ہوئی سب کی سب علم نوحی
کے معیار سے گری ہوئی ہیں اور مقصود ترکیب کسی سے پورا نہیں ہوتا۔ کیونکہ مقصود ترکیب یہ ہے کہ نوحی میں پڑھے ہوئے
مسائل کا اجرا کریا جائے۔ اور کلمات کے اعرابی و بنائی حالات بتائے جائیں۔ تاکہ پڑھے ہوئے مسائل زبان پر بار بار
جاری ہونے سے بتدی کو محفوظ ہو سکیں اور عربی عبارت پڑھنے میں خطا سرزد نہ ہو۔ نظر برآں فقیر نے موقع کو غنیمت سمجھا۔
اور دو نانہ سبق کی ترکیب لکھ کر دیتا رہا۔ یہاں تک کہ پوری کتاب کی ترکیب بفضلہ تعالیٰ مکمل ہو گئی۔ بتدی کی حالت کو

تقدیم عام و نوحی و اردو

پیش نظر رکھتے ہوئے ترکیب میں الف لام تعریف کے اقسام بیان نہیں کئے۔ نیز فروع اول کی ترکیب میں اجمال رکھا۔ اور نوع ثانی سے قدرے قدرے تفصیل شروع کی تاکہ مبتدی پر دفعتاً زیادہ بار نہ پڑ جائے۔ پھر رئیس الاقیا حضرت مولنا الحاج مولوی حافظ قاری شاہ محمد حسین الدین صاحب صدر مدرس دارالعلوم مظہر اسلام بریلی مدظلہ العالی۔ اہل سنت والجمیع حضرت مولنا مولوی الحاج محمد یونس صاحب ہتم جامعہ نعیمیہ مراد آباد اہم اللہ تعالیٰ فیوضہ الی یوم التئان کے مشورہ مبارکہ سے بجائے تحشیہ جدید استاد الاساتذہ حضرت مولنا مولوی الہی بخش صاحب قدس سرہ کے حاشیہ فارسی کو اردو میں کرنا شروع کیا۔ لیکن کہیں کہیں اُسکے بعض مضامین بضرورت حذف کئے اور کثیر مضامین اضافہ کر دیئے گئے۔ تاکہ مفتی اعظم کا پیور کے ارشاد کی من وجہ تکمیل ہو جائے۔ یہ بھی بکرمہ تعالیٰ پایہ تکمیل کو پہنچا۔ اور دونوں کو (البشیر الکامل بحل شح مائتہ عامل) کے ساتھ موسوم کرتا ہوں۔

فیما رب محمد اجعلہ بین الشروح الاعرابیۃ کالقرآن بین الکتب السامدیۃ بحرمۃ حبیبک المصطفیٰ وآلہ وصحبہ المجتبی علیہ وعلیہم التحیۃ والتنا۔ لاسیما بحرمۃ سیدی الکرم۔ الحافظ السید محمد ابراہیم ادام اللہ تعالیٰ ظلہ علینا بلطفہ العیم۔ ارباب علم کی خدمات میں بادب درخواست ہے کہ انما فرہ مضامین اور ترکیب نحوی میں جو غلطیاں پائیں فقیر کو مطلع کر کے عذرا شرما جو رہوں۔ فقیر شکر یہ ساتھ قبول کر کے طبع ثانی میں اُنکی اصلاح کر دے گا۔

اس سے پیشتر شح مائتہ کی اردو ترکیب بہت سی شائع ہوئیں۔ سب کی سب نحوی معیار سے گری ہوئی ہیں۔ اور کسی سے مقصود ترکیب حاصل نہیں ہوتا۔ بالخصوص (ایضاح العوامل وہ تو غلط کی پوٹ اور طلبہ کو گمراہ کرنے والی ہے۔ ٹائٹل پیج پر اُسکی خصوصیات میں پہلی خصوصیت یہ بیان کی گئی ہے کہ دارالعلوم دیوبند جیسی عظیم المرتبت دہلی میں درجہ علیا کے مدرس مولنا ظہور احمد صاحب کی تصنیف ہے۔ کتاب کے مطالعہ کر نیسے ظاہر ہوتا ہے کہ درجہ علیا کے ان مدرس صاحب کو صرف میاں اور ہدایتہ النحو کے مسائل بھی مستحضر نہیں۔ اور شان الوہیت و شان رسالت میں سوء ادبی تو آپکو دیوبندی اکابر کے ترکہ میں پہنچی ہے۔ لیسما اللہ کی ترکیب میں تحریر کرتے ہیں (اللہ موصوف اپنی دونوں صفوں سے ملکر مضاف الیہ ہوا) اسم مضاف کا) اسلاف کرام کی بادب تعبیر یہ ہے۔ اسم جلالت اپنی دونوں صفوں سے ملکر مضاف الیہ ہوا۔ اور (آلہ) کی ترکیب میں لکھتے ہیں۔ (آل) مضاف (ہ) ضمیر واحد غائب جو کہ راجع ہے محل (صلعم) کی صلات) یہاں پر بھی بادب تعبیر یہ ہے کہ (راجح بسوئے اسم رسالت) نیز اسم رسالت کے ساتھ۔ (صلعم) لکھنا جرمان نصیبی ہے۔ فتاویٰ حدیثیہ صفحہ ۶۲ میں ہے ولا یقتصر کتابنا بھا بنحو صلعم فانہ عادة المحررین یعنی صلئے اللہ علیہ وسلم کی جگہ بنظر اقتصار لفظ (صلعم) نہ لکھے کہ یہ جرمان نصیب اشخاص کی عادت ہے۔ امام سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ پہلا شخص جس نے درود شریف کا ایسا اقتصار کیا (سیاستاً) اُس کا ہاتھ کاٹا گیا تھا (السنتہ الا نیقہ فی فتاویٰ افریقہ) اب میں طلبہ کو گمراہی سے بچانے کے پیش نظر اس کتاب کی موٹی موٹی ترکیبی خامیاں بطور نمونہ صفحہ وار بیان کرتا ہوں جس سے میرے دعویٰ مذکور کی تصدیق بھی ہو جائے گی۔

دیوبندی ترکیب کی خامیاں

(۱) صفحہ ۶ پر بِسْمِ اللہ کی ترکیب میں فرماتے ہیں (الرَّحْمَنُ پہلی صفت الرَّحِيمُ اُسکی دوسری صفت) اَقُولُ یہ دونوں صیغہ صفت ہیں جن کو ترکیب میں فاعل کیساتھ پڑائے بغیر صفت قرار دینا خطائے فاحش ہے۔ الفوائد الشافیہ معروف بہ زینی مرادہ ۷ میں سید شریف قدس سرہ کی شیح مفتاح سے نقل کر کے فرمایا (لَا تَنْسِ اسم المفعول وَ سَائِرَ الصِّغَاتِ المشتقة مع مرفوعاتها معمولۃ) اسی طرح (بِاللہ) کے متعلق ثابت اور الشاملة۔ الکاملۃ المصطفیٰ المجتبیٰ سب کو بدون ضم مرفوع خبر اور صفت قرار دیدیا ہے۔ اسی طرح (افضل علماء الانام) میں افضل اسم تفضیل کو۔ ہدایۃ النحویں اسم تفضیل کا استعمال بوجہ ثلث بیان کر نیکی بعد ص ۵۴ پر فرمایا۔ (وَعَلَى الْاَوَّجِہِ الثَّلَاثَہِ یضم فیہ الفاعل وَهُوَ یَعْمَلُ فِي ذٰلِکَ المضمَر) اسی لئے کہا تھا کہ ان درجہ علیا کے مدرس صاحب کو ہدایۃ النحویں کے مسائل بھی محفوظ نہیں چر جائیکہ فوقانی کتابیں بفحوائے بطلان بہت زند تیرے کہیں کہیں صحیح ترکیب کر گئے ہیں۔ ورنہ پوری کتاب میں صیغہائے صفات کی ترکیب بغیر ضم مرفوعات فرمائی ہے۔

(۲) صفحہ پر (وَجَلَّ الْجَنَّةَ مَثْوًى) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (جَلَّ فَعَلَ فاعِل قلوب میں سے) اِقْوَلُ اسْتَغْفِرُ اللہَ ثُمَّ اسْتَغْفِرُ اللہَ۔ کبر کلۃ تخرج مِنْ اَفْوَاهِ سَيِّدِ عَالَمٍ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لے ایسے ہی اشخاص کے حق میں فرمایا تھا۔ اِنَّ الْعِبَادَ لَیَنْکَلِمُ بِالْکَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللہِ لَا یَلْقٰی لَهَا بَالًا یَھْوٰی بِهَا فِی نَارٍ جَہَنَّمَ ترجمہ بیشک بندے کی زبان سے کبھی بے خیالی میں ایسا کلمہ نکل جاتا ہے جس کے سبب وہ نار دوزخ میں پڑ جائے۔ (بخاری) اس (جَلَّ) کو افعال قلوب سے قرار دینا اسی قبیل سے ہے کیونکہ اسمیں مستتر ضمیر فاعِل کا مرجع اسم جلالت ہے اور جس (جَلَّ) کو افعال قلوب سے شمار کرتے ہیں وہ بمعنی اعتقاد غیر مطابق آتا ہے چنانچہ رَضِی شَیْخُ کَافِیہ میں ہے وَلِیَسْتَعْلَ عَدَّ وَجَعَلَ لَا عَقْدَی کَوْنِ النِّقْمِ عَلٰی صِفَةِ عَقْدَادٍ غَیْرِ مَطَابِقٍ اَتَاہُ چنانچہ رَضِی شَیْخُ کَافِیہ نَصَبًا جَزَئِیًّا مَخْوُکُنْتَ اَعْدَا فُقَیْرًا فِی اَنْ غَنَیَا وَقَالَ تَعَالٰی وَجَعَلُوا الْمَلَائِکَةَ الَّذِیْنَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ اِنَا فَاِیْ اَعْتَقَدُوْا فِیْہِمُ الْاَنُوْنَةُ اور اعتقاد غیر مطابق صفت نقص ہے۔ اسی کو جَلَّ مرکب کہتے ہیں اور (جَلَّ الْجَنَّةَ مَثْوًى) جملہ وعاہہ۔ تو ان چاروں باتوں کے پیش نظر اسکا مفہوم جناب باری عز اسمہ کے حق میں صفت نقص کے حصول کی دُعا ہوا جو شان الوہیت میں کھلی ہوئی بے ادبی ہے۔ ایسا واسطے ہم نے کہا تھا کہ سوء ادبی آپ کو کابرًا عَن کَابِر تَرْکِہِ میں پہنچی ہے۔ بلکہ یہ (جَلَّ) افعالِ تصییر سے ہے جو متعدی ہر دو مفعول ہوتے ہیں۔ کما فی جمع الجوامع شرح جمع الجوامع للسیوطی علیہ الرحمۃ۔

اسی صفحہ پر (فاللفظیۃ معھا علی ضربین) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (اللفظیۃ ذوالحال یا موصوف من حرف جار عا
ضمیر محذوف جار مجرور ملکہ متعلق کائنۃ کے ہو کر حال ہوا ذوالحال کا یا صفت ہوئی موصوف کی) **أَقُولُ** سُبحان اللہ کائنۃ صفت
اول للفظیۃ موصوف معروف۔ یہ میں ذابا العلوم دیوبند شریف میں درجہ علیا کے مدرس خود اس جنکی اس ترکیب پر تفصیل پر قربان قابل
دہاں کے جملہ متبذیان نوح میر خواں۔ ناظرین۔ ہم نے تو یہی کہا تھا کہ ان مدرس صاحب کو ہدایۃ النحو کے مسائل محفوظ نہیں لیکن
اب ترکیب مذکور سے ظاہر ہوا کہ ذات شریف کو نوح میر بھی یاد نہیں ہے۔ کیونکہ اُس میں بھی اس بات کی تصریح کر دی گئی ہے کہ موصوف

اگر معرفہ ہو تو صفت کا معرفہ ہونا شرط ہے اور یہ ذات شریف (کائنات) نکرہ کو (اللفظیۃ) معرفہ کی صفت قرار دے رہے ہیں۔

(۱۳) صفحہ ۸ پر (فقط) کی شرط مقدر (اذا جرہات بھا الاسف) بیان کر کے اسکی ترکیب میں فرماتے ہیں۔ (ان احرف شرط)

اقول خول ولا قوۃ الا باللہ العظیم۔ یہ میں العلوم دیوبند میں عظیم المرتبت دیکھا ہے۔ وجہ علیا کے مدرس جویم کو قرتبا ہے میں اسکی کتب ہیں ملاحظہ کا رطلال تمام خواہ شد۔ اس سے بھی مذکورہ بالا قول کی تائید ہوتی ہے کہ ذات شریف کو نحو میر تک یاد نہیں۔ کیونکہ اسمیں (ایا) کے اسماء ظروف سے ہونے کی تصریح ہے۔

(۱۴) صفحہ ۹ پر (مخوبہ داؤ) کی ترکیب میں (بہ داؤ) کو جملہ قرار دیکر نحو کا مضاف الیہ قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ صحیح نہیں کیونکہ (بہ داؤ) اس مقام پر مراد اللفظ ہے تو ترکیب یوں کیا گئی کہ نحو مضاف لفظ بہ داؤ مضاف الیہ پھر بر تقدیر ارادہ معنی ترکیب معرفہ کر کے جملہ قرار دیا جائیگا چنانچہ صاحب الفوائد الشافیہ علیہ الرحۃ نے کافیہ میں ایسے مقامات پر یوں ہی ترکیب فرمائی ہے۔ وجہ یہ کہ یہ داؤ کو جملہ قرار دیکر مضاف الیہ قرار دیں تو لازم آئیگا کہ لفظ نحو جملہ کی طرف مضاف ہو۔ حالانکہ یہ ان الفاظ سے نہیں جو جملہ کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔ جملہ کی طرف مضاف ہونے والے الفاظ حسب بیان معنی اللیب صرف آٹھ ہیں۔ (۱) اسمائے زمان (۲) حیث۔ (۳) لفظ آیتہ بمعنی علامت (۴) مذکورہ بلدن (۶) ریت (۷) قول (۸) قائل۔ ساری کتاب میں ان بزرگ نے ایسے مقامات پر یہی تفصیل فرمائی ہے۔ اگر الفوائد الشافیہ پیش نظر ہوتی تو شاید تفصیل مذکور میں مبتلا نہ ہوتے لیکن جنہیں نحو میو تک یاد نہیں انکی نظر میں الفوائد الشافیہ ہونا چہ معنی دارد۔ مولوی الہی بخش صاحب مرحوم بھی ایسے ہی ترکیب فرما گئے ہیں جسکی تقلید نہ کی جائیگی

نحوی ترکیب میں ایک نئے سر کی ایجاد

ان ذات شریف نے اسی صفحہ پر (نحو قولہ تعالیٰ) کی ترکیب میں ایک نئے سر کی ایجاد فرمائی ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں تعالیٰ فعل اپنے فاعل سے ملکر حال ہوا مذوال حال حال ملکر مضاف الیہ ہوا قول مصدر مضاف کا۔ مضاف مضاف الیہ ملکر قول ہوا) یہی نیا سر ہے جسکو ٹائٹل تیج پر خصوصیات میں شمار کرنا بھول گئے ہیں جیسے یہ بھول گئے کہ نحوی ترکیب میں مضاف مضاف الیہ ملکر فوعات میں سے کوئی مرفوع ہوتا ہے یا منصوبات میں سے کوئی منصوب یا مجورات میں سے کوئی مجرور

(۱۵) صفحہ ۱۰ پر (اشتربت الفرس بسوچہ) کو ترکیب میں جملہ انشائیہ قرار دیا ہے۔ **اقول** فراموش کردہ نحو میر یہاں پر یاد آگئی اور ذات شریف یہ سمجھ گئے کہ (اشتربت الفرس بسوچہ) میں وہی (اشتربت) ہے جسکو نحو میر میں جملہ انشائیہ کی قسم عقود کی مثال میں (بغت) کیساتھ ذکر کیا ہے۔ حالانکہ یہ اشتربت وہ نہیں کیونکہ اشتربت کا استعمال انشا میں مجاز ہے جسکے لئے قرینہ ضروری۔ اور وہ یہاں مفقود اسبواسطے یہ جملہ ثبہ یہ ہے۔

(۱۶) اسی صفحہ پر (واللہ لا فعلن کذا) کی ترکیب میں (کذا) کو جار مجرور قرار دیکر لا فعلن کا متعلق (ظرف لغو) قرار دیا ہے **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ (کذا) اس مقام پر اسم کنایہ ہے جو لا فعلن فعل متعدی کا مفعول بد واقع ہے۔ علاوہ ازیں کاف حرف تشبیہ ظرف لغو نہیں ہوتا وہ ہمیشہ ظرف مستقر ہوا کرتا ہے۔ الفوائد الشافیہ میں صفحہ ۱۰ فرمایا (لان الکاف مع مجرورہ یکون ظرفا مستقرا لا لغوا کما فی حاشیۃ انوار المنزیل للمرحوم الشہاب)

(۱۷) صفحہ ۱۱ پر (ولا تلقوا ابایدکم الی اللہ لکذا) کی ترکیب میں جو بائے زائدہ کی مثال ہے (بایدکم) جار مجرور کو

لَا تَلْقُوا فَعْلَ سے متعلق قرار دیا ہے اَقُولُ یہ غلط اور بے زائد کے معنی نہ سمجھنے پر مبنی ہے۔ وجہ یہ کہ حرف جر زائد فعل یا شبہ فعل سے متعلق نہیں ہو کرتا اس لئے کہ فعل یا شمش فعل سے تعلق ہاں وجہ ہوتا ہے کہ یہ اس کے معنی اپنے مدخل تک پہنچاتا ہے۔ اور حرف جار زائد ہو چکا نہیں تو متعلق بھی ہوگا۔ نحوی مسائل سمجھنے کیلئے پیشی لطیف کی ضرورت ہے۔ اسی واسطے کسی نے کہا تھا۔ بخوایاں را مغز یاد چوں شہاں۔ تسکین خاطر کے لئے امام سیوطی علیہ الرحمۃ کا ارشاد سن لیجئے جس میں تعلق کو غلط قرار دے رہے ہیں۔ جمع الموامع شرح جمع الجوامع صفحہ ۸۰۸ ج دوم میں فرمایا۔
(وَلَا يَتَعَلَّقُ) مِنْ حُرُوفِ الْجَزَائِدِ (كَالْبَاءِ وَمِنْ فِي كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدٌ) وَهَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرِ اللَّهِ وَذَلِكَ لَنْ مَعْنَى التَّعَلُّقِ الْإِتِّبَاطُ الْمَضَوِيُّ وَالْأَصْلُ أَنْ أَصْلًا قَصْرٌ عَنْ الْوَصُولِ إِلَى الْأَسْمَاءِ فَاعْيَنْتَ كَحَلِّ ذَلِكَ بِحُرُوفِ الْجَزَائِدِ أَمَّا دَخْلُ فِي الْكَلَامِ تَقْوِيَةٌ وَتَوْكِيدٌ وَلَمْ يَدْخُلِ لِلرِّبْطِ (أَلَا اللَّامُ الْمُتَقْوِيَةُ) فَاتَّحَا تَتَعَلَّقُ بِالْعَامِلِ الْمُتَقْوِي يَخُو مَصْدَقًا لِمَا مَعْنَاهُمْ وَفَعَالٌ مَا يُرِيدُ وَأَنْ كُنْتُمْ لِلرُّوْيَا تَعْبِرُونَ لَا تَنْ التَّحْقِيقِ أَتَّحَا لَيْسَتْ زَائِدَةٌ مَحْضَةٌ لِمَا تَحْمِلُ فِي الْعَامِلِ مِنَ الضَّعْفِ الَّذِي نَزَلَ مِنْزِلَةُ الْقَامُورِ لَا مَعْدِيَّةٌ مَحْضَةٌ لَا طَرَانَ مَحْضَةٌ اسْقَاطُهَا فَلَهَا مِنْزِلَةُ بَيْنَ نَزْلَتَيْنِ (وَقَوْلُ الْحَوْفِي) فِي إِعْرَابِهِ (أَنَّ الْبَاءَ فِي) أَلَيْسَ اللَّهُ (بِحَاكِمِ الْحَاكِمِينَ) مُتَعَلِّقٌ وَهُمْ (أَيُّ غُلَظْشَاءِ عَنْ زَيْهُولِ) أَهْلَاتِ شَرِيفِ لَمْ يَكُنْ تَفْصِيلُ اِسْمِ صَفِيْرٍ (وَرَدَفُ الْكَمْ) كِي تَرْكِيْبٍ مِيْنَ فَرَايَ هِيْ جُوْ كَلَامِ زَائِدَةٍ كِي مِثَالُ هِيْ۔ اِدْر مَزِيْدُ بَرَاں يَكُ (سَرَدَفُ) كَا فَاَعْلُ (هَوُوْ) مُفْرِدٌ سِتْرِيَانِ فَرَايَا هِيْ حَالَا لَمْ يَكُنْ لَفْظُ (بَعْضُ) هِيْ جُوْ قَرَأَنَ كَرِيْمٌ مِيْنَ مَذْكُوْرٍ هِيْ۔ سُوْرَةُ نَحْلُ شَرِيفِ مِيْنَ پُوْرِي آيَتِ يُوْنِ هِيْ قُلْ هَسِيَ اَنْ يَكُوْنَ سَرَدَفُ الْكَمْ لَبْضُ الَّذِي تَسْتَجْلُوْنَ۔ اِنْ دُوْنُوْں آيَاتِ كِي تَرْكِيْبِ مِيْنَ مَوْلُوْى اِيْمِيْ خَشِصَ صَبَابِ مَرْجُوْمِ لَمْ يَكُنْ مِيْ جُوْ دَرْدُوْنِ جَائِزًا لَمْ يَكُنْ لَفْظُ قَرَأَنَ يَكُنْ جُوْ قَابِلِ تَقْلِيْدِ نَهِيْں۔

نحوی ترکیب میں دیوبندی بدعت

(۱) صفحہ ۱۲ پر (مِنْ) وَهِيَ لَا بَتْلَاءَ الْغَايَةِ کی ترکیب میں (مِنْ) کو معطوف علیہ (و) کو حرف عطف اور (هِيَ) کو معطوف قرار دیا، اَقُولُ اس کو حرف عطف قرار دینا دیوبندی بدعت ہے جو شریعت نحو میں سیئہ ہے۔ کیونکہ صحت عطف کے لئے واجب ہے کہ معطوف کی اقامت معطوف علیہ کی جگہ صحیح ہو اور یہاں پر (هِيَ) کو (مِنْ) کی جگہ رکھنا صحیح نہیں اور نہ ضمائر قبل الذکر لازم آئے گا جو باطل ہے۔ قول کافیہ والمعطوف فی حکم المعطوف علیہ الخ کی شرح کرتے ہوئے شارح رضی نے فرمایا۔ فالماقصود ان المعطوف لا یجب ان یكون بحیث لو حذف المعطوف علیہ جاز قیامہ مقامہ (ترتیب ابر سعیدی) بلکہ (مِنْ) بتلئے اول ہے اور (هِيَ) بتلئے ثانی جو اپنی خبر لا بتلئے الغایۃ سے لگے بتلئے اول کی خبر ہے اور یہ (و) زائد ہے عاطفہ نہیں جیسے کہ ان ذات شریف نے لکھ مارا۔ چنانچہ مولوی ابی بخش صاحب مرحوم نے بھی (مِنْ) کو بتلئے اول قرار دینے کی صورت میں اسکو زائدہ محسوس فرمایا ہے۔

(۲) اسی صفحہ پر (اَخَذَتْ مِنَ الْقُرْآنِ) اِجْزَالًا (بَعْضُ الْقُرْآنِ) کی ترکیب میں (اَخَذَتْ مِنَ الْقُرْآنِ) جملہ کو مفسر اور (بَعْضُ الْقُرْآنِ) جملہ کو مفسر قرار دیا ہے۔ اَقُولُ یہ دیوبندی بدعت بھی سیئہ ہے کیونکہ (ای) حرف تفسیر جملہ کی جگہ کیساتھ اور مفرد کی مفرد کے ساتھ تفسیر کے لئے آتا ہے۔ نہ مفرد کیساتھ جملہ کی تفسیر کیلئے۔ بلکہ یہ بھی درست نہیں کہ (مِنْ الْقُرْآنِ) کو مفسر اور (بَعْضُ الْقُرْآنِ) کو مفسر قرار دیا جائے جیسا کہ مولوی ابی بخش صاحب مرحوم نے اختیار فرمایا ہے کیونکہ ہر تفسیر المفرد بالمفرد (ای) کے ماقبل کے لئے اُس کا مابعد عطف بیان یا بدل ہوتا ہے چنانچہ جمع الموامع جلد ثانی صفحہ ۱۷ میں ہے (ای) بالفتح والسكون حرف (للتفسیر والمفرد) نحو غَدِي

عبدالای زہب و غنضفرای اسد (فتالیہا) عطف دیان (علی ما قبلہا) (ادبدل) منہ ام اور عطف بیان و بدل کا اپنے معطوف علیہ اور بدل منہ کیساتھ اعراب میں اتحاد ضروری ہے۔ جو وہ لفظی اعراب میں یا تقدیری میں یا علی میں۔ دونوں کا اعراب ایک ہی قسم کا ہوا مختلف۔ یہاں اگر صرف جبار کو مفسر قرار دیا جائے تو اس کے لئے سرے سے اعراب ہی نہیں ہوتا پھر اعراب میں اتحاد کیسے ہوگا۔ اور جبار مجرور کے مجموعہ کے لئے اعراب ہوتا ہے مگر مسامحہ اور وہ بھی جبکہ عامل محذوف کے قائم مقام ہوں اور یہاں پر اخذت عامل مذکور ہے تو من الذلہ اھم مجموعہ کیلئے بھی اعراب ہوا۔ پس (من الذلہ اھم) مجموعہ کو بھی مفسر قرار دینا درست نہیں مگر جس طرح جو ٹھیک نہیں ٹھیک ہی بفضلہ تعالیٰ صحیح ترکیب دی ہے جسکو ہم بیان کیا ہے۔ اس کے پیش نظر ای، یہاں پر تفسیر الجملہ بالجملہ کے لئے ہے حاشیۃ الصبان علی الاشعری جلد ثانی صفحہ ۸۷ میں والتحقیق ان ذلک المتعلق انما یعمل فی المجرور وانہ الذی فی محل نصب بالمتعلق بمعنی انہ لیتقضى نصبه لو کان متعلقاً الیہ بنفسہ فتعلق المجرور بہ تعلق عمل واما الجار فلا عمل لمتعلق فیہ ونسبۃ التعلق الیہ مسامحۃ اور مراد ہم تعلق الا یصل لان الحرف یوصل معانی الافعال الی الاسماء فعملہ ان المحل للمجرور فقط۔ ہذا اذا لم یقتض عین العامل المحذوف والا حکم علی مجموعہما باعراب العامل مرفعا مخوزید فی الدلائل انصباً نحو خیر زید بشیابہ او جراً نحو مورت برجل من الکرام افادۃ الدما مینی وغیرہ۔ اور مجموعہ جبار مجرور کیلئے بیان کردہ اعراب کا حکم مسامحہ ہوتا ہے جسکو اسی جلد کے صفحہ ۱۷۳ میں بایں الفاظ بیان فرما چکے ہیں۔ وقد علم من ہذا التحقیق ان جعلہم مذکور من خبرین علی التسامح الشائع فی اعراب مخوزید فی الدلائل یقولہ زید مبتدأ وفي الدلائل خبر وان الخبر فی الحقيقة متعلق مذکور من علی المراجع ام (۱۰) صفحہ ۱۱۳ پر (نحو قول تعالیٰ۔ فاجتنبوا الرجس من الاوثان ای الرجس الذی ہو الاوثان اور نحو قولہ تعالیٰ یغفر لکم من ذنوبکم اور نحو قولہ تعالیٰ ولا تأکلوا اموالکم الی اموالکم ای مع اموالکم کی ترکیب میں وہی دیوبندی نیا سر الپا ہے۔ کہ مضاف مضاف الیہ مکرر قول ہوا۔ بلکہ آخر کتاب تک اسی سر میں ہوئے ہیں۔ اور فاجتنبوا الرجس من الاوثان کو جملہ قرار دیکر مفسر اور الرجس الذی ہو الاوثان کو مفسر۔ اسی طرح لا تأکلوا اموالکم الی اموالکم میں الی اموالکم کو مفسر اور مع اموالکم کو مفسر قرار دیا ہے۔ اور یغفر لکم من ذنوبکم میں (من) زائدہ کو متعلق اور محسوس من البصرۃ الی الکوفۃ کی ترکیب میں سورت من البصرۃ الی الکوفۃ کو جملہ قرار دیکر مضاف الیہ۔ اور الی لا یتھاء الغایۃ فی المکان کی دو ترکیبیں کی ہیں۔ دوسری میں انتھاء الغایۃ کو موصوف اور فی المکان کو (کائنۃ) نکرہ کے متعلق قرار دیکر اس نکرہ کو انتھاء الغایۃ معروض کی صفت قرار دیا ہے۔ جس سے بخیر یاد نہونے کی تابعدار ہو تو جاری ہے۔ ان سب صورتوں میں صحیح ترکیب ہماری بیان کر رہے ہیں۔

(۱۱) صفحہ ۱۱۴ پر قد یکن ما بعدھا واخلای ما قبلہا میں (لا خلاً) کی ترکیب کرتے ہوئے فرماتے ہیں (لا خلاً صیغہ اسم فاعل امیں ضمیر ہو مستتر جو کہ راجح ہے۔ ما موصول کی طوفاً اسکا نائب فاعل، اقول مستحان اللہ یدوبندی خود لائی ہے کہ اسم فاعل کیلئے نائب فاعل بندی بھی جانتے ہیں کہ اسم فاعل کے لئے فاعل ہوتا ہے۔ نائب فاعل نہیں ہوتا پھر اسی صفحہ پر (اذ اقمتم الی الصلوۃ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (اذ احواف شیطانی) جس سے ناظرین کو باور کرایا جا رہا ہے کہ دارالعلوم دیوبندی عظیم المرتبت درس گاہ میں درجہ علیا کے مدرس صاحب کو خمیسہ تک یاد نہیں۔ اسی صفحہ پر ایک عدد دیوبندی بدعت کا اظہار فرمایا ہے وہ یہ کہ قد یکن ما بعدھا واخلای ما قبلہا۔ کو جزائے مقدم اور ان کا ما بعد تھا میں جنس ما قبلہا کو شرط مؤخر قرار دیکر فرماتے ہیں۔ جزائے مقدم اور شرط مؤخر ملکہ شرطیہ جزائیہ ہوا) اقول ان ذات شریف سے کوئی پوچھے کہ تو یوں نے تو جملہ کی کسی قسم کو درجہ شرطیہ جزائیہ کیساتھ موسوم کیا نہیں تو ایکاد بندہ سے یا بندی

(۱۲) صفحہ ۱۵ پر سوت البالد حتی الشوق کی ترکیب میں (البلد) کو مفعول بہ قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ کیونکہ (سوت) فعل متعدی نہیں جس کے مفعول کو متعلق ہو مفعول بہ اور قرأت و ذکر حتی الدعاء ایام الدعاء کی ترکیب میں وہی بوندی رٹ اختیار فرمائی ہے کہ حتی اللہ انفسہم اللہ علیہم السلام (۱۳) صفحہ ۱۶ پر (فلا ینال حناتہ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (حتی) جار (لا) مجرور جار مجرور ملکہ حکم لفظ و انتہا (ب) اصل ہوا **اقول** یہ غلط ہے۔ کیونکہ جب یہ استعمال صحیح نہیں تو جار مجرور ملکہ نائب فاعل نہ کہا جائے گا چنانچہ مجرور کیساتھ ہر وقت صحت استعمال ملایا جاتا ہے۔ بلکہ یوں کہیں گے کہ لفظ (حناتہ) نائب فاعل۔ چنانچہ مولوی الہی بخش صاحب نے بھی اسی طرح فرمایا ہے۔

(۱۴) صفحہ ۱۷ پر (محو مروت علیہ معنی مروت بہ) کی ترکیب میں (مروت علیہ) کو جملہ قرار دیکر ذوالحال بنایا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ ذوالحال ہونا اسم کے خواص سے ہے۔ اور جملہ اسم نہیں ہوتا پھر ذوالحال کیسے ہوگا۔ جس کو نئی میر تک یاد نہ ہو اس کی رسائی یہاں تک کیسے ہو سکتی ہے۔ ہم سے سنئے اور یاد رکھئے۔ حاشیہ ملا عبد الحکیم سیالکوٹی بر حاشیہ ملا عبد الغفور قدس سرہانہ ذیل بحث خواص اسم صفحہ ۸۰ میں ہے ومن جملة اثناء التانیث المتحرکة وفاء النسبة وکنه فاعلاً ومفعولاً وموصوفاً واحداً وبتیة او متنی وجموعاً و منادی و مصغر و مکبر اھ صحیح ترکیب ہماری بیان کر رہی ہے۔

(۱۵) اسی صفحہ پر (ان کنتم علی سفیر) کی ترکیب میں (علی سفیر) کو (کاٹنے) کے متعلق قرار دیکر (کاٹنے) کو (کنتم) کی خبر بنا یا ہے۔ **اقول** یہ بھی غلط ہے کہ فعل ناقص کی خبر اس کے اسم کیساتھ نہ کر اور جمع میں مطابق نہیں جو ضروری ہے۔ بلکہ اس کا متعلق (کاٹنے) بصیغہ جمع نہ کر مقدار نہ نکالا جائے گا۔

(۱۶) صفحہ ۱۸ پر لیس کمثلہ شئ کی ترکیب میں (کاف) زائدہ کو (کاٹنے) مقدر کے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کہ حرف جار زائد متعلق نہیں ہوا اگر تکما مر مفضل۔ مولوی الہی بخش صاحب جو ہم بھی اس کو ظرف مستقر قرار دے گئے ہیں جو قابل تباع نہیں۔ صحیح ترکیب ہماری بیان کر رہی ہے۔ (۱۷) صفحہ ۱۹ پر (محو مارأیتہ مذیوم الجمعة او مندیوم الجمعة) کی ترکیب میں (مندیوم الجمعة) کو معطوف علیہ اور (مندیوم الجمعة) کو معطوف قرار دیکر مارأیتہ کے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ کیونکہ من حیث اللفظ (مُنْ) اور (مُنْدُ) کی دو مثالیں مقصور ہیں نہ من حیث المعنی کہ لفظ مخوان الفاظ میں نہیں جو جملہ من حیث المعنی کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔ کما مر تفصیلہ۔ اور جار کا تعلق ہر وقت ارادہ معنی ہوتا ہے۔ مندیوم الجمعة سے پیشتر (مارأیتہ) بقرینہ سابق اخصاراً محذوف کر دیا ہے تو اصل میں (مارأیتہ مندیوم الجمعة) من حیث اللفظ معطوف ہے اور (مارأیتہ مندیوم الجمعة) من حیث المعنی معطوف علیہ اور (او) بمعنی (و) ہے جیسے اس حدیث میں (فانما عیدک نبی اوصدق واشھید) جب شے پر صاحب ک عطف بواسطہ (او) کیا جائے یا مؤکد پر مؤکد کا جیسے ومن یکسب خطیئة اداثما۔ میں ایک قول پر یا مقام اباحت میں واقع ہو جیسے جالس الحسن او ابن سیرین میں تو (او) بمعنی (و) ہوتا ہے (کذا فی الاشمونی) عبارت کتاب اور حدیث شریف از قبیل عطف صاحب ہے۔ فتشکر۔ مولوی الہی بخش صاحب مرحوم بھی معطوف مطلق علیہ قرار دیکر متعلق قرار دے گئے ہیں جو قابل تباع نہیں۔

(۱۸) اسی صفحہ پر (وقد تکونان بمعنی جمیع المدة) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (تکونان فعل مضارع متنیہ مونث غائب فعل ناقص) میں ضمیر ہوا مستتر جو کہ راجع ہے مذکور مندیوم کی طرف وہ اس کا اسم **اقول** یہ غلط ہے اس واسطے کہ کہا تھا کہ ذات شریف کو صرف میر بھی یاد آیا (ان ذات شریف کے متعلق کہنے جو کچھ کہا یا کہیں گے خدا نوحہ استودہ کسی پر خاش پر مبنی نہیں بلکہ اظہار حقیقت ہے مضارع کے صیغہ متنیہ میں ضمیر فاعل (ہما) مستتر نہیں ہوتی۔ بلکہ الف ضمیر بارز فاعل ہے چنانچہ صرف میر صفحہ ۱۱ میں ہے (وقاد تصی و تنصی ان علامت غیبت و

حرف استقبال ست والفت علامت تشبیه مؤنث وضمیر فاعل ست۔

(۱۹) اسی صفحہ پر نحو ملائیتہ مذکور میں او منذ یومین کی ترکیب میں بھی وہی سابق تفصیل فرمائی ہے جسکی تفصیل ہم ابھی بیان کر چکے ہیں

نحوی ترکیب میں دوسرا نیا سر

(۲۰) صفحہ ۲۰ (الانکرة موصوفه) اور (الا فعلا ماضینا) اور (الا علی الاسم الظاہی) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (الا) حرف استثناء لغوی اقول یہ ذلت شریف نے نحوی ترکیب میں دوسرا نیا سر اختیار کیا ہے اور آخر کتاب تک اسی سر میں بولے ہیں۔ اس لفظ (لغو) کا تعلق (استثناء) کیساتھ قرار دیں یا (حرف) کیساتھ دونوں صورتیں لغوی ہیں۔ نحو یوں کی زبان میں نہ (الا) حرف لغوی کہلاتا ہے نہ استثناء (استثناء) لغوی یہ خاص دارالعلوم شریف کی بولی ہے جسکی لغویت کا ثبوت خود ذات شریف اسی صفحہ پر ایں لفظ پیش فرماتے ہیں (رو) و قسم کیلئے تین شرطیں ہیں ایک حذف فعل۔ دوسرا یہ کہ قسم امد سوال مستقل نہیں ہوتا اگر تیسرا یہ کہ ضمیر پر نہیں آتا (ان) ناظرین آپ نے دیکھا لفظ (دوسرا) اور لفظ (تیسرا) شرط کے لئے استعمال فرمایا ہے جو اردو زبان میں مؤنث مستقل ہے۔

(۲۱) صفحہ ۲۱ (وقد تكون بمعنى سب) کی ترکیب میں (بمعنی سب) کو (مستعلا) مقدر کے متعلق کر کے (اسکو) (تکون) کی خبر قرار دیا ہے اقول یہ غلط ہے۔ کیونکہ ہر تقدیر اشتقاق خبر و تکون کے ام کیساتھ خبر کی تائید میں مطابقت واجب ہے۔ اور (مستعلا) مؤنث نہیں۔ (۲۲) اسی صفحہ پر (و نحو و عالم یعمل یعملہ) کی ترکیب میں (یعمل یعملہ) کو (عالم) کی صفت کر کے (و عالم) جار مجرور کو فعل مقدر سے متعلق کرنے کے بجائے۔ جار مجرور کو (نحو) کا مضاف الیہ قرار دیا ہے۔ اقول یہ غلط ہے کہ جار مجرور مضاف الیہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ مضاف الیہ اسم ہو سکتا ہے یا جملہ۔ اور جار مجرور نہ اسم ہیں نہ جملہ۔

(۲۳) صفحہ ۲۳ (پر و اللہ لا ینزید فی الدار و لا عہد) کی ترکیب میں (ولا) کو نفی جنس کا فرما کر (نزیل) اور (عہد) کو ان کا اسم قرار دیا ہے۔ اقول یہ غلط ہے۔ اور یہی بات کی تائید کرتا ہے کہ ذات شریف کو بخیر ترک یاد نہیں۔ کیونکہ (لا) نفی جنس کے بعد اگر مفعول واقع ہو تو وہ علی نہیں کرتا پھر اس کیلئے اسم کیسے ہو گا۔ اگر باور ہو تو سنئے۔ نحو صفحہ ۱۸ میں ہے (و اگر بعد او معرف یا شد تکرار الا با معرف دیگر لازم باشد و لا ملغی باشد یعنی عمل نکند و ان مرفوع باشد ابتدا جوں کا زید عندی و لا عہد)

(۲۴) اسی صفحہ پر (فان کان جوابہ حلة اسمیة فان کانت مثبتة وجب ان تكون مصدرية بان اولام لا بتدلی) کی ترکیب میں (اسمیة) اسم منسوب کو بغیر ضم مرفوع (حلت) کی صفت قرار دیا ہے اقول یہ غلط ہے کیونکہ جنس اسم کے آخریائے نسبت ہو وہ بھی عمل کرتا ہے۔ بعض نحو یوں کے نزدیک بتاویل (منسوب) ہو کر اسم فاعل کی طرح اور بعض کے نزدیک بتاویل (منسوب) ہو کر اسم مفعول کی طرح۔ اسکے مرفوع کو بر تقدیر اول فاعل اور بر تقدیر دوم نائب فاعل کہتے ہیں۔ تو جس طرح اسم فاعل اور اسم مفعول کیساتھ ترکیب میں ان کے مرفوع کو نہ ملا نا خطائے فاحش ہے۔ اسی طرح اسم منسوب کیساتھ ترکیب میں اسکے مرفوع کو نہ ملا نا خطائے فاحش یقین نہ ہو تو سنئے۔ الفوائد الشافیہ میں زیر ترکیب (فان عدل خروجه عن صیغته الاصلیة) صفحہ ۲۳ پر فرمایا (وما اشتہر بین المعربین من ان الاصلیة صیغۃ لوصفہ)

بلا ضم نائب الفاعل فسا حۃ او غلط فاحش یقین کما مر التفصیل نقلاً عن شرح المفتاح للسید الشریف فاحفظہ فانہ ینفعک فی مواضع شتی) ان کے نزدیک (اسم بیائے نسبت) بتاویل (منسوب) ہے نظر میں اس کیلئے نائب فاعل یا فرمایا۔ اور مع الھوامع جلد دوم صفحہ ۱۹۲ میں اسم منسوب الیہ کے تغیرات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا (اذ یلیقہ ثلاث تفسیرات لفظی و نحو

کسے ما قبل الیاء وانتقال الاعراب الیہا۔ ومعنوی وھو صیورثہ اسم الما لم یکن لہ وحکی وھو رفعہ لما بعدہ
 علی الفاعلیۃ کالصفتۃ المشبھۃ نحو مرت برجل قرشی ابیہ کانک قلت منتسب الی قریش ابیہ ویطرد
 ذلک فیہ وان لم یکن مشتقاً وان لم یرفع الظاہر رفع الضمیر المستکن فیہ کما یرفعہ اسم الفاعل المشتق
 ان نزدیک بتاویل (منتسب) ہے لہذا اس کیلئے فاعل بیان فرمایا۔ اور (فان کانک مثبتہ) کی (فا) کو حرف تفصیل لکھا ہے۔ **اقول**
 یہ غلط ہے کیونکہ یہ (فا) نجات کی اصطلاح میں حرف تفصیل نہیں کہلاتی بلکہ اسکو نحوی فاعل جزیئہ کہتے ہیں کیونکہ اس کا مابعد شرطاً قبل کیلئے جزیئہ ہوتا ہے۔
 (۲۶) صفحہ ۲۳ پر بھی (وان کان جوابہ جملہ فعلیۃ فان کانک مثبتہ) کی ترکیب میں (فعلیۃ) اسم ضمیر کو بدون ضم مرفوع صفت
 قرار دیا ہے اور (فان کانک) کی (فا) کو حرف تفصیل۔ اسکے علاوہ۔

تیسرا نیا مسر

یہ اختیار فرمایا کہ (ان کان جوابہ الخ) کو جملہ شرطیہ جزیئہ تحریر کیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ کیونکہ یہ جملہ شرطیہ معطوفہ ہے۔ اسکو جزیئہ کہتے
 کی کوئی شک نہیں۔ نیز اسی صفحہ پر (واللہ لا فعلن کذا) کی ترکیب میں (کذا) کو جار مجرور کہہ کر لا فعلن سے متعلق قرار دیا ہے۔ یہ ساقی کی
 طرح تفصیل ہے۔ کیونکہ (کذا) جار مجرور نہیں۔ اسم کنا یہ ہے۔

(۲۷) اسی طرح صفحہ ۲۴ پر (وان کانک منفیۃ فان کانک فعلاً ماضیاً الخ) کی ترکیب میں (ان کانک منفیۃ الخ) کو جملہ شرطیہ
 جزیئہ اور (فان کانک) کی (فا) کو حرف تفصیل اور (واللہ ما فعلن کذا) اور (واللہ لا فعلن کذا) اور (واللہ ما فعلن کذا)
 کی ترکیب میں (کذا) کو جار مجرور قرار دیا ہے۔

(۲۸) صفحہ ۲۵ پر (ان کان قبل القسم جملہ کالجملۃ لقی وقت جوابہ) کی ترکیب میں (وقت) کی ضمیر مستتر کا مرجع جملہ قرار دیا
اقول یہ غلط ہے ورنہ جملہ صلہ کا عامل موصول سے خلوا لازم آئے گا بلکہ اس کا مرجع (القی) ہے۔
 (۲۹) اور (جوابہ) کو (وقت) کا مفعول بہ قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ بھی غلط کہ (وقت) فعل متعدی نہیں بلکہ (وقت) معنی
 (صارت) کو متضمن ہے۔ ضمیر مستتر اسم اور (جوابہ) خبر کما فی الفوائد الشافیہ ص ۱۷۔

(۳۰) صفحہ ۲۶ پر (والفاعل فیہا ضمیر مستتر کی ترکیب میں (مستتر) کو اسم فاعل تحریر کر کے اسمیں ضمیر پوشیدہ کو نائب فاعل قرار
 دیا ہے **اقول** یہ غلط ہے کہ اسم فاعل کے لئے نائب فاعل نہیں ہوتا۔ فاعل ہوتا ہے۔

(۳۱) اسی صفحہ پر (تعیننا للفعلیۃ) کی ترکیب میں (ھی) ضمیر مستتر کو اسکا فاعل قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے بلکہ وجہ اول
 اسلئے کہ صیغہ ثننیہ میں ضمیر واحد مستتر ہونیکے کیا معنی۔ دوم اسلئے کہ ماضی کے صیغہ ثننیہ میں ضمیر مستتر ہی نہیں ہوتی بلکہ الف ضمیر باندہ فاعل
 ہے۔ یہ وہی بات ہے کہ ذات شریف کو صرف میر تک یاد نہیں۔ اگر یاد رہو تو سنئے صرف میر ماضی میں ہے (والف در نصوص علامت ثننیہ نوٹ
 وضمیر فاعل ست)۔

النوع الثانی

(۳۲) صفحہ ۲۷ پر (وھی تدخل علی المبتدأ والخبر کی ترکیب میں (ھی) کو مبتدأ بنا کر (تدخل) کی ضمیر مستتر فاعل کا مرجع
 (حرف) قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے ورنہ جملہ خبر کا عامل مبتدأ سے خلوا لازم آئیگا بلکہ (ھی) مستتر کا مرجع (ھی) باندہ ہے۔

(۳۳) صفحہ ۲۸ پر (وہی للتشبیہ) کی ترکیب میں (للتشبیہ) جار مجرور کا متعلق محذوف (مستعمل) بصیغہ مذکر نکال کلا سکو (وہی) مبتدا کی خبر قرار دیا ہے۔ اسی طرح (وہی للاستدراک) اور (وہی للتمنی) کی ترکیب میں - **اقول** - یہ غلط ہے کیونکہ خبر کی (وہی) مبتدا کے ساتھ تانیث میں مطابقت نہیں رہتی - جو واجب ہے۔ بلکہ اس کا متعلق صیغہ مؤنث نکالا جائے گا۔

(۳۴) اسی صفحہ پر (تکونان متغایرتین) کی ترکیب میں (متغایرتین) کو اسم فاعل تحریر کر نیلے باوجود اس میں ضمیر مستر کو اس کا نائب فاعل قرار دیا ہے **اقول** - یہ غلط ہے کما مَر۔ بلکہ ضمیر مستر فاعل ہے۔

(۳۵) صفحہ ۲۹ پر بھی (وہی للترجی) کی ترکیب میں (وہی) کو مبتدا قرار دیکر (للترجی) کو (مستعمل) کی متعلق قرار دیا سکو خبر (وہی) قرار دیا ہے **اقول** یہ غلط ہے۔ کما مَر۔

(۳۶) اسی صفحہ پر (یستعمل فی الممکنات کما مَر) کی ترکیب میں (کما مَر) کو (یستعمل) مذکور کے متعلق قرار دیا ہے **اقول** یہ غلط ہے کہ کاف عروج تشبیہ ہمیشہ ظن مستقر ہوتا ہے۔ کما مَر۔

(۳۷) اسی صفحہ پر (فلا یقال لعل الشَّباب یعود) کی ترکیب میں (لعل الشَّباب یعود) کو بایں طویر انشائیہ بنا کر کہ (الشَّباب) اسم (لعل) اور (یعود) خبر کا لقال کا نائب فاعل قرار دیا ہے **اقول** - یہ بدوجہ غلط ہے۔ اولاً اسلئے کہ جملہ نائب فاعل نہیں ہوتا کیونکہ نائب فاعل ہونا اسم کے خواص سے ہے۔ ثانیاً اسلئے کہ جب یہ استعمال درست نہیں تو نہ اس کے معنی مراد ہو سکتے ہیں نہ اس کے اجزاء کو اسم و خبر قرار دیا جائے گا پھر ترکیب کسی صرف یہ کہیں گے کہ لفظ (لعل الشَّباب یعود) نائب فاعل۔ اگر یقین نہ ہو تو ہم سے سنئے الفوائد الشافیہ صفحہ ۱۱ میں کافیدہ کے قول زیر بحث مرفوعاً و امتنع ضرب غلامہ زیداً - کی ترکیب کرتے ہوئے فرمایا (وَمَا طِفَّة - امتنع مَا ضُرِب - ضرب غلامہ زیداً - مراد اللفظ مرفوع تقدیراً فاعل امتنع وَهُوَ مَعَهُ جملۃ فعلیۃ لَا لَعْل لَهَا عطف علی جملۃ جَا زیداً لَمَّا كَانَ هَذَا اللفظ ممتنع القول لَا یراد معنَا و لَا یراد جزائیہ کما توہمہ بعض الطلبة)

النوع الثالث

(۳۸) صفحہ ۳۰ پر (ترفعان لا سمي) کی ترکیب میں اور (تنصبان الخب) کی ترکیب میں دونوں فطوں کے اندر ضمیر فاعل (تھا) بیان کی ہے **اقول** - یہ غلط ہے کما مَر زید برآں یہ کہ جملہ اولیٰ کو معطوف علیہ اور جملہ ثانیہ کو معطوف قرار دیکر بایں سر بوتے ہیں (معطوف علیہ معطوف سے ملکر جملہ فعلیہ معطوف ہوا) جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ذات شریف کو بخوبی ترکیب سے اصلا مس نہیں کیونکہ معطوف علیہ اور معطوف کو ایسے مقامات پر ملاتے ہیں جن میں ان کا قبل سے کسی قسم کا تعلق ہو۔

النوع الرابع

(۳۹) صفحہ ۳۱ پر (وہی بمعنى مع) اور (وہی للاستثناء) کی ترکیب میں (وہی) کو مبتدا بنا کر دونوں جگہ جار مجرور کا متعلق مقدم (مستعمل) بصیغہ مذکر قرار دیا ہے **اقول** - یہ غلط ہے کما سبق۔

(۴۰) اسی صفحہ پر (هذه الحروف الخمسة تنصب الاسماء اذا كان مضافاً الى اسم آخر) کی ترکیب میں (هذه الحروف الخمسة) کو مبتدا اور (تنصب الاسماء اذا كان مضافاً الى اسم آخر) کو شرط مؤخر بنا کر جملہ شرطیہ کو خبر مبتدا قرار دیا ہے۔

اقول۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ یہاں پر (اذا) معنی شرط کو متضمن نہیں بلکہ محض ظرفیت کے لئے ہے۔ اور ما بعد کی طرف مضاف۔ اور (تغصب) خبر مبتدا کا مفعول فید۔ (اذا) کو شرطیہ قرار دینے سے جزا کا تقدم لازم آئے گا جو خلاف اصل ہے جس کا ارتکاب بلا ضرورت نہیں کیا جاتا اور یہاں ضرورت متحقق نہیں۔ (۱۴۱) صفحہ ۳۲ پر (ہیئتہ شریف القوم) اور (ای فضل القوم) کی ترکیب میں (شریف) اور (افضل) دونوں صفت کے صیغوں کو بغیر ضم فاعل لکھا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے۔ کما مضی۔ ان دونوں کی صحیح ترکیب البشیر الکامل میں دی گئی جائے۔

النوع الخامس

(۱۴۲) صفحہ ۳۲ پر (اسلمت ان دخل الجنة) اور (اسلمت ان دخلت الجنة) کی ترکیب میں (ان ان دخل الجنة) اور (ان دخلت الجنة) کو (اسلمت) کا مفعول بہ قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ (اسلام) بمعنی (داخل شدن در دین محمدی) متعدی نہیں۔ اور یہ (اسلمت) باین معنی (اسلام) سے مشتق ہے۔ اور صحیح بات یہ کہ اس (ان) سے پیشتر (کلام) حرف جر پر لے تعلق محذوف ہے جس کے حلت کو (ان) اور (ان) سے پیشتر نحوی قیاسی کہتے ہیں۔

(۱۴۳) اسی صفحہ پر (اصلھا لا ان عند الخلیل) کی ترکیب میں (لا ان) کو (عند الخلیل) کو حال قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے۔ ورنہ (اصلھا) مبتدا پر (لا ان) خبر مقید کا محل درست نہ رہے گا۔ اور صحیح ترکیب یہ کہ (عند الخلیل) مبتدائے محذوف (ھو) کی خبر ہے۔ اور یہ ترکیب بھی کر سکتے ہیں کہ (عند الخلیل) کو نسبت کا ظرف قرار دیں جو مبتدا اور خبر کے درمیان ہے۔ کما فی الفوائد الشافیہ صفحہ ۱۱۰۔

(۱۴۴) اسی صفحہ پر (ای یکن ما قبلھا سنبالما بعدھا) کی ترکیب میں (قبلھا) اور (بعدھا) کی ضمیر مضاف الیہ کا مرجع (ما) کو قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے بلکہ (کے) اس کا مرجع ہے۔

(۱۴۵) صفحہ ۳۲ پر (اسلمت کئی ان دخل الجنة) کی ترکیب میں (ان دخل الجنة) کو جملہ فعلیہ خبریہ بنا کر (اسلمت) کا مفعول لہ قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ جملہ مفعول لہ نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ مفعول لہ ہونا اسم کا خاصہ ہے۔ اور صحیح یہ کہ یہ دو جملے ہیں۔ ایک (اسلمت) اور دوسرا (کئی ان دخل الجنة) اور یہ جملہ معتللہ ہے۔ کما فی الفوائد الشافیہ صفحہ ۲۹۹۔

(۱۴۶) اسی صفحہ پر (فان الاسلام سبب لدخول الجنة) کی ترکیب میں (سبب) کو مصدر قرار دیکر (لدخول الجنة) کو اس سے متعلق کیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے اس لئے کہ (سبب) مصدر نہیں۔ ورنہ (الاسلام) پر حمل درست نہ ہوگا۔ کہ دو متغایر مصادر میں حمل نہیں ہوتا بلکہ (سبب) بمعنی مایتوصل بہ الی غیرہ ہے یعنی (ذلیعہ) اور (لدخول الجنة) ظرف مشعر ہو کر اسکی صفت ہے۔

النوع السادس

(۱۴۷) صفحہ ۳۵ پر (مثل لم یضرب معنی ماضی) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (مثل مضاف لہ یضرب (مراد لفظ) متعلق کا ٹن کے ہو کر مبتدا) **اقول**۔ یہ غلط بلکہ مجنونانہ بڑی ہے۔

(۱۴۸) صفحہ ۳۶ پر (وھی ضد کلام الامرای طلب تیرا الفعل) کی ترکیب میں (ضد کلام الامرای) کو مفعول اور (الطلب تیرا) کو (ثابتہ) مصدر سے متعلق کر کے (ثابتہ) کو مفعول قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ جب (آئی) تفسیر المفرد المفرد کے لئے لایا جائے تو ماقبل معطوف علیہ یا مبتدا نہ ہوتا ہے اور ما بعد عطف بیان یا بدل کا متر عن الجمع۔ اور عطف بیان میں واجب ہے کہ معطوف علیہ کیا تھے تفریع

تکیر اور تذکیر و تانیث میں مطابقت ہو۔ یہاں مطابقت نہیں کہ (ثابتہ) نکرہ اور مؤنث ہے۔ اور (ضد لام الاصل) معروف اور مذکر اشمونی
 شرح الفیہ کے قول (کاجماعتهم) پر حاشیۃ الصبان جلد دوم صفحہ ۶۴ میں فرمایا۔ (ای علی وجوب مطابقة البیان والمبین تعریفاً و
 تذکیراً و افراداً وغیرہ۔ و تذکیراً وغیرہ) تو ثابتہ کا عطف بیان ہونا باطل ہوا۔ اور بدل کیلئے اگرچہ تعریف و تذکیر میں مطابقت واجب نہیں
 مگر تذکیر و تانیث میں واجب ہے چنانچہ اشمونی جلد دوم صفحہ ۹۸ میں ہے۔ (وَلَمَّا الْاَفْرَادُ وَالتَّذْکِیْرُ وَاضْدَادُهُمَا فَانْ كَانَ بَدَلُ کُلِّ صَافِقٍ
 مَتَّبِعُهُ فِیْهَا مَا لَمْ یَمْنَعْ مِنَ التَّثْنِیَةِ وَالتَّجْمِیْعِ) یہاں ثابتہ مؤنث ہے اور (ضد) مذکر تو اس کا بدل ہونا بھی باطل ٹھہرے۔
 مولوی آبی بخش صاحب مرحوم بھی اس مقام پر ترکیب مذکور کی گئی ہیں جو قابل تبدل نہیں۔ اور صحیح یہ ہے کہ (ای) یہاں تفسیر الجملۃ بالجملة
 کے لئے ہے اور (الطلب ترک الفعل) غرض مستقر ہو کر (رہی) محذوف مبتدا کی خبر ہے۔ اور یہ جملہ مفسرہ۔

(۴۹) صفحہ ۳۷ پر (و تسمی الاولی شوطاً والثانیۃ جزءاً) کی ترکیب میں (الثانیۃ) کو فعل مقدر تسمی کا نائب عمل اور (جزءاً) کو اسکا مفعول
 قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ تقدیر تسمی کی طرف ضرورت داعی نہیں اور تقدیر بدون ضرورت خطا ہے صحیح یہ کہ (الثانیۃ) کا عطف
 (الاولیٰ) پر ہے اور (جزءاً) کا (شوطاً) پر الفوائد الشافیۃ صفحہ ۲۸ میں (رو فیہ تقدیر شئی بلا اقتضاء و هو مدرخول کما فی معنی اللبیب۔

النوع السابع

(۵۰) صفحہ ۳۸ پر (حال کوکھا مشقۃ) کی ترکیب میں (مشقۃ) کو اسم فاعل کہنے کے باوجود اسمین ضمیر مستر کو نائب فاعل قرار دیا ہے۔
اقول۔ یہ غلط ہے جو مبتدی طلبہ پر بھی مخفی نہیں۔

(۵۱) صفحہ ۳۹ پر (ویکون الفعل الاول سبباً للفعل الثانی) کی ترکیب میں (سبباً) کو سابق کی طرح مصدر قرار دیا ہے۔ اور (ویکون)
 الاول شوطاً والثانی جزءاً) کی ترکیب میں سابق کی طرح (الثانی) اور (جزءاً) کو ایسی محذوف کا نائب فاعل اور مفعول بہ قرار دیا ہے۔ **اقول**
 یہ غلط ہے۔ کما من آنفا۔

(۵۲) اسی صفحہ پر (فالجزء واجب فی المضارع) کی ترکیب میں (واجب) کو اسم فاعل تسلیم کرنے کے باوجود اسمین ضمیر مستر کو اس کا
 نائب فاعل قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے۔ کما سبق آنفا۔

(۵۳) اسی صفحہ پر (و هو لا یستعمل الا فی نودی العقول) کی ترکیب میں بیان کیا کہ (لا یستعمل) میں ضمیر (ہی) مستر ہے **اقول**۔ یہ غلط ہے
 کہ (لا یستعمل) ہیئت مذکر ہے اور (ہی) ضمیر مؤنث اور صیغہ مذکر میں ضمیر مؤنث پوشیدہ نہیں ہوتی۔ بلکہ اسمین ضمیر مستر (هو) ہے۔

(۵۴) صفحہ ۴۰ پر (مخون یکرم منی اکرمه) کی ترکیب میں (مخون) کو اسم موصول قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے۔ یہ نہیں سوچا کہ اسکا جائزہ
 کی بحث ہو رہی ہے اور یہ مثال (مخون) جائزہ کی ہے۔ ہر صفحہ اسی قسم کی خرافات سے لبریز ہے۔ ہر صفحہ کی خرافات کو بالاستیعاب بیان نہیں کر رہا
 ہوں۔ ورنہ اس کے لئے دفتر درد کا سہ نہ آتی فرست۔ اب تک جو خرافات ظاہر کی گئیں اور آئندہ جو ظاہر کی جائیں گی بطور نمونہ ہیں۔ تاکہ ناظرین کو دارالعلوم
 دیوبند میں درجہ علیا کے مدرس مولوی ظہور احمد کی خود انی معلوم ہو جائے۔

(۵۵) اسی صفحہ پر (ما تشتر اشتی) کی ترکیب میں (دما) کو شرطیہ قرار دیکر چھوڑ دیا ہے اس کیلئے محال غراب بیان نہیں کیا۔ **اقول**۔
 یہ غلط ہے کہ (دما) یہاں مبتدا مرفوع محلاً۔ اور (تشترا اشتی) شرط و جزا ملکہ اس کی خبر ہے۔

(۵۶) اسی صفحہ پر (یشتر) (و هو لا یستعمل الا فی غیر ذوی العقول) کی ترکیب میں فرمایا۔ (غیر) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکہ متعلق ہوا

(کلاستعل فعل کے) **اقول**۔ یہ غلط ہے جتنی بھی سن کر فلک شکات قہرہ لگائیں گے کہ اُس سے پیشتر (فی) حرف جار موجود اور یہ مجرور مانع ہوا ہے علاوہ انہیں ترکیب میں حرف جار کو متعلق کہا کرتے ہیں نہ اسم کو۔

(۵۷) صفحہ ۴۱ پر (مقی تذهب اذہب) کی ترکیب میں (مقی) کو حرف شرط فرمایا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے۔ اتنا نہ سوچا کہ (مقی) کو کیا ہے جائزہ میں شمار کیا ہے۔ پھر حرف کیسے ہوگا۔

(۵۸) اسی صفحہ پر (انما تمش امش) کی ترکیب میں (ایما) کو حرف شرط فرمایا۔ **اقول**۔ یہ بھی غلط کا سائے جائزہ میان ہو رہے ہیں، انہیں میں سے یہ بھی ہے مگر ضعف لہری کی شکایت تھی تو چشمہ لگانا چاہئے تھا۔ مگر چشمہ کام نہ دے گا چشمہ ادب کی ضرورت ہے۔

(۵۹) صفحہ ۴۲ پر (مما تذهب اذہب) اور حیثا تفقد اقد کی ترکیب میں (ھما) اور حیثا کو اسم جازم کہہ کر چھوڑ دیا۔ اور دونوں کا محل اعراب بیان نہیں کیا۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے۔ دونوں مفعول فیہ مقدم ہیں۔ اسی طرح صفحہ ۴۱ پر (آئی تکن اکن) کی ترکیب میں (آئی) کو اسم جازم کہہ کر چھوڑ گئے ہیں۔ محل اعراب بیان نہیں کیا۔ وہ بھی مفعول فیہ مقدم ہے۔

(۶۰) صفحہ ۴۳ پر (اذما تفضل افضل) کی ترکیب میں (اذما) کو اسم جازم کہہ کر چھوڑ دیا ہے محل اعراب بیان نہیں کیا۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے۔ بر قول شایع علیہ الرحمۃ (ما) کی طرح مفعول بہ مقدم منصوب محو ہے اور بر قول تحقیق مفعول فیہ مقدم منصوب محو۔

التوع الثامن

(۶۱) صفحہ ۴۴ پر (اذا مرکب مع احدا واثنين او ثلث او اربع الخ) کی ترکیب میں (اذا) کو ابتدا و فرمایا (اذا) اسم ظرف متضمن معنی شرط پھر ذات شریف اسکی شرط جزا بیان نہیں کی۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے کہ یہاں پر (اذا) معنی شرط کو متضمن نہیں۔ بلکہ ظرفیت محض کیلئے ہے۔ (۶۲) اسی صفحہ پر (ان کان موشا فقتل احدی عشیرۃ امراة) کی ترکیب میں فرماتے ہیں شرطیاتی جزا سے ملکر جملہ اسمیہ بشریہ معطوفہ ہوا۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ نہ مختصی اور ان کے متبعین کے نزدیک شرط جزا کا مجموعہ شرطیہ کہلاتا ہے اور باقی نجات کے نزدیک جملہ فعلیہ کہتا فی الھمع صفحہ ۱۳ جلد اول۔ اور خود ان ذات شریف نے اسی کتاب ایضاح العوامل کے مقدمہ میں صفحہ ۲ پر باقی نجات کے قول کو بطور سرقہ اپنی تحقیق قرار دیکر فرمایا اور اگر تدقیق نظر کی جائے تو قول تحقیقی یہی ہوگا۔ کہ اصل الاصول صرف دو قسم ہیں۔ ایک اسمیہ دوسرا فعلیہ۔ اس لئے کہ ظرفیہ درحقیقت یا تو فعلیہ ہوتا ہے یا اسمیہ جیسا کہ لہری اور کوئی نخیوں کا قول ہے۔ اسی طرح شرطیہ اصل میں جملہ فعلیہ ہے۔ حرف شرط داخل ہو جائے اخش نے اسکو ایک مستقل قسم شرطیہ بنادیا) اے سبحان اللہ۔ آپ تدقیق نظر۔ اور وہ بھی باوجود ضعف بصر۔ ما شاء اللہ جسکو بخیر اور صرف میر تک محفوظ نہوں وہ تدقیق نظر کرے۔ استغفر اللہ۔ میں خیال مست و محال ست و جزوں۔ اگر باور نہ ہو تو سنئے آپ فرماتے ہیں۔ کہ (ظرفیہ درحقیقت یا تو فعلیہ ہوتا ہے یا اسمیہ جیسا کہ لہری اور کوئی نخیوں کا قول ہے) اور اگر تسلیم کر لیا جائے کہ لہری اور کوئی نخیوں کا یہ قول ہے تو ذات شریف کی تدقیق نظر نے کیا تیر مارا۔ اُس سے کیا نئی بات پیدا ہوئی۔ یہ تو پہلے سے اُن کا قول تھا ہی۔ صد ہا سال پیشتر جو بات کہی گئی تھی اسکو اپنی تحقیق قرار دے رہے ہو ماسی کا نام تدقیق نظر ہے کلا حول وکلا قوۃ لا باللہ العلی العظیم۔ مگر ہمیں سپر بھی تعجب نہیں کہ دارالعلوم دیوبند میں پہلے سے یہی ہونا چلا آ رہا ہے۔ کہ سابقہ حواشی و شرح کو طبع کر کے اپنی جانب منسوب کرتے رہے ہیں۔ تاکہ ناواقف سمجھیں کہ دارالعلوم میں درسی کتب کی خدمات انجام دی جا رہی ہیں۔ چنانچہ اسی دارالعلوم دیوبند کے شیخ الادب مولوی اعجاز علی صاحب نے کتب ادب پر جو حواشی چڑھائی ہیں۔ سب کے سب میں بلفظہ سابقہ حواشی موجود ہیں مگر آخر میں تحریر کر دیا۔ اعجاز علی غفرلہ۔ جس سے مفہوم ہوتا ہے کہ یہ حضرت کی ذہنی کاوش کا نتیجہ ہے

حالانکہ گرہ کا کچھ بھی نہیں۔ ثانیاً اگر بصری اور کوئی نحووں نے کہا تھا کہ ظرفیہ اصل میں فعلیہ یا اسمیہ ہے تو انہوں نے جملہ کی فعلیہ ہمیشہ ظرفیہ۔
 تین قسم کیوں قرار دیں دو پر اقتصار کیوں نہیں کیا۔ کیا آپ کی طرح اُن کے سر میں بھی پھوڑا نکلا تھا کہ قسیم شے کو اصل میں شے قرار دیکھئے۔
 استفعل اللہ۔ حقیقت یہ ہے کہ ذات شریف جملہ ظرفیہ کے معنی ہی نہیں تھے۔ اب ہم سے سنئے۔ معنی اللیب جلد دوم صفحہ ۲۴ میں ہے (والظرفیۃ) المصد
 بظرف او مجرور نحو عند ذیل طئی الدار زید اذا قدت زیداً فاعلاً بالظرف والجار والھجر وکلاً بالاستقرار المحذوف وکلاً مبتدئ
 محذوف عنہ بھما یعنی ظرفیہ وہ جملہ ہے جس کے شروع میں ظرف ہو یا جار مجرور جیسے عند ذیل زید اور انی الدار زید جبکہ ان مثالوں میں زید کا
 رافع ظرف اور جار مجرور کو قرار دیں نہ استقرار محذوف کو (وہ نہ فعلیہ ہو جائے گا اگر استفعل مقدّر مانا اور اب اصل عبارت یوں ہوگی ا استف
 عند ذیل زید۔ اس صورت میں زید کا رافع فعل استفعل ہے یا اسمیہ ہو جائیگا اگر استفعل اسم فاعل مقدّر مانا۔ اب اصل عبارت یوں ہوگی۔
 استفعل عند ذیل زید۔ اس صورت میں زید کا رافع استفعل اسم فاعل ہے اور یہ جملہ اسمیہ اسلئے ہوا کہ مثال ملکہ میں (مستقر) مبتدائی قسم ثانی ہے۔
 اور (زید) فاعل قائم مقام خبر اور نہ زید کو مبتدأ مؤخر اور ظرف یا جار مجرور کو خبر مقدم قرار دیں ورنہ جملہ اسمیہ ہو گا نہ ظرفیہ چونکہ بصری کے نزدیک ظرف
 اور جار مجرور کا عمل اعتماد کیساتھ مشروط ہے کہ اُن سے پیشتر استفہام ہو یا نفی یا موصوف یا موصول یا مبتدأ ایسا ذوالحال۔ نہ کو فیہ کے نزدیک اور
 نہ اخفش کے نزدیک جو کات بصری سے ہیں۔ نظریہ آں دونوں مثالوں میں ہمزہ استفہام ذکر فرمایا تاکہ مثالیں اتفاقی ہو جائیں۔ اب تو ایمان
 لے آئیے کہ ظرفیہ اصل میں نہ فعلیہ نہ اسمیہ بلکہ قسم مستقل ہے۔ ثالثاً جملہ شرطیہ کے اضافہ کی نسبت اخفش کی جانب غلط۔ اس کے موجد آپ کے دینی
 مورث اعلیٰ یاس معنی کہا کہ دیوبندیت کا جنم بطن اختزال سے ہوا ہے۔ خیر یہ اخفش۔ زخمی سے کیئے۔ سو سال مقدم میں۔ انکی وفات ۷۱۵ھ
 میں ہوئی اور زخمی کی ۷۳۸ھ میں۔ اور امام سیوطی علیہ الرحمۃ مع الھوامع رج صفحہ ۱۳ میں فرماتے ہیں (و زاد الزخمی وغیرہ فی الجمل
 الشیطانیۃ) اور زخمی وغیرہ نے جملوں میں شرطیہ کا اضافہ کیا۔ اگر اضافہ کر نیوالے یہ اخفش تھے تو زخمی کی جانب نسبت امام ہرگز نہ فرماتے۔
 جس کا زمانہ کئی صدی متاخر ہے کیونکہ ایسے مقام علامہ کی طرف نسبت فرمایا کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں اتنا نہیں سوچا کہ یہ اخفش نجات بصری سے تھے۔
 جن کے نزدیک جملہ کی صرف تین قسمیں ہیں۔ اسمیہ۔ فعلیہ۔ ظرفیہ۔ جسکو زخمی نے شرطیہ کیساتھ موسوم کیا۔ وہ اُن کے نزدیک فعلیہ کہلاتا ہے اور
 یہ تسمیہ اُن کی اصطلاح کے بعد حادث ہوا۔ اسی واسطے امام سیوطی علیہ الرحمۃ مع الھوامع میں بعد عبارت ملکہ فرمایا۔ والصواب ا تھا فعلیہ۔
 تاکہ اقسام جملہ میں بے فروست اضافہ نہ ہو۔ ورنہ لامشاحۃ فی الاصطلاح کے پیش نظر زخمی کا تخطیہ درست ہو گا تخطیہ کے باوجود ترکیب میں بھی
 اصطلاح حادث رائج ہو گئی۔ چنانچہ الفوائد الشافیہ میں سی پر عمل فرمایا اور انکی اتباع میں مجھے بھی اسی کو اختیار کیا ہے۔ الغرض جب یہ تسمیہ بصری کی
 اصطلاح بعد حادث ہوا تو نام ہاد تفتیق میں یہ کہنا کس طرح درست ہو گا کہ (حرف شرط داخل ہو جائے سے اخفش نے اسکو ایک مستقل قسم شرطیہ بنا دیا) لا حول
 ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

(۶۳) صفحہ ۲۵ پر (وطرفی ترکیب غیرہ الی تسع مع عشی کی ترکیب میں فرماتے ہیں (الی حرف جر تسع مجرور و جار مجرور سے ملکہ متعلق ہوا
 مصدر کے) اقول۔ یہ غلط ہے بلکہ ظرف مستقر ہو کر (غیرہا) سے حال ہے۔ فہم شریف کی اس عبارت کے معنی تک سالی نہیں ہوئی۔ ورنہ
 (لا ضللتھم) کا مصدر نہ بنتے

(۶۴) اسی صفحہ پر (ان تقول فی المذکر ثلثۃ عشر رجلاً واریعۃ عشر رجلاً الی تسعۃ عشر رجلاً) کی ترکیب میں (الی تسعۃ عشر
 رجلاً کو (تقول) مذکور سے متعلق قرار دیا ہے اقول۔ یہ غلط ہے۔ بلکہ یہ بھی ظرف مستقر ہو کر (وما نراد علیہما) حرف عطف اور مطوف علیہ
 (۶۵) اسی صفحہ پر (بتائید الحجۃ الاول) کو بھی (تقول) مذکور سے متعلق قرار دیا ہے۔ اقول۔ یہ غلط ہے بلکہ یہ بھی ظرف مستقر ہو کر (ثلثۃ عشر رجلاً)

مورث اعلیٰ طالع سر شہنشاہی مختصر لکھنؤ

۱۲

عہ مفرد عند التحقيق کے فعل (نہاد) کی صمیم فاعل سے حال مجبور (الی) کے ماقبل کا ممتد ہونا ضروری ہے۔ اور یہ دونوں

سے حال ہے۔

(۶۶) اسی صفحہ پر (وفی المؤنث ثلث عشرة امرأة واربع عشرة امرأة الى تسع عشرة امرأة بتذكير الجزاء الاول) کی ترکیب میں (الی تسع عشرة امرأة) کو اور بتذکرہ الجزاء الاول کو باعتبار عطف اُسی (تقول) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے بلکہ یہ دونوں بھی سابق کی طرح ظرف مستقر ہو کر حال ہیں۔ مگر بطریق سابق کا اول حال اور دوم حال بعد حال۔ اور اسکو ہماری ترکیب سے سمجھئے۔

(۶۷) صفحہ ۴ پر (وَأَمَّا طَوْبُ التَّكْيِيبِ فِي الْوَاحِدِ وَالْثَنَيْنِ إِلَى تِسْعٍ مَعَ عَشْرِينَ وَخَوَاتِهِ إِلَى تِسْعِينَ) کی ترکیب میں (الی تسع) کو اور (الی تسعين) کو (التكيب) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے کیونکہ ایک معنی کے دو حرف جار بڑن عطف ایک شے سے متعلق نہیں ہوتے۔ اگر بار نہ ہو تو سنئے۔ الفوائد المشافیه صفحہ ۴۴ میں ہے: و عدم تعلق الجارین لمعنی واحد بفعل واحد مشروط بعدم التبعیۃ واما علی طویق التبعیۃ فلا مانع من ذلك التعلق كما فی مررت بزيد وبعمر وکما فی الاظهار

(۶۸) اسی صفحہ پر (فلان كان المميز منذ انفتول) (الی) بتذکرہ الجزاء الاول کی ترکیب میں (بتذکرہ) کو (فتقول) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے بلکہ یہ بھی ظرف مستقر ہو کر حال ہے۔

(۶۹) اسی صفحہ پر (وان كان المميز منذ انفتول) (الی) بتا لیت الجزاء الاول کی ترکیب میں (بتا لیت) کو (فتقول) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ بھی غلط ہے اور یہ بھی ظرف مستقر ہو کر حال ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ خان کان المميز منذ انفتول کی ترکیب میں فرماتے ہیں (شرط اپنی جزا سے ملکر جزا شرطیہ جزا یہ ہوا) اور (وان كان المميز منذ انفتول) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (شرط اپنی جزا سے ملکر جزا شرطیہ جزا یہ ہوا) اول ترکیب میں اصطلاح قیام اور حادث دونوں مخلوط ہیں۔ اور ترکیب دوم میں اُسی دیوندری نئے سر (جزائیہ) کا اختلاط جو پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔

(۷۰) صفحہ ۴ پر (تقول فی المميز المذکر) (الی) بتا لیت الجزاء الاول کی ترکیب میں (بتا لیت) کو (تقول) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ بھی غلط ہے اور یہ بھی سابق کی طرح ظرف مستقر ہو کر حال ہے۔

(۷۱) اسی صفحہ پر (وفی المميز المؤنث تقول) (الی) بتذکرہ الجزاء الاول کی ترکیب میں (بتذکرہ) کو (تقول) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ بھی غلط۔ اور یہ بھی ظرف مستقر ہو کر حال ہے۔ ان تمام مذکورہ بالا مقالمات کی صحیح ترکیب البشیر اکامل میں ملاحظہ فرمائیے۔ اور لوح دل پر نقش کر لیئے تاکہ پھر تفصیل میں گرفتار نہ ہوں۔

(۷۲) اسی صفحہ پر (ثلثه وعشرون رجلاً) کی ترکیب میں (ثلثه وعشرون) کو معطوف علیہ معطوف قرار دینے بغیر مزینا ہے۔ اسی طرح (اربعة وعشرون رجلاً) کی ترکیب میں (اربعة وعشرون) کو اسی طرح (اربعة وعشرون امرأة) کی ترکیب میں (اربعة وعشرون) کو اسی طرح قرار دیا جائے گا۔

(۷۳) اسی صفحہ پر (وعلى هذا القياس) کی ترکیب دوم میں (القياس) پر الف لام عوض تہوین بتایا ہے۔ **اقول**۔ یہ بھی غلط کیونکہ الف لام تعریف کے لئے ہوتا ہے اور تہوین تنکیر کے لئے اور دونوں میں منافات پھر ایک دوسرے کا عوض کیونکر ہو جائے گا۔ البتہ الف لام کبھی اسم ظاہر مضاف الیہ کا عوض ہوتا ہے جیسے وَعَلِمَ آدَمُ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا میں (الاسماء) پر الف لام (المسمیات) مضاف الیہ کے عوض ہے اور کبھی ضمیر مضاف الیہ کے عوض جیسے وَاشْتَقَلَ الرَّاسُ شَيْبًا میں (الرأس) پر الف لام (یا) ضمیر مضاف الیہ کے عوض ہے بیضاوی شریف صفحہ ۶۱ میں فرمایا: (إِذَا تَقَدَّرَ اسْمُ الْمُسْمِيَةِ فَحُذِفَ الْمُضَافُ إِلَيْهِ لِأَنَّ الْمُضَافَ عَلَيْهِ وَعُضُوفُ عِنْدَ اللَّامِ تَقُولُ تَعَالَى وَاشْتَقَلَ الرَّاسُ شَيْبًا) اور کبھی لام کے جیسے اسلمے موصولہ پر اور کبھی استفہام کے لئے جیسے قَطْرَبَ لَمْ يَكُنْ حَاكِيَةً كَمَا (أَلْ فَعَلَتْ) بمعنی هَلْ فَعَلْتَ۔

(۴۷) صفحہ ۸۸ پر ان کاں متضمنہ المعنی الاستفهام کی ترکیب میں فرمایا (متضمنہ اسم فاعل شبہ فعل ضمیر ہو مستتر اس کا نائب فاعل) اقول۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ اسم فاعل کے لئے نائب فاعل نہیں ہوتا۔ کہہ اَمَر۔

(۵۷) اسی صفحہ پر کہ رجلاً ضویتہ کی ترکیب میں (کہ رجلاً) کو (ضیت) فعل محذوف کا مفعول بہ قرار دیا ہے۔ اور (ضیت) کے لفظ کے محذوف کی تفسیر **اقول**۔ یہ غلط ہے۔ اور ذات شریف بالکل چوٹ۔ ابتدائی کتابیں تک محفوظ نہیں۔ اور اصلاح بننے کا شوق دامگیر یہاں پر (کہ رجلاً) جتنا ہے اور (ضیت) خبر۔ باور نہ ہو تو ہدایت النحو کا مطالعہ کیجئے۔

(۷۶) اسی صفحہ پر (ان کان بیہما فاصلۃ) کی ترکیب میں (بیہما) کو (ثابتاً) محذوف کا ظرف بنا کر (ثابتاً) کو خبر مقدمہ اور (فاصلۃ) کو (کان) کا اسم مؤخر قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے۔ بلکہ (ثابتاً) بصیغہ مؤنث مقدمہ ناجائز لگا۔ ورنہ خبر کی اہم فعل ناقص کیسا تختہ نایت میں مطابقت نہ رہے گی جو بر تقدیر اشتقاق خبر واجب ہے۔

(۷۷) صفحہ ۴۹ پر کہ (رجل ضریب) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (ضریب فعل ضمیر واحد متکلم آنا اُس کا فاعل۔ اقول۔ یہ غلط ہے ضریب میں (تا) ضمیر بارز فاعل ہے۔ (انا) فاعل نہیں ذات شریف کی تفصیل اسپر مبنی ہے کہ دارالعلوم دیوبند جیسی عظیم المرتبت درسگاہ میں درجہ علیا مدرس صاحب کو صرف میر یاد نہیں۔ سنئے صرف میر صفحہ ۴۹ پر ہے۔ (وتائے مضموم در نصرت ضمیر واحد متکلم است خواہ مذکر خواہ مؤنث دفاعل فعل است)

(۷۸) صفحہ ۵۰ پر (وَلَا يَكُونُ مَقْضِيًّا لِمَعْنَى الْأَسْتِفْهَامِ) کی ترکیب میں (مقضمنا) کو اسم فاعل بتا کر اسمین ستر ضمیر کو نائب فاعل قرار دیا۔ اقول۔ یہ غلط ہے۔ کما مؤثر مرارا۔

النوع التاسع

(۷۹) اسی صفحہ پر (وَأَنَّمَا سَمِيتُ بِأَسْمَاءَ الْأَفْعَالِ) کی ترکیب میں (بِأَسْمَاءَ) کو (سمیت) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ (سمیت) متعدی بدو مفعول ہے مفعول ثانی پر (ہائے) زائد آتی ہے اور حرف جر زائد متعلق نہیں ہو کر تا۔ کَمَا سَبَقَ۔

(۸۰) صفحہ ۵۹ پر مثل (مَوْدِعٌ نَزِيدٌ أَيْ أَهْلٌ نَزِيدٌ) کی ترکیب میں (مَوْدِعٌ نَزِيدٌ) کو جملہ فعلیہ انشائیہ قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ اسمائے افعال بر مذہب صمعی جملہ اسمیہ ہوتے ہیں۔ جمع المصواع جلد اول صفحہ ۱۳ میں ہے۔ (فَالْأَسْمَاءُ الَّتِي صَدَّرَهَا اسْمُ كَرِيمٍ قَائِمَةٌ وَهِيَ الْعَقِيقُ)

(۸۱) اسی صفحہ پر (دَفْعٌ نَزِيدٌ) کی ترکیب میں (دَفْعٌ نَزِيدٌ) کو جملہ فعلیہ قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ یہ بھی اسمائے افعال سے ہے۔ اور اسمائے افعال جملہ اسمیہ ہوتے ہیں۔

(۸۳) صفحہ ۵۲ پر تہذیبِ نرید (۱) اور (جھل لصلو) اور (ہانریٹ) کی ترکیب میں سب کو جملہ فعلیہ قرار دیا ہے۔ اقول۔ یہ غلط ہے۔
 کما سبق آنفاً۔

(۸۳) صفحہ ۳۲ پر (وفا علیہا) ضمیر الخطاب المستتر فیہا کی ترکیب میں (المستتر) کو اسم فاعل بیان کر کے ضمیر متکسر کو اس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔ اور (ہیجئات نہید) کو جملہ فعلیہ اقول۔ یہ سب غلط ہے۔ کما سبق۔

النوع العاشر

(۸۴) ماضی ہو کر (لا تھا) کہوں مجھ کو الفاعل کلاماً ماضیاً فلا تخلو عن نقصان کی ترکیب میں (لا تكون) مجھ کو الفاعل کلاماً ماضیاً کو جملہ فطیرہ کا مقام شرط قرار دیتے ہیں۔ اور (فلا تخلو عن نقصان) کو جزا اقول یہ غلط ہے جو کا صدر بہت ہی بھی مقصور نہیں۔

(۸۵) اسی صفحہ پر د علی الجملة الاسمية۔ ای المبتدأ والخبر کی ترکیب میں (الجملة الاسمية) کو مفسر اور المبتدأ والخبر

کو مفسّی قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ بولی غلط ہے جس میں ذات شریف کے ساتھ ہندوستانی ملازم کے عام معلمین بھی شریک ہیں۔ جب کہ (ای) حرف تفسیر کا ماقبل اور مابعد مفرد ہوں تو نحوی ماقبل کو مطلق علیہ یا بدل منہ کہتے ہیں۔ اور مابعد کو عطف بیان یا بدل۔ ایسا واسطے دونوں کی اعراب میں موافقت واجب ہے۔ ورنہ کتب نحو میں کوئی باب ایسا نہیں جس میں مفسّی اور مفسّی کے احکام بیان کئے گئے ہوں۔ جمع المصنوع کی عبارت گذر چکی ہے۔ اور مغنی اللیب جلد اول صفحہ ۶۶ میں زیر بحث (ای) فرمایا (و حرف تفسیر تقول عندی عجباً ی ذہب عطف فرای اسل مابعد عطف بیان کلمی ماقبل کا او بدل اھ)

(۸۶) صفحہ ۵۵ پر (و حی قد کن نائدا) کی ترکیب میں (قد کن نائدا) کو جملہ اسمیہ خبریہ قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے بلکہ افعال قصہ اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوتے ہیں۔ اگر یقین نہ ہو تو سنئے۔ مغنی اللیب جلد دوم صفحہ ۲۰ میں ہے (والفعلیۃ) ہی التي صلّھا فعل کقام نزل فی محراب اللص وكان نزل قائماً وظننته قائماً ویقوہ زید وقسم

(۸۷) صفحہ ۵۶ پر (و لا انتقال الی الانتقال) کی ترکیب میں (لا انتقال) کو مفسّی اور (الانتقال) کو اسم الخ کو مفسّی قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے۔ یہاں پر (ای) تفسیر المفرد بالمفرد کیلئے نہیں۔ ورنہ واجب ہوگا کہ مابعد عطف بیان ہو یا بدل۔ اور (لا انتقال) کو اسم الخ نہ عطف بیان ہو سکتا ہے نہ بدل۔ کیونکہ یہ دونوں اسم ہوتے ہیں یا جملہ اور جار مجرور دونوں میں سے کچھ نہیں۔ بلکہ یہاں پر (ای) تفسیر الجملۃ بالجملۃ کیلئے ہے۔ اور (لا انتقال) کو اسم الخ طرف متفرک ہو کر (ھو) مبتدا محذوف کی خبر اور مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مفسّی ہے۔

(۸۸) پھر ان مفسّی اور مفسّی کو (مستعملۃ) مقرر سے متعلق کر کے (مستعملۃ) کو (ھو) مبتدا کی خبر قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے ورنہ خبر ترکیب میں مبتدا کیسا تھ مطابق نہ ہے گی۔ حالانکہ بر تقدیر اشتقاق خبر مطابقت واجب ہے۔

(۸۹) صفحہ ۵۷ پر (و قد تكون تامۃ بضم التاء) کی ترکیب میں (تامۃ) کو موصوفہ اور (تكون) کو کائنات مقرر سے متعلق کر کے (کائنات) کو صفت قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ صفت تائید میں موصوفہ کیساتھ مطابق نہیں۔ حالانکہ مطابقت واجب ہے۔

(۹۰) اسی صفحہ پر (فخذہ الثلثۃ) کی ترکیب میں (فخذہ) کو اسم اشارہ اور (الثلثۃ) کو مشار الیہ قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ بولی غلط ہے۔ بلکہ اسم اشارہ کے بعد کو نحو کی ترکیب میں صفت یا عطف بیان یا بدل کہتے ہیں۔

(۹۱) اسی صفحہ پر (و اذ قاتھا التي حی الصباح الخ) کی ترکیب میں ایک نیا قسم ڈھایا۔ وہ یہ کہ (دھا) ضمیر مضاف الیہ کو موصوفہ اور (التي حی الصباح الخ) کو صفت قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے کیونکہ ہر مسلک جو ضمیر نہ موصوفہ ہوتی ہے نہ صفت۔ حالانکہ الموصوفہ ۳ میں ہے۔ والمضمر لا یوصف ولا یوصف بہ۔ اور اگر مسلک کسی اختیار کیا جائے۔ کہ اُنکے نزدیک ضمیر کا موصوفہ ہونا درست ہے۔ تو بمعنی حیثیت سے غلط کہ ضمیر موصوفہ کا مرجع افعال مذکورہ ہیں یا تیرا ان اوقات کا محل دوست نہیں اور صفت کا موصوفہ ہر محل ہوتا ہے مگر جسکے کسی طرح چل ٹھیک نہیں بیٹھی۔

(۹۲) اسی صفحہ پر (معناہ حصل غناہ فی وقت الصباح) کی ترکیب میں (معناہ) کو مبتدا اور (حصل غناہ فی وقت الصباح) کو جملہ فعلیہ کر کے خبر قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے ورنہ جملہ خبر کا مانہ سے خلوا لازم آئے گا جو شریعت نحو میں حرام ہے۔ بلکہ یہ مثنیٰ حیث اللفظ خبر ہے۔ مولوی آپ کی بخش صاحب مرحوم نے بھی جملہ خبر کے خبر قرار دیا ہے جو قابل ابتداء نہیں۔

(۹۳) صفحہ ۵۸ پر (معناہ حصل حکومتہ فی وقت الضحیٰ) اور (معناہ حصل قراءۃ فی وقت المساء) کی ترکیب میں بھی طریقہ بالا اختیار کیا ہے۔ **اقول**۔ یہ بھی غلط ہے۔ وجود ہی جو اوپر ذکر کی گئی۔

(۹۴) اسی صفحہ پر (قد تكون عینی صاب) کی ترکیب میں (معنی کو) (ثابتاً) مقرر سے متعلق کر کے (ثابتاً) کو خبر (تكون) قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ

غلط ہے۔ کیونکہ خبر (تکون) کے اسم کیساتھ تائید میں مطابق نہیں۔ حالانکہ یہ تقدیر اشتقاق خبر مطابقت واجب ہے۔ کما حقہ۔

(۹۵) اسی صفحہ پر مثل اصبح نری یعنی دخل نری فی الصبح کی ترکیب میں (اصبح نری) کو جملہ کر کے مفسر اور (معنی الخ) کو (ثابتاً) سے متعلق کر کے (ثابتاً) کو مفسر قرار دیا ہے۔ اقول یہ غلط ہے۔ اولاً اسلئے کہ غیر حرف تفسیر مفسر اور مفسر کیسا۔ ثانیاً اسلئے کہ دونوں عرب میں متحد نہیں کیونکہ (ثابتاً) منصوب ہے اور (اصبح نری) محل جر میں ملاحظہ ہو۔ دیکھا آپنے دارالعلوم دیوبند میں درجہ علیا کے مدرس ایسے قابل ہوتے ہیں۔ تو درجہ سفلی کے مدرسین کے حق میں کیا رائے قائم کی جائے۔ اس کا فیصلہ ہم آپ ہی پر چھوڑتے ہیں۔ ساری کتاب اسی قسم کی خرافات سے بھری ہے۔ اسی شروع میں ہم نے اسکو اغلاط کی پوٹ کہا تھا۔

(۹۶) صفحہ ۵۹ پر شرح مائتہ عامل کی عبارت ذات شریف کی شرح میں بایں طور ہے۔ (ہما لا قتلان مضمون الجملة بوقتیہما ہی الفہار واللیل) پھر اس عبارت کی ترکیب میں (وقتیہما) کو موصوف اور جملہ رکھی الفہار واللیل کو صفت قرار دیا ہے۔ اقول۔ دونوں غلط ہیں۔ عبارت تو اسلئے کہ (ہی) اپنے مرجع کیساتھ مطابق نہیں مگر مرجع (وقتیہما) کا مضاف ہے تو مطابقت اسلئے نہیں کہ وہ تشبیہ اور (ہی) واحد اور اگر مرجع اسکا مفرد (وقت) ہے تو بھی مطابقت نہیں کہ وہ مذکر اور (ہی) مؤنث صحیح عبارت یوں ہے (ہما لا قتلان مضمون الجملة بالفہار واللیل) اور ترکیب اسلئے غلط کہ (وقتیہما) میں (وقتی) موصوف بوجہ اضافت معرف ہے اور (ہی الفہار واللیل) جملہ خبریہ جو معرف کی صفت وقع نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے۔ اگر اس میں کچھ شک ہو تو ہم سے سنئے کافیہ اللہ اسکی شرح الفوائد الضیائیہ یعنی شرح حاشی صفحہ ۲۱۱ میں ہے۔ (ووصف النکرۃ لا المعرفۃ بالجملة الخبریۃ الّتی ہی فی حکم النکرۃ)

(۹۷) اسی صفحہ پر (وَقَدْ تَكُونَانِ) بمعنی صَا لَہِ کی ترکیب میں (تکونان) کا مذکر ضمیر (ہما) مستتر کو اسم قرار دیا ہے اور (معنی صَا لَہِ) کو (ثابتاً) سے متعلق کر کے اسکو غیر قرار دیا ہے۔ اقول۔ دونوں غلط۔ اول اسلئے کہ مضارع کے صیغہ تشبیہ میں ضمیر مستتر نہیں ہوتی۔ بلکہ الف ضمیر بارز اسم فعل تھا جس ہے اور دوم اسلئے کہ انحال ناقصہ کی خبر منصوب ہوتی ہے نہ مرفوع تو (ثابتین) مقدم ہے نہ (ثابتان)

(۹۸) صفحہ ۶۰ پر (وہی لتوقیت شیء بحدۃ ثبوت خبر ہما لا سمھا فلا بد من ان یکون قبایحاً حملتہ۔ فطیہ او اسمیۃ) کی ترکیب میں (لتوقیت شیء الخ) کو (ثابت) مقدم سے متعلق کر کے اسکو (ہی) بتدائی خبر قرار دیا ہے۔ اور (ہی لتوقیت شیء الخ) کو جملہ اسمیہ بنا کر قائم مقام شرط قرار دیا ہے اور (فلا بد من ان یکون) کو جزا۔ اقول۔ دونوں غلط ہیں۔ اول اسلئے کہ (ثابت) خبر مشتق ہو نیکی باوجود (ہی) بتدائی کیساتھ تائید میں مطابق نہیں اور دوم اسلئے کہ یہاں پر کوئی کلمہ شرط نہیں پھر شرط یا قائم مقام شرط کے کیا معنی۔ علاوہ ازیں جملہ اسمیہ قائم مقام شرط نہیں ہوا کرتا۔ یہ دارالعلوم دیوبند میں جدید مسائل نچو گرٹھے جا رہے ہیں۔

(۹۹) اسی صفحہ پر (اجلس ما اذا نری جالساً) کی ترکیب میں (ما اذا نری جالساً) کو جملہ فعلیہ خبریہ قرار دیکر (اجلس) کا مفعول فیہ بنایا اقول۔ یہ غلط ہے کیونکہ مفعول فیہ اسم ہوتا ہے نہ جملہ مصیبت تو یہ ہے کہ ذات شریف کو خود بھی یاد نہیں۔ اگر یاد نہ ہو تو ہم سے سنئے۔ بخیر صفحہ ۲۱ میں مفعول فیہ کی تعریف بایں الفاظ مذکور ہے (و مفعول فیہ اسمیت کہ فعل مذکور و مرفوع شود)

(۱۰۰) اسی صفحہ پر (نرید قائم) کی ترکیب میں (قائم) کو اسم فاعل بیان کر کے اسمیں ضمیر مستتر (ہو) کو اس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔ اقول یہ غلط ہے کیونکہ اسم فاعل کیلئے نائب فاعل نہیں ہوتا۔ فاعل ہوتا ہے۔

(۱۰۱) صفحہ ۶۱ پر (وکل واحد من ہذہ الافعال الاربعۃ) کی ترکیب میں (واحد) کو اسم فاعل شبہ فعل قرار دیکر (من ہذہ الافعال الاربعۃ) کو اس سے متعلق کیا ہے۔ اقول۔ یہ غلط ہے کیونکہ (واحد) اسم فاعل شبہ فعل نہیں۔ بلکہ اسم عدو ہے جو اسم فاعل کی طرح شبہ فعل نہیں حتیٰ کہ اس سے حرف جار

مطلق ہو جائے۔ اگر یقین نہ ہو تو ہم سے سنئے۔ جمع الجوامع اور اس کی شرح جمع الجوامع جلد دوم صفحہ ۱۵۱ میں ہے (بصاغ من اثنين) فَمَا فَوْقَهُمَا (الى عشرة وزن فاعل) بغير فاعل من المذکور فاعله بالتاء من المودث بمعنى بعض ما صيغ منه ولا يتصور ذلك في معنوا الواحد لان الواحد نفسه هو اسم العن فلا اصل له يكون مصاغاً منه (هـ) بلکہ میں ہذا (خ) ظرف مستقر ہو کر (واحد) کی صفت ہے۔ (۱۰۲) اسی صفحہ پر اقول بعضہم فی کل زمان کی ترکیب میں (فی کل زمان) کو (قال) سے متعلق قرار دیا ہے۔ اقول یہ غلط ہے اور سوء فہم پر مبنی۔ بلکہ یہ ظرف مستقر ہے جس کا متعلق بقریۃ سابق محذوف۔ اصل عبارت یوں ہے (وقال بعضهم ليس لنفي مضمون الجملة في كل زمان) تو اس کا متعلق (نفي) ہے مولوی الہی بخش صاحب مرحوم بھی بے خیالی میں (قال) سے متعلق کر گئے ہیں جو قابل اتبع نہیں۔

(۱۰۳) اسی صفحہ پر قبل ازین (وہی لنفي مضمون الجملة في زمان الحال) کی ترکیب میں (ہی) کو تہ اقرار دیکر (لنفي) کو مستعمل (مقدّم سے متعلق کر کے) اسکی خبر قرار دیا ہے۔ اقول یہ غلط ہے کیونکہ (مستعمل) خبر مشتق (ہی) تہ کیسا تہ تائید میں مطابق نہیں۔ حالانکہ مطابقت واجب ہے۔ کما لا يخفى علی المبتدئين فضلاً عن المعلمين۔

(۱۰۴) صفحہ ۶۲ پر (واعلم ان تقديم اخبار هذه الافعال علی اسمائها جائز کی ترکیب میں (جائز) کی ضمیر مستتر کو اس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔ اقول یہ غلط ہے کیونکہ (جائز) اسم فاعل ہے جس کے لئے فاعل ہوتا ہے۔ نائب فاعل نہیں ہوتا۔

(۱۰۵) صفحہ ۶۳ پر (واعلم ان حکم مشتقات هذه الافعال حکم هذه الافعال فی العمل کی ترکیب میں (حکم کے) (حکم کو مصدر قرار دے کر (فی العمل) کو اس سے متعلق قرار دیا ہے۔ اقول یہ دونوں باتیں غلط۔ حکم اس مقام پر بمعنی مصدر نہیں۔ بلکہ اسی معنی میں ہے جو شرح جامی میں پڑھے تھے مگر یاد نہیں ہے۔ اور جب بخیر میری یاد نہیں رہی تو یہ کیا یاد رہتے۔ خیر اب ہم سے سنئے۔ اور یاد رکھئے گا۔ حکم الشیء هو الاثر الثابت لذلك الشیء یہاں پر بایں معنی ہے اور یہ معنی مصدری نہیں پھر (فی العمل) اس سے کیونکہ متعلق ہو گا۔ نیز پیشتر بحوالہ الفوائد المشافہہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ کائنات ہمیشہ ظرف مستقر ہوتا ہے۔ بلکہ (فی العمل) کا متعلق وہی ہے جو (حکم) کا ہے یعنی ثابت) مقدّم مولوی الہی بخش صاحب مرحوم سے بھی اس مقام مسامحہ ہوا ہے جو قابل تقلید نہیں۔

النوع الحادی عشر

(۱۰۶) صفحہ ۶۴ پر (الدخول تاء التانیث الساکنۃ) کی ترکیب (التانیث) کو موصوف اور الساکنۃ کو صفت قرار دیا ہے۔ اقول یہ غلط ہے۔ اتنا نہیں سوچا کہ ساکن (نا) ہوتی ہے یا تانیث بلکہ (تاء التانیث) کی صفت ہے۔

(۱۰۷) صفحہ ۶۵ پر (بمعنی (قارب زید الخرج) کی میں (قارب زید الخرج) کو حوالہ دیکر کے مضاف الیہ قرار دیا ہے۔ اقول یہ غلط ہے کیونکہ (نظر) معنی ان الفاظ میں نہیں جو جملہ کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔ جملہ کی طرف مضاف ہونے والے الفاظ پیشتر بیان کر دیے گئے۔

(۱۰۸) صفحہ ۶۶ پر (یجب ان یكون خبراً مطابقاً لاسمہ) کی ترکیب میں (مطابقاً کو اسم فاعل تحریر کر کے اسمیں ضمیر مستتر (ہو) کو اس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔ اقول یہ غلط ہے۔ کیونکہ اسم فاعل کے لئے نائب فاعل نہیں ہوتا۔

(۱۰۹) اسی صفحہ پر (هذه اى كون الخبر مطابقاً للفاعل اذا كان الفاعل اسماً ظاهراً) کی ترکیب میں (هذه) مفسر اور (كون الخبر الخ) کو مفسر قرار دیا ہے۔ مفسر اور تفسیر کو ملا کر جزائے مقدم اور (اذا كان الفاعل اسماً ظاهراً) کو شرط مؤخر۔ اقول دونوں غلط۔ اول اس لئے کہ یہ بولی نحو کی نہیں سکا۔ دوم اسلئے کہ جزاء جملہ ہوتی ہے۔ اور مفسر اور تفسیر کا مجموعہ جملہ نہیں۔ صحیح ترکیب البشیر الکامل میں دیکھی جائے۔

(۱۱۰) اسی صفحہ پر (اما اذا كان مضمراً فليست المطابقة شرطاً) کی ترکیب میں (اما) کو حرف استدراک اور (اذا كان مضمراً الخ) کو جملہ شرطیہ

قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے (امّا) استدراک کیلئے نہیں تا بلکہ یہ (امّا) شرط ہے جسکی شرط جو با محذوف ہوتی ہے۔ اور (اذا) پر ائے ظرفیت محض اپنے مابعد کی طرف مضاف اور (لیست) کا مفعول فیہ مقدم۔ اور (فلیست المطابقة شوطاً) شرط محذوف کی جڑ ہے۔ مولوی الہی بخش صاحب کی ترکیب بھی اس مقام پر قابل تلع نہیں کہ انہوں نے اس عبارت کو طرہ شرط پر قرار نہیں دیا۔ حالانکہ طرہ شرط یہ ہے۔

(۱۱۱) صفحہ ۶۹ پر (فیكون الفعل المضارع مع أنّ في محل الرفع باذنه اسماء) کی ترکیب میں (مع أنّ) کو (یکون) کا ظرف اور (بائنه) کو اُس سے متعلق کیا ہے۔ **اقول**۔ یہ دونوں غلط۔ اور قصور فہم پر مبنی ہیں۔ (مع أنّ) ظرف مستقر ہو کر (الفعل المضارع) سے حال ہے اور (بائنه) بھی اُسی (قابلاً) سے متعلق ہے۔ جس سے (فی محل الرفع) متعلق تھا۔

(۱۱۲) اسی صفحہ ۶۹ پر (بجلاف الوجه الاول) کو (فلا يحتاج) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے اور سو تفہم پر مبنی۔ بلکہ یہ ظرف مستقر ہو کر (هذه الوجه) سے حال ہے۔ مولوی الہی بخش صاحب مرحوم نے اسکو (فلا يحتاج) کی ضمیر فاعل سے حال قرار دیا ہے۔ یہ بھی قابل تلع نہیں۔ (۱۱۳) صفحہ ۶۸ پر (فیكون الاول ناقصاً والثاني تاماً) کی ترکیب میں (الثانی) اور (تاماً) کو (یکون) محذوف کا اسم و خبر قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے کہ تقدیر بلا ضرورت جائز نہیں کہما متّو بلکہ (الثانی) کا عطف (الاول) پر ہے اور (تاماً) کا (ناقصاً) پر۔

(۱۱۴) اسی صفحہ ۶۸ پر (کاذن زید محجی) کو ترکیب میں جملہ فعلیہ انشائیہ قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے اور اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ افعال مقاربتہ کی بحث تکساف اور شرح جامی میں نہیں پڑھی اور اگر دونوں کو ٹھٹھا تو یاد نہیں جیسے نحو میر اور صرف میر یاد نہیں رہیں غسی میں چونکہ معنی (رجا) ہیں اسلئے وہ اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوتا ہے۔ اور (کاذن) پر لے (رجا) موضوع نہیں پھر وہ کیوں جملہ انشائیہ ہو گا۔ اگر یاد نہ ہو تو سنئے۔ کافہ اور شرح جامی صفحہ ۳۵ میں ہے (والثانی) ای ما وضع لدنوا لخصیذ تو حصول رکاد نقول کاذن زید محجی) فتخبر عن ذنوب الخبیر لعلمک بالشراف علی الحصول للفاعل فی الحال بدیکھے (فتخبر) یاد آواز بلند پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ (کاذن زید محجی) جملہ خبریہ ہے۔ انشائیہ نہیں۔ مولوی الہی بخش صاحب مرحوم بھی اسکو جملہ انشائیہ قرار دے گئے ہیں جو قابل تلع نہیں۔ اور اگر اس غلط فہمی کا سبب محقر المعانی صفحہ ۲۱۹ کی یہ عبارت ہے (فالانشاء ان لم یکن طلباً کافعال لمقاربة)۔ تو اسکیوں زائل فرما لیجئے کہ عبارت تقدیر مضاف پر محمول ہے۔ اور مراد بعض افعال مقاربتہ ہیں۔ چنانچہ علامہ سوتی علیہ الرحمۃ کے حاشیہ جلد اول صفحہ ۶۳۹ میں ہے (ای کبعض افعال المقاربة اذا كان انشاء انما یظهر فی افعال الرجاء وہی عسی وحری واخلوق ولا یظهر فی غیہا من افعال التوسع والمقاربة)

(۱۱۵) صفحہ ۶۹ پر (قال بعضهم ان حرف النفي فيه مطلقاً یفید معنی النفي) کی ترکیب میں (فیه) کو ظرف مستقر کے (حرف النفي) سے حال قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے اور معنی عبارت نہ سمجھنے پر مبنی بلکہ یہ (یفید) کا ظرف لغو مقدم ہے۔

(۱۱۶) اسی صفحہ ۶۸ پر (بل لا اثبات باق علی حاله) کی ترکیب میں (باق) کو اسم فاعل تسلیم کر لینے کے باوجود اسمیں ضمیر مستتر (ھو) کو اس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے۔ کما مر غیر مرّۃ۔

(۱۱۷) صفحہ ۶۸ پر (وخبیر محجی فعلاً مضارعاً کذاً ثم انما یغیر ان) کی ترکیب میں (بغیر ان) کو (محجی) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے اور کو تا ہی فہم پر مبنی۔ بلکہ یہ ظرف مستقر ہو کر (فعلاً مضارعاً) کی صفت ہے۔ مولوی الہی بخش صاحب مرحوم بھی (محجی) سے متعلق کر گئے ہیں جو قابل تلع نہیں۔

(۱۱۸) اسی صفحہ ۶۸ پر (کذب زید محجی) کو جملہ فعلیہ انشائیہ قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے۔ جملہ انشائیہ صرف وہ افعال مقاربتہ ہوتے ہیں جسکی وضع رجاء کے لئے ہے اور وہ صرف وہی تین ہیں جو حاشیہ و سوتی علیہ الرحمۃ میں مذکور ہوئے۔ مولوی الہی بخش صاحب مرحوم نے بھی اسکو جملہ انشائیہ قرار دیا ہے جو قابل تلع نہیں۔

(۱۱۹) اسی صفحہ پر (نعم الرجل نریڈ) کی ترکیبیں (یجی) کو (ان یجی) پر معطوف قرار دیا ہے۔ اور (اوشاک نریڈان یجی) کو جملہ انشائیہ۔ **اقول**۔ یہ دونوں غلط ہیں۔ بلکہ (یجی) سے (اوشاک نریڈ) بقرینہ سابق مجزوف ہے۔ اور کل کا (اوشاک نریڈان یجی) پر عطف ہے۔ اور جملہ خبریہ مولوی ابی بخش صاحب مرحوم نے جو (ان یجی) پر معطوف قرار دیا ہے۔ اور جملہ انشائیہ جو قابل تباہ نہیں۔

(۱۲۰) صفحہ پر (وهذه الثلاثة مرادفة لکرب) کی ترکیب میں (مرادفة) کو اسم فاعل تسلیم کر لینے کے باوجود اسمیں ضمیر ستر (یجی) کو قابل قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ اسم فاعل کے لئے نائب فاعل نہیں ہوتا۔ فاعل ہوتا ہے حکماً بیدتاً غیر موزع۔

النوع الثاني عشر

(۱۲۱) صفحہ ۲ پر (نعم الرجل نریڈ) کی ایک ترکیب ایس طور کی ہے۔ (نعم فعل مدرج الرجل فاعل نریڈ مخصوص بالمدح فعل مدرج اپنے فاعل اور مخصوص بالمدح سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ **اقول**۔ یہ بولی غلط ہے۔ کوئی نحوی اس کا فاعل نہیں نیز قول معتد پر مجرور ایک جملہ اسمیہ یا درجہ اول فیل اور دوم اسمیہ جیسے کتاب میں مذکور ہے۔ اور ایک ترکیب یہ کہ (الرجل) مبدل مناد (زید) بدل۔ **اقول**۔ یہ بھی غلط کیونکہ واجب ہے کہ بدل کی اقامت مبدل منہ کی جملہ صحیح ہو۔ اور یہاں پر نعم زید۔ کہنا درست نہیں کیونکہ نعم کا فاعل معرف باللام ہوتا ہے۔ یا مضاف یا ضمیر مہم تہیز نہ کہ۔ زید ان تینوں میں سے کوئی نہیں۔

(۱۲۲) اسی صفحہ پر (نعم الرجل نریڈ) کی ایک ترکیب یہ کی ہے کہ نعم الرجل جملہ فعلیہ انشائیہ خبر مقدم اور زید مبتدئ موزع۔ جملہ خبریہ سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ **اقول**۔ یہ غلط ہے بلکہ مبتدئ خبریہ سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔ مولوی ابی بخش صاحب مرحوم بھی جملہ اسمیہ انشائیہ فرما گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔ اگر باہر ہو تو ہم سے سنئے محمد آفندی جلد دوم صفحہ ۲۱۹ میں ہے۔ (فعلی الوجه الاول نعم الرجل نریڈ جملہ واحد) ای اسمیہ خبریہ مرکبۃ من المبتدأ والجملة الفعلیة الانشائیة۔

(۱۲۳) اسی صفحہ پر (نعم الرجل خبر مقدم علیہ) کی ترکیبیں (خبر) کو موصوف اور (مقدم علیہ) کو صفت قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے کیونکہ صفت تعریف میں موصوف کیساتھ مطابق نہیں موصوف بوجہ اضافت معرف ہے اور صفت نکرہ۔

(۱۲۴) اسی صفحہ پر (اذا مرفوع بانئذ خبر مبتدأ محذوف) کی ترکیب میں (مرفوع) کو مبتدئ محذوف نریڈ کی خبر قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط۔ بلکہ (مرفوع) سابق پر معطوف ہے۔

(۱۲۵) اسی صفحہ پر (نعم الرجل محذوف نریڈ) کی ترکیبیں (الرجل) کو مبدل مناد (نعم نریڈ) جملہ بدل قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے۔ خبر (نعم) کی اسناد (نعم نریڈ) جملہ کی طرف لازم آئے گی۔ کیونکہ فعل مبدل منہ کی طرف مستند ہوتا ہے۔ جہی بدل کی طرف۔ اور جملہ کی طرف اسناد پر قول صحیح ہے۔ اس لئے کہ مستند الیہ ہونا اسم کا فاعل ہے۔

(۱۲۶) اسی صفحہ پر (فیکون علی التقدير الاول جملة واحدة وعلى التقدير الثاني جملتين) کی ترکیب میں (علی التقدير الثاني) کو (یکون) محذوف سے متعلق قرار دیا اور (جملتين) کو اس محذوف کی خبر۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے کہ تقدیر ہدون مقفی جائز نہیں۔ بلکہ (علی التقدير الثاني) کا عطف علی التقدير الاول ہے۔ اور (جملتين) کا (جملة واحدة) پر۔

(۱۲۷) صفحہ ۳ پر (وقد یحذف المخصوص اذا دل علیہ قویۃ) کی ترکیب میں (قد یحذف المخصوص) کو جزائے مقدم اور (اذا دل علیہ قویۃ) کو شرط موزع قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے۔ یہاں (اذا) متضمن معنی شرط نہیں۔ بلکہ برائے ظرفیت محضہ۔ بالبعد کی طرف مضاف اور (یحذف) کا مفعول

متعلق نہیں ہوتی۔ کما تر

(۱۳۵) اسی صفحہ پر (وَلَا دَخَلَ فِيهِ لِلْجَوَاحِرِ) کی ترکیب میں (و) کو عاطفہ قرار دیا ہے **اقول** یہ غلط ہے۔ بلکہ (و) حالیہ ہے۔ مولوی الہی بخش صاحب نے بھی (و) کو عاطفہ فرمایا ہے اور (فیه) کو (لائے نفی جنس) کی خبر اول اور (لِلْجَوَاحِرِ) کو خبر ثانی۔ یہ بھی قابلِ ابداع نہیں بلکہ (فیه) برائے (و دَخَلَ) ظن لغوی ہے۔ وجہ ہماری ترکیب میں دیکھی جائے۔

(۱۳۶) صفحہ ۸۰ پر (لَانْ بَعْضُهَا لِلشَّكِّ وَبَعْضُهَا لِلْيَقِينِ) کی ترکیب میں (بَعْضُهَا) ثانی کو (اِنَّ) محذوف کا ام اور (لِلْيَقِينِ) کو اس محذوف کی خبر قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کہ تقدیر بلا مقفی درست نہیں۔ بلکہ (بَعْضُهَا) ثانی کا عطف (بَعْضُهَا) اول پر ہے اور (لِلْيَقِينِ) کا عطف (لِلشَّكِّ) پر ہے۔ اسی صفحہ پر (وَحْيٌ تَدْخُلُ عَلَى الْمَبْتَدَأِ وَالْخَبَرِ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں دھبی مبتدا۔ تَدْخُلُ فعل مضارع معروف ہی ضمیر متراجم پہا تھا۔ **اقول** اس کا فاعل یہ غلط ہے بلکہ اس کا مرجع مبتدا ہے۔ درجہ خبر کا عالم مبتدا۔ خلو لازم آئے گا جو باطل ہے۔

(۱۳۸) اسی صفحہ پر (وَحْيٌ سَبْعَةٌ ثَلَاثَةٌ مِنْهَا لِلشَّكِّ وَثَلَاثَةٌ مِنْهَا لِلْيَقِينِ وَوَحْدَةٌ مِنْهَا مُشْتَرَكٌ بَيْنَهُمَا) کی ترکیب میں (سَبْعَةٌ) کو مبتدا اور (ثَلَاثَةٌ) کو بدل قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ بر قول صحیح مفسر سے جملہ میں جہت الجملہ بدل نہیں ہوتا نہ محضی۔ ابن ملک ابن جنی جو ان کے قائل ہیں جہر استہاد میں ایک شعر اور ایک آیت پیش کی گئی ہے۔ شعر یہ ہے۔ اَللّٰهُ اَشْكُو اِيْلَهُ يَنْتَ حَاجَةٌ وَّوَالشَّامُ اُخْرَى كَيْفَ يَلْتَقِيَانِ (حَاجَةٌ وَآخِرَى) مبدل منہ اور (كَيْفَ يَلْتَقِيَانِ) جملہ بدل و قایت یہ ہے مَا يَقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدِ قِيلَ لِلرَّسْلِ مِنْ قَبْلِكَ اِنْ سَأَلْتَ لَذِ مَغْفَرَةٍ وَذِ عِقَابٍ اِلَيْهِمْ (مَا) ثانیہ مبدل منہ اور ان سے بات آلائی کہ بدل۔ امام سیوطی علیہ الرحمۃ صرح الھوامع جلد ثانی صفحہ ۱۲۸ میں استہاد مذکور تحریر کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔ (وَالْجَمْعُ هُوَ لَمْ يَدْخُلْ كَرَاهِيَةً) جمہور نے جملہ کا مفعول سے بدل ہونا ذکر نہیں کیا۔ پھر استہاد مذکور پر ابو جہان سے باریں الفاظ در نظر فرماتے ہیں (قَالَ أَبُو حَنِيفٍ وَلَيْسَ كَيْفَ يَلْتَقِيَانِ بَدَلًا بَلْ اسْتَيْنَا قَالَا لَسْتَبْعَادُ وَكَذَلِكَ اِنْ سَأَلْتَ اَلَا يَتَشَاوَرُ اِلَى اسناد الفعل الى الجملة وَهُوَ مَنُوعٌ) **اقول** اسی طرح شعر مذکور میں بدل قرار دینے سے جملہ کا مفعول بہ ہونا لازم آئے گا جو صحیح نہیں کہ مفعول بہ ہونا خاصہ ام ہے۔ اس واسطے قول اشعری (اِبْدَالُهَا مِنْ الْمَفْرُوعِ) پر حاشیۃ الصبان جلد سوم صفحہ ۱۰۱ میں فرمایا (اِنَّمَا صَحَّ ذَلِكُ لِرُجُوعِ الْجُمْلَةِ فِي تَقْدِيرِهَا اِلَى الْمَفْرُوعِ كَمَا فِي التَّصْوِيعِ) تو ثابت ہو کہ جملہ میں جہت الجملہ بدل نہیں ہوتا۔ پس یہ جملہ اسکی صفت ہو۔ اور جملہ کے مابعد بھی باعتبار عطف اسکی صفت ہے۔ (۱۳۹) صفحہ ۸۱ پر (وَضُنُنْتُ اِذَا كَانَ مِنَ الظَّنِّ مَعْنَى التَّهْمَةِ لَمْ يَقْتَضِ الْمَفْعُولُ الثَّانِي) کی ترکیب میں (ظُنُنْتُ) کو مبتدا اور (اِذَا كَانَ مِنَ الظَّنِّ) مَعْنَى التَّهْمَةِ لَمْ يَقْتَضِ الْمَفْعُولُ الثَّانِي کو بدل قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کہ دو اصطلاح میں غلط ہے کیونکہ زخمخشی وغیرہ کی اصطلاح میں شرطیہ قییم فعلیہ ہے اور اسمیہ ہے تو اسکی اصطلاح پر ایک جملہ فعلیہ اور شرطیہ نہیں ہو سکتا۔ کہ قییم میں اجتماع باطل۔ اور زخمخشی سے متقدم میں بخوشی کی اصطلاح پر یہ جملہ فعلیہ ہے۔ ان کے نزدیک شرطیہ کسی جملہ کا نام نہیں۔ تو یوں کہنا واجب کہ جملہ فعلیہ یا شرطیہ ہو کر خبر اور لفظ (جر) ایہ کا اضافہ دینی نہ دی بدعت ہے جس کے کوئی معنی نہیں۔

(۱۴۰) صفحہ ۸۲ پر (فَالظُّنُّ مَا يَتَرَقَّى) کی ترکیب میں (ذَا) کو بمعنی اَلَّذِي ام موصول قرار دیکر (تَرَقَّى) کو جملہ فعلیہ انشائیہ تاکہ صلا قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کہ صلا جملہ انشائیہ نہیں ہوتا بلکہ خبر ہو تا ہے۔ اگر باور ہو تو سمجھئے۔ ہدایۃ النحو صفحہ ۴۰ میں ہے (وَالصَّلَةُ جُمْلَةٌ خَبَرِيَّةٌ)۔

(۱۴۱) صفحہ ۸۳ پر (لَا تَضُمُّونَهَا مَعًا مَفْعُولٌ بِهِ فِي الْحَقِيقَةِ) کی ترکیب میں (مَعًا) کو مضمون کا مفعول فیہ قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے اور سو فہم پڑتی۔ بلکہ ضمیر مضان ایہ سے حال ہے۔ تفصیل لکھری ترکیب دیکھیے اور یاد بھی رکھیے تاکہ آئندہ کام آئے۔ اسی صفحہ پر (نَرْحَمُكَ اللَّهُ غَفُورًا) کی ترکیب میں اپنی موردی بے ادبی کا مظاہرہ بھی فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں۔ (نَرْحَمُكَ اللَّهُ غَفُورًا) فعل با فاعل (اللَّهُ) مفعول اول (نَرْحَمُكَ) اسلاف کلام کی تعبیر ایہ

مقامات یوں ہوتی ہے کہ اسم جلالہ مفعول اول -

(۱۴۲) صفحہ ۸ پر (زین ظننت قائم) کی ترکیب میں (زید قائم) کو جملہ خبریہ کر کے (ظننت) کا مفعول بمعنی قرار دیا اور زین یا ظننت فعل تلب ضمیر آنا اس کا فاعل فعل اپنے فاعل مفعول پر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ **اقول** - یہ دھڑل غلط کہ مثال مذکور بطلان عمل کی ہے اور جب عمل باطل تو مفعول یکساں نیز جملہ مفعول نہیں ہوتا کہ مفعول بہ ہونا خواص اسم سے ہے۔ کما مر - پھر (ظننت) کا فاعل ضمیر (نا) کہنا صرف میرا ہونے کی دلیل ہے کیونکہ فعل (نا) ضمیر پر ہے (نا) نہیں مذکور ہوا تمام حروف کا مصدر (ای) (نا) کا نتیجہ ہے جب تک آدمی میں (نا) موجود ہے ہر مقام پر ٹھوکر میں کھانا رہے گا۔ (۱۴۳) صفحہ ۸ پر ان اعمالہ ادا علی تقدیر التوسط والبطاھا علی تقدیر التأخر کی ترکیب میں (البطاھا) کو (رائ) محذوف کا اسم اور (رائ) تقدیر التأخر کو اسکی خبر قرار دیا ہے۔ **اقول** - یہ غلط ہے کہ تقدیر بدلون ضرورت درست نہیں۔ کما مر -

(۱۴۴) اسی صفحہ پر (ای انریث الھنر فی ادل علمت و مرأیت صائر متعديں الی ثلاثہ مفاعیل) کی ترکیب میں (صائر) کا تلب ضمیر (ھا) مستتر بیان فرمائی ہے۔ **اقول** - یہ غلط اور صرف میرا نہ ہونے کی دلیل ہے۔ اُس میں الف ضمیر بارز اسم ہے۔ (۱۴۵) صفحہ ۸ پر (معنی المثال الاول حملت زید اعلیٰ ان یعلم عذرا فاضل) کی ترکیب میں (حملت زید اعلیٰ) کو جملہ فعلیہ خبریہ کر کے خبر قرار دیا ہے۔ **اقول** - یہ غلط ہے ورنہ لازم آئے گا کہ جملہ خبر عالم متداخلی ہو بلکہ یہ مراد اللفظ ہو کر خبر ہے۔

(۱۴۶) صفحہ ۸ پر (اعلم انہ لا یجوز حذف المفعول الاول من لفافہ عیل الثلاثہ) کی ترکیب میں (من) کو (لا یجوز) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** - یہ غلط ہے اور قصور فہم پر مبنی۔ بلکہ یثرت مستقر ہو کر (المفعول الاول) سے حال ہے۔ مولوی الہی بخش صاحب مرحوم بھی فعل مذکور سے متعلق کر گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۴۷) اسی صفحہ پر (ولا یجوز حذف واحد ہا بن الاخر کما مر) کی ترکیب میں (کما مر) کو (لا یجوز) سے متعلق کیا ہے۔ **اقول** - غلط ہے کیونکہ کاف تشبیہ مذکور سے متعلق نہیں ہوا کرتا بلکہ سب متعلق ہمیشہ مقدر ہوا کرتا ہے۔ کما مر عن الفوائد الشافہ۔

العوامل القیاسیۃ

(۱۴۸) صفحہ ۸ پر (واذا کان متعدياً فی نصب المفعول بہ) کی ترکیب میں (اذا کان متعدياً) کو شرط اور (فی نصب المفعول بہ) کو جز قرار دیا ہے۔ **اقول** - یہ غلط ہے بلکہ (اذا) ظرف بابہ کی طرف مضاف اور (فی نصب المفعول بہ) مضاف الیہ جز جسکی شرط جو با محذوف کما مر - (۱۴۹) صفحہ ۸ پر (وهو اسم حدث اشتق منه الفعل) کی ترکیب میں (حدث) کو موصوف اور (اشتق منه الفعل) کو صفت قرار دیا ہے۔ **اقول** - یہ غلط ہے کہ فعل حدث سے مشتق نہیں ہوتا۔ بلکہ اسم حدث سے مشتق ہوتا ہے ورنہ لازم آئے گا کہ اسم حدث جو مصدر ہے مشتق منہ نہ ہے۔ پس وہ جملہ (اسم حدث) کی صفت ہے۔

(۱۵۰) صفحہ ۹ پر (قال البصویون ان المصدر اصل الفعل فرع) کی ترکیب میں (الفعل) کو (رائ) محذوف کا اسم اور (فرع) کو اس محذوف کی خبر قرار دیا ہے۔ **اقول** - یہ غلط ہے۔ کما مر بلکہ (الفعل) کا عطف (المصدر) پر ہے اور (فرع) کا (اصل) پر۔

(۱۵۱) اسی صفحہ پر (قال الکوفیون ان الفعل اصل والمصدر فرع لا علل المصدر باعلالہ وصحتہ بصحتہ) کی ترکیب میں (اعلال) کو (قال) سے متعلق کیا ہے۔ **اقول** - یہ غلط ہے اور قصور فہم پر مبنی کیونکہ یہ اصالت فعل اور عین مصدر کی علت ہے قول باصالت فعل فرعی مصدر کی علت نہیں جتنی کہ (قال) سے متعلق ہو۔ مولوی الہی بخش صاحب (قال) سے متعلق فرما گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔ اس سے شبہ بھی (الاستقلال) کہ

(قَالَ البصريون من قال متعلق کیا بھی درست نہیں۔ دونوں مقام پر (اَن) کے ام و خبر کی درمیانی نسبت متعلق ہے۔ ہماری ترکیب بھی جائز (۱۵۲) صفحہ ۹۱ پر (وَلَا شَكَّ اَنْ دَلِيلَ البصريين يدل عَلَى اَصَالَةِ المصدرِ مطلقاً و دَلِيلَ الكوفيين يدل عَلَى اَصَالَةِ الفاعِلِ فِي الاَعْلَالِ) کی ترکیب میں (مطلقاً) کو (یدل) کی ضمیر فاعل سے حال قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ بلکہ (اَصَالَةِ) سے حال ہے۔ (۱۵۳) اور (اَن دَلِيلَ البصريين) کو جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہ قرار دیا ہے۔ اور (دَلِيلَ الكوفيين) کو جملہ اسمیہ خبریہ معطوف پھر دونوں کے ملا کر لائے نفی جنس کی خبر **اقول** یہ غلط ہے۔ اگر اسلئے کہ (اَن دَلِيلَ البصريين) جملہ اسمیہ کیونکہ (اَن) اپنے دخول جملہ کو قایل مضمر کر دیتا ہے۔ ثانیاً اسلئے کہ دَلِيلَ الكوفيين) جملہ اسمیہ کا باعتبار عطف خبر لائے جنس ہونا درست نہیں ورنہ جملہ خبر کا عائد اسم کا سے غلط لازم آئے گا صحیح ترکیب البشیر الحاصل میں دیکھئے۔

(۱۵۴) صفحہ ۹۲ پر (وَلَا كَرَمَ مَثَلُهَا بِالْهَمْزِ) کی ایک ترکیب میں (وَالْهَمْزِ) کو ظرف مستقر کے ضمیر (مَثَلُهَا) سے حال قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے اور شیاطین کے فقدان پر مبنی۔ کیونکہ لفظ (الکرم) متکلم نہیں متکلم تو لا فظ ہوتا ہے بلکہ صیغہ متکلم ہے۔ مولوی الہی بخش صاحب بھی اسکو جائز قرار دے گئے ہیں جو قابل تہذیب نہیں۔

(۱۵۵) اسی صفحہ پر (وَلَا قَائِلُ بـ) کی ترکیب میں (اَ) کو نفی جنس کیلئے اور (قَائِلُ بـ) کو اسکا ام اور (احد) کو اسکی خبر قرار دیا ہے **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ لائے نفی جنس خبر کی ام سے نفی کرتا ہے نہ ام کی خبر سے یہاں پر (قَائِلُ بـ) کی نفی (احد) سے ہے نہ (احد) کی (قَائِلُ بـ) سے۔ یہ لائے نفی جنس نہیں بلکہ لائے نفی ہے اور (قَائِلُ) مبتدائی قسم ثانی جو مستقر ہوتی ہے اور (احد) فاعل قائم مقام خبر اور (قَائِلُ) مرفوع منون ہے۔ علاوہ ازیں اگر لائے نفی جنس ہو تو (قَائِلُ) منصوب منون ہونا چاہیے کہ (قَائِلُ بـ) مشابہ بمضات ہے۔ اور مانع تنوین مفقود حالانکہ اسم خط مساعدا نہیں۔ مولوی الہی بخش صاحب مرحوم بھی اسکو لائے نفی جنس فرما گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۵۶) صفحہ ۹۳ پر (خزید فی المثلین) مجرور لفظاً کا صافۃ المصدر والید و مرفوع معنی لاندہ فاعل کی ترکیب میں (فی المثلین) کو (مجرور) کا متعلق مقدم قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے ورنہ تقدیم ملاحظۃ التالیف بقید المحس کے پیش نظر لازم آئیگا کہ زید مذکورہ ہو و مثال کے سوا کہیں لفظاً مجرور نہ ہو جو بذی البطلان ہے۔ بلکہ (فی المثلین) ظرف مستقر ہو کر (زید) سے حال ہے۔

(۱۵۷) نیز (مجرور) اور (مرفوع) کو متیز اور (لفظاً) اور (معنی) کو تیز قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ تیز ذات مذکورہ سے ہوتی ہے یا ذات مقدرة سے اول و دوم میں مختصر ہے۔ (۱) مفرغ مقدر جسکے پانچ اقسام ہیں۔ اول عددیہ عندی عشرین در تھا دوم وزن صبیہ عندی عنوان ہمنما۔ سوم کیل صبیہ عندی قفیزان بڑا چھا و ذراع صبیہ عندی ذراع ثوب یا پنجم۔ مقیاس صبیہ عندی ملوۃ عسل (مجرور) اور (مرفوع) ان پانچوں میں سے کوئی بھی نہیں۔ (۲) مفرغ مقدار جسکی تعریف محرم آفتی جداول صفحہ ۳۹۲ بحوالہ فی بایں لفاظ بیان فرمائی ہے و غیر المقدار کل فرع حاصل بالتشبیح اسم خاص علیہ اصلہ للبیان ینکون لفظ الفرج مما یصح إطلاقاً الاصل علیہ

مخوضاتہ کی بدولت جاوید خزاں ان کے تغیر تسمیۃ البعض بالتعویض نحو قطعة ذهب قلیل فضة لہ یجز انتصاباً اثنائی علی التیمیہ یعنی مفرغ غیر مقدہ ہو و فرع ہے جس کیلئے تفریع سے ایسا ام خاص حاصل ہوا جس سے مستلاً اس فرع کی اصل بیان کیواسطے مذکور ہو۔ او اس فرع پر اصل کا اطلاق درست ہو جیسے خانم خدیجہ کہ اگر کوئی لوہے سے بنی۔ اسکا س کیلئے اسم خاص حاصل ہوا یعنی خانم جس سے اسکی اصل یعنی خدیجہ بیان کیواسطے مستلاً مذکور ہے۔ اور جیسے باب ساجا اور ثوب خزاں۔ اور اگر تفریع سے فرع کیلئے ام خاص حاصل ہوا تو ثانی کا انتصاب بنا تیز جائز نہیں جیسے قطعة ذهب کہ سونے کے بڑے کو قطعہ کہتے ہیں جو ام خاص نہیں اور جیسے قلیل فضة کہ چاندی کے بڑے کو ٹکڑے کہتے ہیں بھی ام خاص نہیں تو ان دونوں مثالوں میں رذیل

(مجرد) اور مرفوع مفرد غیر مقدار بھی نہیں۔ کیونکہ انکی اصل (نقطاً) اور (مخنی) نہیں۔ بلکہ (مخنی) اور (رفع) ہے پس صحیح یہ کہ (نقطاً) اور (مخنی) ذات مقدرة سے بغیر ہیں جو نسبت کہلاتی ہے۔ یعنی نسبت (مجرد) اور نسبت (مرفوع) بنوئے ضمیر نائب فاعل تیز ہے (نقطاً) اور (مخنی) اسکی چیز اس مقام پر ہم نے ایک اور ترکیب بیان کی ہے جسکو البشیر الکامل میں دیکھا جائے۔

(۱۵۸) اسی صفحہ پر (ویدکر المفعول منصوباً کاملثال الھذکون) کی ترکیب میں کاملثال (کویدکر) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ کما مرفوع غیر مرفوع۔

(۱۵۹) صفحہ ۹۲ پر (عجبت من ضوب نریل ای من آن یضرب نریل) کی ترکیب میں (من ضرب نریل) کو مفسر اور (من ان یضوب نریل) کو مفسر قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کما مرفوع۔ بلکہ یہ (ای تفسیر الجملۃ بالجملۃ کیلئے ہے۔ اور (ای) کے بعد (عجبت) بقرینہ سابق محذوف ہے۔ مولوی الہی بخش صاحب مرحوم نے بھی وہی ترکیب کی ہے جو لائق اتباع نہیں۔

(۱۶۰) صفحہ ۹۲ پر (کایسأم الانسان من دعاء الخیر ای من دعائہ الخیر) کی ترکیب میں بھی جار مجزور یعنی (من دعاء الخیر) کو مفسر اور (من دعائہ الخیر) کو مفسر قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ بھی غلط ہے۔ کما مرفوع۔ مولوی الہی بخش صاحب مرحوم نے بھی ایسا ہی قرار دیا ہے جو قابل اتباع نہیں۔ (۱۶۱) اسی صفحہ پر (واما فی مصدر الفعل للآثر فصورۃ واحده) کی ترکیب میں (فی مصدر الفعل للآثر) کو رکائن مقد سے متعلق کر کے (رکائن) کو خرقا تم مقام شرط قرار دیا ہے اور (فصورۃ واحده) کو متداقم مقام قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ بلکہ یہ جلاسمیہ جزا ہے۔ جس کی مشردہ جو با محذوف۔ کما مرفوع۔

(۱۶۲) صفحہ ۹۲ پر (وهو یعمل عمل فعلہ کاملصدر) کی ترکیب میں (کاملصدر) کو (یعل) سے متعلق کیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ کہ کاف جار کا متعلق عبارت میں مذکور نہیں ہوتا۔ کما مرفوع۔ بلکہ یظن مستقر ہو کر بدلے محذوف (هو) کی خبر ہے جس کا مرجع عمل اسم فاعل۔ مولوی الہی بخش صاحب مرحوم بھی (یعل) سے متعلق قرار دے گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۶۳) صفحہ ۹۲ پر (لیکمل مشابھتہ بالفعل المضارع) اور (ماکان مشابھتہ بالفعل المضارع) کی ترکیب میں (ما) کو (مشتاہ) اور (مشابھتہ) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ کہ حرف جار زائد متعلق نہیں ہوتا۔ کما مرفوع غیر مرفوع۔ مولوی الہی بخش صاحب مرحوم بھی متعلق کر گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۶۴) اسی صفحہ پر (فیكون خبر اعنہ) کی ترکیب میں (عن) کو (یکون) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ بلکہ یظن مستقر ہو کر (خبر) کی صفت ہے یا (خبر) کا ظرف لغو۔ کما فی الفرائد الشافیہ صفحہ ۶۲۔

(۱۶۵) صفحہ ۹۸ پر (الضارب محمداً فی الداس) کی ترکیب میں (ضارب محمداً) کو ظرف خبر یہ کہ صیغہ قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ کیونکہ اسم فاعل وغیرہ صفات اپنے مرفوع سے ملکر ملے نہیں ہوتے اسلئے کہ انمیل ساداتام نہیں ہوتی بلکہ شجرہ جملہ ہوتے ہیں۔ کا ذرا اسکی شرح غایۃ التحقیق بحث تیز ہے۔ (واما ضارھاھا) من المضاہاة وحی المشاہة ای فیما شاہد الجملۃ الفعلیة وهو اسم الفاعل نحو الحوض ممتلئ ماءً واسم المفعول نحو الحوض ممتلئ مفعلاً والصفة المشبہة محذوید حسن جھا او اسم التفضیل نحو ید افضل با فان هذه الصفا مع ضارھاھا لیست بجملۃ لکن یشاہلاھا منسوبۃ الی فاعلھا کما ان الفعل منسوب الی فاعلہ)

(۱۶۶) اسی صفحہ پر (فیكون خلا عنہ) کی ترکیب میں (عن) کو (یکون) سے متعلق کیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے بلکہ (منشأ) مقد کا ظرف مستقر ہے اور (وہ) (حلال) کی صفت۔ مولوی الہی بخش صاحب مرحوم بھی (عن) کو (یکون) سے متعلق کر گئے ہیں جو لائق اتباع نہیں۔ وجہ یہ کہ (کون) کا صلہ (عن) نہیں آتا۔

(۱۶۷) صفحہ ۹۹ پر (بل یكون) جیٹن مضافاً الی ما بعدہ کی ترکیب میں فرماتے ہیں کہ مضافاً (شبر فعل اپنے نائب فاعل اللہ متعلق سے مکرملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر) **أقول** یہ غلط ہے کہ شبر فعل اپنے مفعول سے ملکر جملہ نہیں ہوتا بلکہ شبر جملہ ہوتا ہے۔ **کما مقرر آتھا**

(۱۶۸) اسکے بعد (مررت بزیل صواب) میں کی ترکیب میں فرماتے ہیں جسکو اسم فاعل کے عمل نہ کر نیکی مثال میں پیش کیا گیا ہے (ضارب اسم فاعل اپنے فاعل ضمیر اور مضاف الیہ یعنی مفعول، باور مفعول فیہ سے ملکر صفت) **أقول** یہ غلط ہے ورنہ (ضارب) کی کانسیل کیلئے صفت ہونا درست نہ ہوگا وجہ یہ کہ اگر (ضارب) کا مفعول قرار دیں تو صورت مذکورہ میں صیغہ صفت اپنے مفعول کی طرف مضاف ہوگا اور ایسے صیغہ کی اضافت معنوی نہیں ہوتی بلکہ لفظی ہوتی ہے۔ کما فیہ میں ہر والا لفظیہ ان کیوں کہ مضاف صفت مضافۃ الی معمول (ضارب) اور اضافت لفظی تعریف کا فائدہ نہیں کرتی تو (ضارب) میں نہ ہوگا۔ اور نہ کہ صفت معروضہ واقع ہونا درست نہیں۔ نظر برآں (ضارب) مضاف الیہ ہے مفعول بہ نہیں۔ اب (ضارب) کی اضافت کسی طرف معنوی ہوگی جو تعریف کا فائدہ کرتی ہے تو (ضارب) مفعول معروضہ ہوا اور (زیل) کی صفت واقع ہونا درست ہو گیا چونکہ اسم فاعل کا معنی حال یا استقبال ہوا مفعول میں عمل نصب کے لئے شرط ہے فاعل کو رفع دینے کیلئے شرط نہیں۔ لہذا مثال مذکورہ میں (ضارب) مفعول بہ میں شامل نہیں کہ شرط مفقود ہے۔ اور اپنے فاعل (ضمیر) میں عامل ہے کہ اس کی شرط (اعتماد) متحقق ہے۔ اور یہ عمل اضافت لفظیہ کیلئے موجب نہیں اسلئے کہ اضافت لفظیہ میں معمول کی طرف مضاف ہونا ضروری ہے اور یہ (ضارب) اپنے معمول فاعل کی طرف مضاف نہیں۔ (ضارب) کی طرف مضاف ہے مکرملہ مفعول نہیں پس مضاف باضافت لفظی نہوا۔

(۱۶۹) صفحہ ۱۰۰ پر (سواء کان) معنی الما مضی والحال اذ لا استقبال کی ترکیب میں (سواء) کو مبتدا اور (کان) بمعنی الماضی الخ کو جملہ خبریہ قرار دیا ہے۔ **أقول** یہ غلط ہے کیونکہ اس تقدیر پر جملہ خبر کا عامل مبتدا سے مفعول لازم آتا ہو۔ اور صحیح یہ کہ (سواء) خبر مقدم ہو اور (کان) بمعنی الماضی الخ بتلیل رکوزہ بمعنی الماضی الخ اذ لا استقبال مبتدا مؤخر ہو ولی الی الخ متناہی عن سواء کا مبتدا ہونا جائز قرار دیا ہے جو لائق اتباع نہیں۔

(۱۷۰) اسی صفحہ پر (اعلم ان اسم الفاعل موضوع للمبالغة كضارب الخ) کی ترکیب میں (الموضوع) کی ضمیر نائب فاعل كذا والمحال اور (كضارب الخ) کو ظرف مستقر کے حال قرار دیا ہے۔ **أقول** یہ غلط ہے۔ ورنہ لازم آئے گا کہ آئندہ انیوالا حکم انہیں چھ صیغوں کیساتھ مخصوص ہوگا۔ حالانکہ مبالغہ کے دیگر صیغوں کا بھی یہ حکم ہے جیسے صریح بقدر و غیر مولوی الی الخ میں ضمیر مفعول نے بھی اسکو حال لغویہ نائب فاعل كذا والمحال قرار دیا ہے جو قابل اتباع نہیں صحیح ترکیب البشیر الکامل میں (۱۷۱) صفحہ ۱۰۱ پر (الکھم جملوا ما فیہم من زیادة المعنی قائما مقام ما زال من المشابهة للفظیة) کی ترکیب میں (جملوا) کا ضمیر فاعل ہم مبتدائی اور (فیہم) کے متعلق مقدار (مصل) سے من زیادة کو متعلق بنایا اور (زال) سے من المشابهة کو متعلق قرار دیا ہے۔ **أقول** یہ دونوں باتیں غلط۔ اول اسلئے کہ صرف میر یاد ہونے پر مبنی ہے۔ (جملوا) میں ضمیر فاعل مستتر نہیں بلکہ واضع ضمیر نائب فاعل ہے۔ مفعول صغیر ہ میں ہے۔ (وواو) و نحوہ اعلامت جمع مذکر ضمیر فاعل دوم اسلئے کہ من زیادة المعنی ظرف مستقر ہو کر مالا سے حال ہے۔ (سواء) سے من المشابهة بھی ظرف مستقر ہو کر مالا سے حال ہے۔ کیونکہ (وواو) (من) برائے تبیین ہیں۔ اور (من) برائے تبیین ظرف مستقر ہو کر حال ہو کر تا ہے اگر اترہم معروض ہو۔ اور اگر نہ ہو ہے تو صفت۔

(۱۷۲) صفحہ ۱۰۲ پر (وشیط عملہ کوکہ معنی الحال اذ لا استقبال) کی ترکیب میں (کون) کو اسم و خبر ملا کر جملہ فعلیہ خبریہ قرار دیا ہے۔ **أقول** یہ غلط ہے کہ مصدقہ اپنے متعلقات سے ملکر محمولوں کے نزدیک شبہ جملہ بھی نہیں ہوتا۔ چہ جائیکہ جملہ۔ اسواسطے علامہ ابن حاجب علیہ الرحمۃ نے کافیہ بحث تیز میں اسکی نسبت کو جملہ و شبہ جملہ سے علیحدہ بایں طور ذکر فرمایا ہے (ادنی اضافۃ مثل لعجینی طیبہ ابا و ابوة و ولد و عیال)۔

(۱۷۳) اسی صفحہ پر (اعتماد علی المبتدأ کما فی اسم الفاعل) کی ترکیب میں (اعتماد) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **أقول** یہ غلط ہے کہ (کا) ہمیشہ ظرف مستقر ہوتا ہے۔ کما مقرر مرہ صیح ترکیب البشیر الکامل میں دیکھئے اور یاد رکھئے۔ ولی الی الخ متناہی عن (اعتماد) سے متعلق قرار دینے میں جم قابل اتباع نہیں۔ (۱۷۴) صفحہ ۱۰۳ پر (مثل نزدیک مضرب غلامہ کان او غل) کی ترکیب میں (کان) کو معطوف علیہ اور (غل) کو معطوف قرار دیا ہے۔ **أقول** یہ غلط ہے۔

بلکہ (غَلَّ) سے جتنے زید مضروب علامہ (بقریہ سابق محذوف ہوا) اور یہ مجموعہ ماقبل پر معطوف کیونکہ دو مثالیں مقصود ہیں ایک اسم مفعول بمعنی حال کی اور دوسری اسم مفعول بمعنی استقبال کی معلوی البی کتب مناجم بھی (غَلَّ) کو (اَلَا) پر معطوف قرار دے گئے ہیں جو قابل اقبال نہیں۔
(۱۷۵) اسی صفحہ پر داخل انتفی فیہ اَحَدُ الشَّوْطِینِ لَمْ یُکْرِمْ بِنِیَّتِیْ اَعْلَمَ کی ترکیب میں (اَلَا) کو حرف شرط تحریر فرمایا ہے۔ (اَقُولُ) یہ غلط کیونکہ (اَلَا) حرف نہیں بلکہ اسم ہے کما مر مراد۔

(۱۷۶) صفحہ ۴۰ پر (وہی مشابہۃ باسم الفاعل) کی ترکیب میں (وہا) کو (مشابہۃ) سے متعلق قرار دیا ہے۔ (اَقُولُ) یہ غلط ہے کیونکہ یہ (وہا) زائدہ ہے اور بے زائدہ متعلق نہیں ہوتی کما مر فیما سبق۔

(۱۷۷) اسی صفحہ پر (وہی کون کل مضاف کی ترکیب میں (کون) کو جملہ خبریہ ٹہرا کر مجرور قرار دیا ہے۔ (اَقُولُ) یہ غلط ہے کہ مشبہہ جملہ خبریہ نہیں بننا چاہیے جملہ اور لفظ خبریہ کہ پہلے (کون) کو جملہ فعلیہ قرار دیا تھا۔ اور یہاں پر اسمیہ۔ لیکن اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ جتنا راجح ہے جو چاہے کہو۔

(۱۷۸) اسی صفحہ پر مثل حسن خندان حسنون حسنة حسنات حسنات علی قیاس ضارب ضاریان ضاربون ضاربة ضاریان ضاریات کی ترکیب میں (حسن) کو معطوف علیہ اور باقی ماندہ کو معطوفات قرار دیا ہے۔ اسی طرح (ضارب) کو معطوف علیہ اور باقی ماندہ کو معطوف (اَقُولُ) غلط اور ضعف بھر پوری برائے جب حرف عطف ہی نہیں اور نہ اسکو محذوف بتایا تو معطوف علیہ اور معطوف کا سر بے ہنگام نہیں تو کیا ہے صحیح ترکیب البشیر (کامل میں) دیکھئے۔

(۱۷۹) صفحہ ۵۰ پر (اَلَا) اشتراط الاعتقاد معتبر فیہا (اَلَا) الاعتقاد علی الموصول الخ جملہ کو مستثنیٰ (اَقُولُ) یہ سب غلط۔ بقول شخصہ انا غلط انا غلط۔

مضموں غلط کیونکہ جملہ مستثنیٰ نہ ہوتا ہے مستثنیٰ۔ اسلئے کہ مستثنیٰ اندازہ مستثنیٰ ہونا اسم کا خاصہ ہے۔ اگر یاد رہے تو ہم سے سنئے۔ حاشیہ ملا عبدالحکیم سیالکوٹی پر حاشیہ ملا عبد الغفور قدس سرہ صفحہ ۸۰ میں غرض اس میں شرا کرتے ہوئے فرمایا میں جملہ اثناء التالیث المتعککة ویاء النسبة وكونه فاعلا ومفعولا وموصوفا و ذلحال وشیبیر وشتی وجموعہ علامتہ و مضر و مکبر و منسوب و مستثنیٰ و مستثنیٰ مذہب و مرجع الضمیر بلا تاویل و منصف و غیر منصف و ابدال اسم صیغہ منہ و لا تضار مع مباشرۃ الفعل فحکیم کنت القیام اذا خرجت التکید والتعریف والتکید والکی و التالیث اور جب (اَلَا) کے جملہ ماقبل اور جملہ بعد کا مستثنیٰ نہ ہوتا ہوا بطل تو (اَلَا) بھی برائے استثناء رہا۔ بلکہ (اَلَا) یہاں یعنی (لکن) برائے استدلال ہے۔ اور (لکن) خواہ برائے عطف ہو خواہ برائے استدلال دونوں کا مابعد جملہ اصطلاحات مستثنیٰ نہیں کہلا تا چنانچہ کافیہ میں مستثنیٰ متصل کی بیان کردہ تعریف کے بعد شرح جای شد اس

بالا و احوال تھا۔ پر فرمایا لا حذر زید عن نحو جاء فی القوم لا زید ماکل اعز القوم لکن من یزید جاء عن اس ظاہر ہوا کہ (لکن) مطلق کے بعد جملہ کو مستثنیٰ نہیں

کہتے۔ اور سی عبارت کے بعد متضاد محرم آندی مثالیہ میں (اَلَا) لکن لا کیلئے نحو جاء فی القوم لکن زید لم یجئ۔ اس سے معلوم ہوا کہ (لکن) استدلال کے بعد جملہ کو مستثنیٰ نہیں کہتے۔ علاوہ ازیں اس سے پیشتر مستثنیٰ کے اسم ہونے کی بایں طور تصریح فرمائی کہ تعریف مستثنیٰ متصل میں واقع (المخرج) کی تفسیر میں فرمایا

(الاسم الذی يخرج) مستثنیٰ منقطع کی تعریف میں واقع المذکور کی تفسیر محرم آندی صفحہ مذکور میں بایں طور فرمائی (الاسم الذی ذکر اب و زید و زید کی طرح ظاہر ہو گیا کہ مستثنیٰ متصل ہو یا منقطع دونوں اسم ہوتے ہیں۔ نظر بر آں ذات شریف کا (اَلَا) کو برائے استثناء قرار دیکر جملہ ماقبل کو مستثنیٰ اندازہ جملہ بعد کو

مستثنیٰ قرار دینا درست نہیں نیز مستثنیٰ مذہب بھی اسم نہیں ہوتا ہے کیونکہ وہ ایسے اسم سے عبارت ہے جسکے حکم افراد یا اجزائے مستثنیٰ کو خارج کیا جاتا ہے پھر فرماتے ہیں کہ مستثنیٰ اندازہ مستثنیٰ اسے ملکہ جملہ خبریہ استثناء ہے ہوا) اس ارشاد کو اقبال (کر لے اللہ نبیب چڑھے) سمجھئے کیا یہاں پر (اَلَا) کے جملہ ماقبل اور جملہ بعد کو مستثنیٰ نہ

اور مستثنیٰ قرار دینا ہی درست تھا۔ اسپر مزید یہ کہ مستثنیٰ اندازہ مستثنیٰ کو لا کر جملہ بنادیا جو غلط کا مصداق بن گیا کیونکہ جملہ بغیر اسناد متحقق نہیں ہوتا۔ اور مستثنیٰ اندازہ مستثنیٰ اسناد مقفود پھر دونوں ملکہ جملہ کیسے ہو جائیں گے۔

(۱۸۰) صفحہ ۱۰۹ پر (قد یكون معمولة منصوباً على التشبيه بالمفعول في المعرفة وعلى التمييز في النكرة) کی ترکیب میں (فی المعرفة) کو (التشبيه) سے متعلق قرار دیا ہے اور (فی النكرة) کو (التعین) سے (أقول) یہ غلط ہے اور معنی ہمیشہ کیونکہ (فی) صلا تشبیہ و تشبہ پر داخل ہوتی ہے۔ اور (المعرفة) یہاں پر وجہ تشبیہ نہیں (نکرة) تیز کیلئے ظرف نہیں بلکہ خود تیز ہے تو (فی النكرة) کو (التعین) سے متعلق قرار دینے پر ظرفیۃ الشئ لنفسہ لازم آئے گی۔ صحیح ترکیب البشیر الکامل میں دیکھئے۔

(۱۸۱) صفحہ ۱۰۹ پر (اجل الاضافة) کی ترکیب میں (فیجر) سے متعلق قرار دیا ہے۔ (أقول) یہ غلط ہے بلکہ (مجر) (ا) کا ظرف لغو ہے۔
(۱۸۲) صفحہ ۱۰۸ پر (ان یتكون في آخره) کی ترکیب میں (یتكون) (فی آخره) کو جملہ بنا کر معطوف علیہ قرار دیا اور (ان یتكون) (فی آخره) مضافاً الیہ کو جملہ بنا کر معطوف پھر فرماتے ہیں۔ (معطوف علیہ اپنے معطوف کے لئے مرد) (أقول) یہ غلط ہے بلکہ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر صلا ہوگا کیونکہ اول (یتكون) سے پیشتر (ان) موصول حرفی موجود ہے۔

(۱۸۳) اسی صفحہ پر (على انها عین ل) کی ترکیب میں (لہ) کو (تعین) سے متعلق قرار دیا ہے۔ (أقول) یہ غلط ہے بلکہ ظرف متقرر ہو کر اس کیلئے صفت ہے۔
(۱۸۴) صفحہ ۱۰۹ پر (فیض منه) کی ترکیب میں (فیض) کی ضمیر فاعل (ھو) کا مرجع (النکرة) قرار دیا ہے۔ (أقول) یہ غلط ہے کیونکہ راجحی مرجع کیساتھ تائید میں مطابقت نہیں بلکہ اس کا مرجع (تعین) ہے جو بہ نسبت (النکرة) اقرب بھی ہے۔

(۱۸۵) صفحہ ۱۰۹ پر (احدھا العامل فی ابتداء ولا بدھما لا بدھما) کی ترکیب میں (العامل فی المبتدأ والخبر) کو معطوف علیہ قرار دیا اور (ھو لا بدھما) جملہ کو معطوف۔ (أقول) یہ غلط ہے بلکہ یہاں پر عطف جملہ جملہ پر یعنی (ھو لا بدھما) جملہ (احدھا العامل) جملہ پر معطوف ہے۔
(۱۸۶) اسی صفحہ پر (وهو لا بدھما ای خلوا لاسم عن العامل الملفظیة) کی ترکیب میں (الابتداء) کو مفسر اور (خلوا لاسم) کو مفسر قرار دیا۔ (أقول) یہ غلط ہے کیونکہ یہاں پر (ای) تو ایسی صورت میں (ای) کے قبل کو معطوف علیہ تبدیل قرار دیتے ہیں۔ اور بالبدل کو عطف بیان یا بدل الکل یکھا متر عن معنی اللبیب فتذکر۔

(۱۸۷) صفحہ ۱۱۰ پر کتاب کا آخری صفحہ ہے (ان یصمان یقال) کی ترکیب میں (یقال) کو جملہ ضمیمہ قرار دیکر فرماتے ہیں (تو اول مفرد ہو کر فاعل ہوا) (أقول) یہ غلط ہے کہ تعین کے مطابق نہیں وہ تو یوں کہتے ہیں کہ (یقال) الی جملہ ضمیمہ ہو کر صلا۔ (ان) موصول حرفی اپنے صلا سے ملکر تاویل مفرد ہو کر فاعل ہے۔

ناظرین مقام غور ہے کہ صفحہ ۱۰۹ سے ترکیب نوحی شروع ہو کر صفحہ ۱۱۱ پر ختم ہوئی۔ تو کتاب کے کل صفحات ترکیب صفحہ ۱۰۵ ہونے چاہئے جن میں (۱۸۷) غلطیاں ہیں اور وہ بھی موٹی موٹی جن کو دیکھ کر ہندی بھی انگشت بدنداں نہ ہائیں۔ کتاب کا کوئی صفحہ غلطی سے خالی نہیں ہے ہم نے کل غلطیاں بالاستیعاب بیان کئے۔ ورنہ غلطی کی تعداد کئی نزل تک درج ہو جاتی ہے۔ دارالعلوم دیوبند میں درجہ علیا کے مدرس مولانا غلام احمد صاحب کی خودانی ۱۰۵ دارالعلوم کے تین صلا مدرس مولانا محمود حسن صاحب مولانا انور شاہ صاحب مولانا حسین احمد صاحب کی حدیث دلی کا فہرہ ہم اپنی کتاب بشیر القاری بشرح صحیح البخاری میں پیش کر چکے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس فہرہ آفتاب است۔ اسی پر بعض ناواقف تائیدیں دیوبندی صاحبان بظاہر کیا کرتے ہیں کہ جنہیں علی خدمات انجام دی ہیں۔ شروع لکھیں حواشی لکھے۔ ناظرین پر منکشف ہو گیا کہ ان حضرات کے حواشی اور شرح کا یہ حال ہے کہ اسلاف و اخلاف کے سب بدترین غلطیاں گرفتار ہیں۔ انہیں بخاری شریف پر مبنی اور ہر ہا میں تک پڑھنے کے باوجود اس کے پہلے باب کا سمجھنا نصیب نہ ہوا۔ اور ان ذات شریف کو بخاری شریف کی کتاب شرح مائے تعامل کی ترکیب آئی

آخر وجہ کیا

وہی ہم نے بشیر القاری میں بیان کی ہے کہ دیوبندی کا برہنہ مرشد برحق حقیقت آگاہ دلاہیت پناہ حضرت حاجی امجد الشہ شاہ قدس سرہ کی چٹاپٹ بے ادبی اور گستاخی کیساتھ پیش آئے۔ اور اصغر تائید میں اُس بے ادبی اور گستاخی کو نظر احسان دیکھتے ہیں نظر برائے دونوں پر براہ حق مسدود کر دی گئی

کہ مرشد برحق کی بارگاہ میں اسارت لوہ کا بھی انجام ہوتا ہے جیسے سلاطین یہود نے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان میں ادبیاں کیں اور اخلاف انہیں راہنی ہے لہذا دونوں کا انجام ضلال بعید ہوا۔ کہہ رہے تھے تو گرد و خاک نہ پڑے ناہنمودہ بھیک کا وہ نہ کوڑے جو گرد کو سمجھے اور۔

ہدایات برائے اساتذہ

(۱) طلبہ کو جب تک ٹیچر کے مسائل زبانی یاد نہ ہوں بشرح مائتہ عامل ہرگز مشورہ نہ کریں۔ (۲) عبارت کا تجزیہ کر کے ہر ہر کلمہ کے متعلق سوال کریں کہ یہ اسم ہے یا فعل یا حرف۔ اگر اسم ہے تو اس کی علامتوں میں سے کوئی علامت پائی جاتی ہے۔ اور اگر فعل ہے تو اس کی علامتوں میں سے کوئی علامت پائی جاتی ہے۔ اور اگر حرف ہے تو اس کی علامت بتاؤ۔ (۳) اگر اسم ہے تو معرب ہے یا مبنی اگر معرب ہے تو باعتبار وجہ اعراب معرب کی ستونہ قسموں میں سے کوئی قسم ہے۔ نیز معرب ہونے کی تقدیر پر منصوب یا غیر منصوب، اگر غیر منصوب ہے تو اسباب مغرب میں سے کون کون کسب پائے جاتے ہیں نیز مفعول ہے یا مثنی یا جمع اگر جمع ہے تو قلت و اکثریت۔ اور اگر مبنی ہے تو اسم غیر متکثر کی آٹھ قسموں میں سے کوئی قسم ہے۔ نیز مبنی کس چیز پر ہے حرف پر یا حرکت پر یا سکون پر مفعولہ یا مقدرہ پر۔ نیز اگر اسم ہے تو عامل ہے یا غیر عامل۔ اگر عامل ہے تو کیا وہ قسموں میں سے کونسا ہے۔ اور اس کے شرائط عمل پائے جاتے ہیں یا نہیں نیز مفعولہ ہے یا منصوب یا مجرور اگر مفعولہ ہے تو مفعولات میں سے کونسا مفعولہ ہے۔ اور اگر منصوب ہے تو منصوبات میں سے کونسا منصوب۔ اور اگر مجرور ہے تو مجرورات میں سے کونسا مجرور۔ (۴) اور اگر فعل ہے تو معرب ہے یا مبنی اگر معرب ہے تو باعتبار وجہ اعراب کوئی قسم ہے اور اگر مبنی ہے تو مبنی اصل ہے یا غیر اصل۔ اور کس پر مبنی ہے نیز عامل ہے تو کیا عمل کرتا ہے نیز لازم ہے یا متعدی۔ اگر متعدی ہے تو ایک مفعول یا بید مفعول یا بید مفعول اور اگر کوئی اسم یا فعل معمول ہے تو اس کا عامل قطعی ہے یا معنوی۔ (۵) اور اگر حرف ہے تو عامل ہے یا غیر عامل اگر عامل ہے تو حرف عامل کی کوئی قسم ہے اور کیا عمل کرتا ہے اور اگر غیر عامل ہے تو حرف غیر عامل کی کوئی قسم۔ نیز مبنی ہے تو کس پر

اسم منصوب

(۶) اس اسم کو کہتے ہیں جس کے آخریائے نسبت ہو یہ بھی عمل کرتا ہے بعض نحوی اسم مفعول کی طرح حال قرار دیتے ہیں اور بعض اسم فاعل کی طرح ہر تقدیر اول اس کا مفعول ناسط عمل ہوتا ہے اور ہر تقدیر دوم فاعل بالفوائد الشافعیہ صفحہ ۳۹۹ زیر تعریف مدلول لفظ (الاصلیۃ) کی ترکیب میں فرمایا اسم منصوب مفعولہ نائب لفاعل فیما ملحق بالاصلیۃ اس سے معلوم ہوا کہ اسم منصوب مفعولہ ناسط عمل ہوتا ہے تو یہ حضرات اسم منصوب کو تاویل (منسوب) لیتے ہیں جو صیغہ اسم مفعول ہے۔ اور جمع المصنوعہ ص ۱۹۲ میں اسم منصوب الیہ کی تفسیر لفظی اور معنوی بیان کر کے بعد تفسیر حکمی بایں طور بیان فرمائی۔ (۷) حکی و مفعولہ ملابعد علی الفاعلیۃ۔ کالصفتہ المشبہة نحو مرتب بوجہ قرشی ابوکا کاذک قلت منتسب الی قریش ابوکا و بطر خذ خذ غیہ وان لم یکن مشتقا وان لم یوضع الظاہ رضح المضمون المستکن فیہ کما یوسفہ اسم الفاعل المشتق۔ اس سے ظاہر ہوا کہ یہ حضرات اسم منصوب کی تاویل (منتسب) لیتے ہیں جو صیغہ اسم فاعل ہے تو اس کا مفعولہ ان کے نزدیک فاعل ہوتا ہے بروقت ترکیب اسم منصوب کے عمل کو نظر انداز کیا جا کر یہ خطائے فاش ہے جس میں آجکل طلبہ کا تار اساتذہ بھی مبتلا ہیں۔

صفات

(۸) جیسے اسم فاعل۔ اسم مفعول صفت مشبہہ اسم تفضیل کے عمل کو بروقت ترکیب نظر انداز نہ کریں۔ (۹) اسم فاعل اور اسم مفعول پر الف لام معنی اسم مفعول اس وقت ہوتا ہے جبکہ یہ معنی حدوث ہوں اور اگر معنی ثبوت ہوں یا اتفاق حرف تعریف ہوتا ہے جبکہ ان کے معنی تین زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ مقید ہو کر ملحوظ ہوں تو معنی صفت بنتے ہیں۔ اور اگر تین زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ان کے معنی کی تفسیر ملحوظ نہیں تو معنی ثبوت بنتے ہیں۔ یہ چیز دریافت کر کے کیلئے مزید توجہ و تامل ہوتی ہے کہ کہاں پر معنی حدوث ہے اور کہاں پر معنی ثبوت (۱۰) تسمیہ میں واقع صفت مشبہہ الرحمن والرحیم عامل ہیں اور یہ کتب نحو میں صفت مشبہہ کی بیان کردہ اٹھارہ قسموں سے خارج جن میں بعض حسن اور بعض حسن اور بعض قبح میں کیونکہ یہ اٹھارہ اقسام اس وقت میں جبکہ صفت مشبہہ اسم ظاہر میں عامل ہو (۱۱) اسم تفضیل کا استعمال بوجہ ثمرہ مؤخر اس وقت واجب جبکہ معنی تفضیل پر پاتی ہو ورنہ واجب نہیں جیسے لفظ (آخر) کہ نوع و راجع میں جو ثمرہ سے معنی کے استعمال کیا گیا ہے

ادنیٰ نوع میں معرّف باللام محل بہر صورت کرے گا غلط غترتہ کاملہ

اصلاح ضروری

(مخو مررت پڑی ہی المتصق مروری بھکان یقرب منہ نہاید) اور پھر قسم آئندہ مقامات کی ترکیب میں قدسے فروگزاشت واقع ہوگی بھکپیاں ملیں
پھر جانے کے باعث دستخطی نہ ہوگی۔ فروگزاشت یہ ہے کہ مررت بنید کو مراد اللفظ قرار دیکر مضاف الیہ نہادیا۔ اور المتصق مروری الخ کو مفسر مع ترکیب میں کی گئی۔
کہ مضافات (مررت بنید) مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ (ای حرف تفسیر) المتصق مروری بھکان یقرب منہ نہاید) مراد اللفظ معطوف بیان یا بدل الکل۔
معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے ملکر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے ملکر مضاف الیہ (مخو مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف مقول کی باقی معلوم پھر مررت بنید۔
اور المتصق مروری الخ کی ہر تقدیر ارادہ معنی ہو ہی ترکیب کی جائے جو کتاب میں مذکور ہے۔ جدیدہ (مررت بنید) نحو کا مضاف الیہ ہونے کے باعث مراد اللفظ مراد المعنی
نہیں نہ نظر ہوگا اور مضاف محلی طرف مضاف نہیں ہوتا۔ اور جب مراد اللفظ ہے تو مفرد ہوا۔ اور جہد مفرد کی تفسیر نہیں ہوتا۔ لہذا (المتصق مروری الخ) بھی مراد اللفظ ہے تو
یہ بھی مفرد ہوا۔ نظر برآں (ای تفسیر المفرد باللفظ کیلئے ہے۔ اور ایسی صورت میں (ای بکامل معطوف علیہ یا مبدل منہ اور مبدل معطوف بیان یا بدل الکل ہوتا ہے۔
کما مرہون معنی للیب وغیرہ۔ اس آئندہ ہم بروقت درس اس چیز کا خیال رکھیں۔

مائة عامل کے مصنف

شیخ عبدالقادر جرجانی ہیں جو اردوئے عقائد معتزلی تھے اور فقہ میں امام شافعی علیہ الرحمۃ کے مقلد کتابت میں نہیں کی تالیف ہے جسکو مجموعہ مخیر میں شامل کیا گیا ہے
ابوعلی فارسی کی کتاب الايضاح کی شرح لکھی جو میں جلدوں میں مکمل ہوئی۔ اس کے بعد میں وفات پائی۔

اور اس کے شارح

عارف باللہ شیخ عبدالرحمن جامی قدس سوا السای ہیں کما فی الدلائل المکنون لمحمد باہ بن محمد انور انکاسلی نقب علما الدین اور شہر نور الدین۔
اشعار میں تخلص (جامی) بتالیف ۳۸ شعبان المعظم ۳۸۱۶ فراساتن ایک قصبہ میں پیدا ہوئے جس کا نام بھام تھا۔ اس کی طرف نسبت اور اپنے والد ماجد شیخ الاسلام
احمد جامی قدس سوا السای کے بھام یعنی پالکی طرف نسبت آپ کا تخلص (جامی) ہے قصبہ بھام کی طرف نسبت کر کے پر (جامی) کے معنی ہو گئے قصبہ بھام کے کہنے والے
اور بھام شیخ الاسلام کی طرف نسبت کر کے پر (جامی) کے معنی ہو گئے شیخ الاسلام کے بھام سے فیض حاصل کر کے والد چنانچہ خود اپنے من و دل سے نبوتوں کا اظہار کرتے ہوئے
فرمایا۔ مولد بھام شیخ تلم + بھام شیخ الاسلامی ست + لاجرم درجہ ۱۰ اشعار + بد معنی تخلص جامی ست۔

نسب شریف اور تحصیل علم

آپ کے والدین کرمین دونوں امام محمد علیہ الرحمۃ کے نسل پاک سے ہیں جو امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تلمیذ خاص تھے اپنے والد ماجد شیخ الاسلام احمد جامی قدس
سوا السای سے صرف دعویٰ تحصیل فرمائی پھر ہرات پہونکر علامۃ حنید علیہ الرحمۃ سے شرح مفتاح اور مطول پڑھی پھر خواجہ علی سمرقندی علیہ الرحمۃ کے حلقہ میں
میں حاضر ہوئے جو سے شریف جامی قدس سوا النورانی کے بالکل شاگرد تھے پھر شیخ محمد جاجرمی علیہ الرحمۃ کے درس میں شریک ہوئے جو علامہ سعد الدین
تفتازانی کے سلسلہ تلامذہ سے تھے پھر قاضی روم دیرہ فضلئے روزگار سے استفادہ کیا شرح مائتہ عامل کے علاوہ تصانیف کی تعداد ۵۴۵ ہے۔ بعض تصانیف
فارسی زبان میں ہیں اور بعض عربی زبان میں۔

سلسلہ بیعت

مخدوم الملاح حضرت سعد الدین کاشغری قدس سوا السای سے سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت ہوئے اور خواجہ حبیب اللہ احقر قدس سوا السای سے بھی
استغاثہ کیا۔

وفات

جب عمر شریف یکایک سال کو پہنچی تو بتایا کہ ۱۸ محرم الحرام ۸۹۵ھ بمقام ہرات وصال فرمایا۔ آیت کریمہ ومن دخلہ کان آمنہ سے نقل کیا گیا ہے جو کہ بعض ارباب نے بایں طور نظم کیلئے جاری کر دیا۔ بل جنت بشوق رفت۔ فی روضۃ مغلطہ ارضھا السماء ملک تھا زشت بدروزہ ہرشت۔ تاریخہ من دخلہ کان آمنہ اور مولانا آجی مدد اسی علیہ الرحمۃ نے سن ۱۰۰۰ھ کو خالص عربی زبان میں فرمایا جاتھی لکھی ہوئی جہاں بجا مناد۔ کلا ترح کلن فی جسد القبر کا مناد۔ قد مات بالہرات وقد حل بالہرم۔ ارختہ ومن دخلہ کان آمنہ۔

بارگاہ نبوی میں مقبولیت

مقدم معظم خان بہادر شیخ بشیر الدین صاحب مرحوم نے اپنے استاد معظم حضرت مولانا عبدالمصعب صفا (ریسک) اقدس سے نقل کر کے بیان فرمایا کہ ایک قصیدہ نعتیہ تالیف کر کے بایں خیال روانہ کئے۔ کہ مدینہ منورہ حاضر ہو کر موابہ شریف میں عرض کرینگے بھوتے ہوئے جا رہے تھے۔ عالم سنی طاری تھا جب مدینہ منورہ سے قریب پہنچے تو محبوب اعلیٰ اللہ تعالیٰ علیہ السلام نے ایک صاحب خواب میں ارشاد فرمایا کہ جاؤ یہاں ہے اس کے ہونٹ کا قصیدہ کا پتہ یہاں پر ہے۔ خواہم از شوق دست بوس تو بردہ دست بیرون کن از یمانی بردہ۔ وہ اسکی خاطر با حقہ قرسیا ہر نکالنا پڑے گا جس سے قند عظیم پر پا ہونے کا خطر ہے۔ اللہ اکبر کیلئے ایسی مقبولیت خدایک فضل اللہ یوتقہ من لیکلہ۔ وہ قصیدہ تمام ہے۔

یا نبی اللہ السلام علیک	انما الفوز والفلاح لک یک	بس بود جاہ واحترام ہر	یک علیک ز تو صد سلام ہر
بسلام آمدم جو اہم دہ	مرتبے بردل خراہم نہ	خواہم از شوق دست بوس ہر	دست بیرون کن از یمانی برد
مہر دئے تو برد ہوش از من	بنار دئے خود ز برد یمن	سویم افکن ز رحمتہ نظر سے	باز کن بر رحم ز لطف و دے
زاری من شنو تکلم کن	گریہ من نگر تبسم کن	لب بچنیاں پئے شفا یمن	منگر در گناہ و طاعت من
گویند فتم طریق سنت تو	ہستم از عاصیاں امت تو	رحم کن بر من و فقیری من	دست دہ بہر دستگیری من
الصول و دیدہ خاک نعلینیت	رشتہ جاں شرک نعلینیت	دئے مجنوں براں زمین و آبی	کہ بود پائے ناقدہ لیکلی
ایں خوشتر آں سوزیں کہ مرگست	یا براں جاگذا ر محل تست	بر گیا ہے کراں زمین خیزد	ناقدہ و جھیبک یا سمیں یزد
پیش آن بارگاہ نورانی	شودیم خاک راہ پشانی	دور آں بارگاہ حشمت ناز	پیش سینہ نہادہ دست نیاز
و مبدوم در معنی سفتہ	خالی از لاف و دعوی گفتمہ	کے بود کہ میاں ممبر و قبر	کردہ صد چاک جھیبک خرقہ قصیر
یا رسول اللہ السلام علیک	انما الفوز والفلاح لک یک	کے بود بادے ز غم رستہ	جامی احسانم آن حرم بستہ

ادب

ہمارے استاد معظم حضرت مولانا عبدالحی صفا افغانی اقدس سید النورانی۔۔۔۔۔ نے واقعہ ذیل بیان فرمایا جو دارالعلوم معینیہ غانیہ جمیرہ شریف میں دسہ معقولات کے دریں علی تھے کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو کھانا پانی یا بر خیال ترک کر دیا کہ کھانے پینے سے پاخانے پیشاب کی حاجت ہوگی مبادا جس مقام پر قضا حاجت کی جائے وہاں پر پائے اقدس پڑا ہو کہ نظر عشق میں ادبی ہو لیکن شریعہ میں نہیں بلکہ اپنے اپنے فروع مطابق اسکا کی ادب جیسے پڑھے ایک شہر میں محترم جناب منشی صلاح حسین صاحب عرف چاندیاں مرحوم بیان فرمایا کہ ہمارے والد ماجد ہمیں ہدایت کی تھی کہ شکار کو جاؤ تو گدہ کو نہ مارنا کیونکہ اسکی عمر ہزار سال سے بھی اندر ہوتی ہو جس کو گدہ کو مار دیا تو اس رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دکھا ہو ایسے گدہ کو مارنا نشان ادب سے بعید ہے الغرض کچھ دن قیام کرینگے بعد مرزا اقدس پر حاضر ہو کر طالب جازت ہوتے ہوئے عرض کیا بشرفی روم چفرائی۔ تو قبر انور سے جواب یا بسلامت روی و باز آئی۔ یہ جواب سنکر مرزا بامسرت بن گئے کہ اس جواب میں دوبارہ حاضری نصیب ہوئے کا فرہ ہے چنانچہ دوبارہ حاضر ہوئے اور حسب معمول سابق قیام کیا پھر کچھ عرصہ بعد سلام رخصت کیلئے حاضر ہوئے اور سابق کی طرح عرض کیا بشرفی روم چفرائی اس تبرقہ انور سے جواب آیا تو شکبار ہو گئے کہ جواب آنا اس بات کی دلیل ہے کہ آئندہ حاضری نصیب ہوگی چنانچہ ادبی پروا ملتی ہو گئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ وجہ واسعہ طافض علینا من فیضہ الساطعۃ فی الدنیا والاخرۃ۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلى الله تعالى على خير خلقه و نور مشرقه سيدنا و مولانا و اوصوانا و اعدائنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین رحمۃ اللہ علیہم +

فقیر سید غلام جیلانی صدر المذہبین سید اسلامی عربی اندک کوٹ میرٹھ ۱۰۰۰ھ ۱۰۰۰ھ ۱۰۰۰ھ ۱۰۰۰ھ